بک گئے

جناب ڈاکٹر حسن خان

کے ہتک آمیز جواب پر نگارش

علی شرف الدین

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

أُولٰئِکَ الَّذِینَ اشْتَرَوُا الضَّلالَةَ بِالْهُدی فَما رَبِحَتْ تِجارَتُهُمْ وَ ما کانُوا مُهْتَدِین

(بقرہ : ١٦)

حالانکہ اللہ خود ان کو مذاق بنائے ہوئے ہے اور انہیں سرکشی میں ڈھیل دیئے ہوئے ہے جو انہیں نظر بھی نہیں آ رہی ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب فلق، رب الناس، ملک الناس اور الہ الناس کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس شخص کے شر سے بچنے کے لیے جو متکبر و مغرور ہے اور جس کے عقائد و اعمال گواہ ہیں کہ گویا وہ یوم آخرت یا یوم حساب پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس کی جو بے پناہوں کی پناہ گاہ ہے۔ میں اس تحریر کے دوران خود کو اور نوک قلم کو اس کی پناہ میں دیتا ہوں کہ جس چیز کا مجھے علم و آگاہی نہ ہو اس کو ضبط تحریر میں لاؤں اور کسی فرد یا جماعت پر تہمت و افتراء باندھوں [دخان ۲۰] میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ہر نفاثات عقد کے شرور سے جو امور دین وملت کے جوڑوں میں پھونک مارتا ہے۔

شروع کرتا ہوں اس نام جلال و جمال، رحمٰن و رحیم، علیم و قدیر سے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، حمد و ثناء اس ذات کے لئے سزاوار ہے جس نے مجھے اپنی کتاب لا ریب قرآن مبین اور نبیء عظیم و کریم محمدؐ سے وابستہ کیا اور رکھا ہے۔ شکر بے پایاں اس کے لئے مخصوص ہے جس نے ہر کرب و اضطراب، شدت و تنگی اور حوادثِ تلخ و ناگوار میں مجھ ناچیز کو اپنی ذات سے وابستہ رکھا ہے مجھے وسائل عیش و نوش کی طرف گرائش و جھکاؤ سے روک کر کفایت و قناعت شعار بنایا ہے اور عقل و دماغ کے منجمد اور جام ہونے سے بچا کے رکھا ہے، ایسے حالات میں بھی رؤف و مہربان اللہ نے مجھے سہارا دیا کہ جہاں میرا ہر حیلہ و چارہ ناپید و بے اثر ہوا تھا اور جہاں اولاد و اعزاء چھوڑ کر جا چکے تھے اور منہ موڑ کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔

جن کو اف سے منع کیا تف کر کے گئے۔ مجھے ایسے حالات میں بے راہ و روا اولادوں سے، دین و شریعت کے نام سے بھائیوں سے، اتباع متہیمانہ سے بچایا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اولاد اور عزیز و اقارب کی ضرورت و نیازمندی والے مواقع کے دور میں عارض بے قراری اور بے تابی سے بچایا جب مخالفین شماتت کرتے اور خر دماغ کہہ رہے تھے اس نے ان کو مبہوت اور مجھے دندان و کمر شکن جوابات دینے کی صلاحیت سے نوازا اور مجھے اپنے ماسواء سے بے نیاز بنایا ہے۔ میں کس طرح اس کی اس قدر نعمتوں کا شکر ادا کروں میں اتنا کہتا ہوں **لا نکذب بای الائک یا ذالجلال و الاکرام** میں تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاؤں گا۔

سلام و درود ہو اس پر جس پر تو نے سلام و درود بھیجا ہے یعنی محمد رحمۃ اللعالمین پر، سلام و درود ہو اس کی آل اطہار و اصحاب اخیار و مومنین پر جنہوں نے اس امانت محمدؐ کی محافظت کی ہے۔ نفرت و بیزاری چاہتا ہوں ان گروہوں سے جنہوں نے سابقین اسلام و مہاجرین اوّلین و مجاہدین اسلام اور مفاخرین اسلام کو سب و شتم کا نشانہ بنا کر اس ملک مسلمان کو خاک و خون میں غلطاں کیا ہے اور قبرستانوں کو آباد اور گھروں کو ویران کیا ہے۔ ایمان کے دروازے کو بند کر کے کفر کے دروازے کو کھلا رکھا ہے، ایک گروہ نے ان ذوات پاک کو مقام ربوبیت پر پہنچایا ہے جنہیں واسطہ و وسیلہء ہدایت بنایا گیا تھا اور ان کو ہدایت تک پہنچنے کا واسطہ و ذریعہ بنانے کی بجائے انہوں نے ان کے پرچم، ان کے بال، ان کے نعلین، ان کی قمیص بیوہ اور بچوں کی پوجا کرنا شروع کی ہے۔

کراستہ صغیرہ سطحی اور ظاہری حوالے سے ایک نگارش و حاشیہ ہے جناب ڈاکٹر محمد حسن خان اماچہ کے ہتک آمیز خط کے جواب میں، لیکن

حقیقت اور واقعیت میں اس عربی محاورے کا مصداق ہے کہ جس میں آیا ہے ''**ایاک عنی و اسمعی یا جارہ** " آپ سنیں میرا اصل مخاطب ہمسایہ ہے مجھے ڈاکٹر صاحب سے کسی قسم کی عداوت و دشمنی نہیں میں نے تو اپنے پاس رکھی گئی امانت الٰہی کو آپ اور دیگران تک پہنچانا ضروری سمجھا ہے۔علاقے کے علماء نے اپنے دین عزیز اسلام سے اپنی عیش ونوش کی خاطر کھیل کھیلا ہے قرآن وسنت نبیؐ سے اعراض اور روگردانی کرکے جوڑتوڑ کرکے آغا خانیوں کے عقائد کو متعارف کرایا ہے اور ان کے عقائد ونظریات کو عام کرنے میں ڈاکٹر صاحب اور ان کے خاندان کا بڑا کردار رہا ہے، اس حوالے سے میں نے ان کو واسطہ'' **ایاک عنی و اسمعی یا جارہ**'' بنایا ہے۔

تعارف ڈاکٹرحسن خان:

جناب ڈاکٹرحسن خان صاحب کا تعلق راجہ خاندان سے ہے جو برصغیر پاک و ہند میں ہندو بادشاہوں کی طرف سے مختلف علاقوں میں حکمرانی کرتے تھے۔وہ لوگوں کی زمین سے جابرانہ لگان لیتے تھے نیز انہیں زرخرید غلاموں کی مانند استعمال کرتے تھے،اس تناسب سے وہ نالوں پر بھی جابرانہ تقسیم روا رکھتے تھے۔چنانچہ آج بھی اندرون خانہ ان کی طرف سے اس طرح کے مظالم بطور راتم کئے جاتے ہیں، جہاں وہ بڑے فرزند کے علاوہ دیگر ورثاء کو ارث سے محروم رکھتے ہیں، اس وجہ سے وہ ان سے نالاں ہی رہتے ہیں۔چنانچہ علاقہ شگر کے راجوں کے مظالم جوان کی پیشانی پر سیاہ داغ ونشانی ہیں آج بھی معاشرے میں واضح ونمودار ہیں۔ان کا تکبر وغرور ونخوت سابق زمانے میں اس حد تک ہوتا تھا کہ جو چیز ان کے استعمال میں ہوتی تھی اسے دیگران استعمال نہیں کرسکتے تھے علاقہ شگر میں ان سے زیادہ پڑھ لکھ جانے والوں کے ساتھ یہ لوگ نہیں بیٹھ سکتے تھے چنانچہ راجہ شگر نے اسی بنیاد پر فوج سے استعفیٰ دیا تھا کہ انہیں اپنے اوپر والوں کو سرکاری مقررہ اصول کے تحت سیلوٹ کرنا پڑتا تھا اسی بنیاد پر جب سید مہدی شاہ وزیر اعلیٰ بنے تو ان کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کو ڈاکٹرحسن خان نے اپنی خاندانی حیثیت کے منافی سمجھ کر شرکت نہیں کی جس پر اقتدار پر نئے آنے والے وزیر اعلیٰ نے ان کو عملی طور پر سمجھایا، نمی دانم وہ کتنے سال نوکری سے محروم ہونے کے بعد بحال ہوئے وہ بھی اپنے خاندان کے کسی بڑے کی سفارش سے ہی ہوئے۔اگر ہم جیسا کوئی معمولی انسان ان کا نام احترام سے لے تب بھی وہ راضی نہیں ہوتے،ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے نام کے ساتھ بھی جل جلالہ لگائیں۔انہیں ایسے القابات سے پکاریں جن سے ثابت ہوتا ہو کہ ان سے اونچی اور عالی مرتبت شان ومنزلت والا کوئی نہیں۔کسی صوفی کے مرید نے اس سے خطاب میں کہا 'سیدی ومولای' صوفی کہنے لگا تم نے میرے مقام کو نہیں سمجھا تو اس نے کہا سیدی ''انت قطب الاقطاب'' یہ خطاب سب سے بڑے صوفی کو دیا جاتا ہے اس پر بھی وہ راضی نہیں ہوا اور کہا تم نے میرے مقام کو نہیں سمجھا تو آخر میں مرید نے کہا ''اے پروردگار عالم'' یہ سننے کے بعد وہ راضی ہوگیا۔

مذہبی حوالے سے صوفی اور راجگان کے رشتے کو دیکھا راجگان فرزند صوفی کی مانند ہیں کیونکہ راجگان ہندو تھے اور صوفیوں نے ان کو مسلمان بنایا ہے لہذا راجگان کا اسلام ''اسلام صوفی ہے'' صوفیوں کے اسلام کا اصل اسلام سے فرق یہ ہے کہ ان کے ہاں ایمان والحادو اطاعت ومعاصی، شراب وکباب، سرور وگانا، رقص وموسیقی میں آمیزش پائی جاتی ہے۔اس آمیزش اور عدم مزاحمت کی بنیاد پر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا، یہیں سے یہ کہنا درست ہے کہ فحاشی اور دیگر گناہان کبیرہ کے لئے کی انہوں نے صوفیوں سے معافی کرائی ہے یا صوفیوں نے انہیں اس کی اجازت دی ہے البتہ تکبر وغرور ونخوت یا برتری ان کا اپنا خاندانی ورثہ ہے وہ عزت کے معاملے میں ہر ایک کو اپنے سے کمتر سمجھتے ہوئے نرغے میں رکھتے ہیں۔

چونکہ راجگان اپنے سے اوپر یا اپنے برابر آنے والوں کو قطعاً برداشت نہیں کرتے جس کی وجہ سے علاقہ شگر سے وابستہ بہت سے دانشور اور انتہائی اعلیٰ پائے کے عہدوں پر فائز شخصیات بھی علاقے کی تعمیر و ترقی کی طرف توجہ نہ دے سکیں۔ معلوم نہیں کہ یہ حضرات ان سے دور ہیں یا انہوں نے خود انہیں دور رکھا ہے، کبھی نہیں سنا ہے کہ یہ لوگ ان کے قلعے میں گئے ہوں اور وہاں ان کا احترام کیا گیا ہو، راجگان ان شخصیات کو اپنے مقام والا کے لئے خطرہ سمجھتے تھے اور یہ راجگان علاقے میں علم و دانش کے فروغ کے بھی خلاف رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زرخیز ہونے کے باوجود یہ علاقہ بلتستان کے دیگر علاقوں کی بنسبت سب سے پسماندہ علاقہ ہے اور اب تو یہ بھی سننے میں آرہا ہے کہ راجگان نے علاقہ شگر کیلئے مخصوص کئے گئے بہت سے ترقیاتی منصوبوں کو دوسرے علاقوں کیلئے کمیشن پر دے دیا ہے۔

راجگان صرف ان سادات کا احترام کرتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ سادات رسولؐ اللہ سے بھی کچھ زیادہ فضیلت رکھتے ہیں کیونکہ رسولؐ اللہ نسل فاطمہ زہراء سے نہیں ہیں۔ راجگان کہتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو ہی خاندانوں کو عزت حاصل ہے ایک سادات اور دوسرے راجگان، دونوں میں رشتہ فارسی کے اس مقولے جیسا ہے جس میں کہتے ہیں "من تو را حاجی میگویم تو مارا حاجی بگو" اگر ان دونوں کے اندر اسلام ہوتا تو یہ دونوں قرآن کریم کی سورہ [مومنون: ۱۰۱] اور نبی کریمؐ کے حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب اور امیر المومنین کا وہ فرمان ضرور پڑھتے جس میں آپ نے فرمایا، [قسار: ۹۶] ہم آل محمدؐ کا دوست وہی ہے جو اطاعت الٰہی بجالاتا ہے اور ہمارا دشمن وہی ہے جو اللہ کی عصیانی و نافرمانی کرتا ہو۔

اس خاندان نے اپنی تعظیم و توقیر کے لئے شاہان فارسی و مجوسیوں کے اختراع کردہ نوروز کو بھی یہاں رواج دے رکھا ہے چنانچہ اس دن وہ اپنے علاقے والوں سے اپنے قلعہ میں سلامی لیتے ہیں۔ انہوں نے خود ساختہ عیدوں کے نام سے ملت کو خاضعانہ و ذلیلانہ و فقیرانہ انداز میں اپنی چوکھٹ پر جھکا کر رکھا ہے، ان کے ہاں اسلام کے مظاہر ایرانی و مجوسی بادشاہوں کے علاوہ دیگر نام نہاد عیاد اسلامی ہیں بھی جنھیں بنی عباس نے اسی نوروز کے لفافے میں دھوکہ دہی سے پیش کیا تھا، وہ ان سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام اصول دین اور احکام شریعت ان کے ہاں منسوخ ہیں نیز ان کے افکار و عقائد و اعمال اور رھن وسہن اس بات پر گواہ ہیں کہ ان کے پاس شریعت نامی کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ شریعت کو معطل و منسوخ سمجھتے ہیں انکے نزدیک قیامت صغراء برپا ہو چکی ہے، احکام شریعت اٹھائے جا چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم پڑھی لکھی قوم ہیں، ہم کسی کی تقلید نہیں کرتے ہیں گویا ان کا کہنا ہے کہ ہم جب تقلید کرتے ہیں تو فاسقین و فاجرین کی تقلید کرتے ہیں کیونکہ ان سے ہمیں سہولیات ملتی ہیں۔

جناب ڈاکٹر حسن صاحب اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد جب شمالی علاقہ جات کے محکمہ صحت میں اعلیٰ افسر بنے تو آپ گلگت میں منتقل ہوئے، یہاں قیام کے دوران آپ نے سب سے پہلے اپنے خاندان والوں کی یہ خدمت کی کہ ان کا یہ قلعہ جو پہلے فسق و فجور اور ایمان مخلوط پر چلتا تھا اور اسی لئے بعض نے اس کا نام دار سفیان رکھا تھا اسے مکمل الحاد پھیلانے

والوں کے ہاتھ فروخت کیا تا کہ وہ یہاں جتنا فسق وفجور پھیلانا چاہیں اور جتنی اسلام متصادم سرگرمیاں کرنا چاہیں آزادی سے کریں۔ کیونکہ یہ قلعہ مسلمین ومومنین کے محلے کے بیچ میں تھا اور جب وہاں طوائفوں کی سرگرمیوں کے باعث چہ میگوئیاں ہوئیں تو انہیں چھپانے کے لئے انہوں نے اس جگہ کا نام آثار قدیمہ رکھا ہے یعنی یہ جگہ قلعہ کے قدیم آثار کی یاد دلاتی ہے۔

کیا یہ آثار قدیمہ وسعت نظری و دور بینی اور ترقی وتمدن کی نشانی ہے، آیئے دیکھتے ہیں کہ پہلے ہم بحیثیت مسلمان قرآن میں آثار قدیمہ کا کیا تعارف پاتے ہیں۔ قرآن میں آثار قدیمہ کی طرف توجہ کو رجعت پسندی کہا گیا ہے[بقرہ:۱۴۳] آثار قدیمہ کافرین وکاذبین اور فراعنہ کی یاددلاتے ہیں[آل عمران:۱۳۷]۔

۲۔عاقبت صرف اہل ایمان متقی اور صالح افراد کے لئے ہے[اعراف:۱۲۸]۔

بلتستان سے نکلنے والے پڑھے لکھے روشن خیال جو تقلید کو دلیز ترقی سمجھتے ہیں، ان کی سرگرمیوں کے حوالے سے دیکھا جائے تو کیا وہ اپنی عملی زندگی میں وسعت نظری وآفاقی رکھتے ہیں یا عملی میدان میں وہ انتہائی محدود سرگرمیوں کو اپناتے ہیں چونکہ تعلیم یافتہ حضرات مغرب کی تقلید کرتے ہیں لہذا وہ این جی اوز کے کہنے کے مطابق عمل کرتے ہیں، ان کی خواہش یہ ہے کہ لوگوں کو بیہودگیوں، سطحی سوچ اور محدود کاموں میں مصروف رکھیں۔ اس لئے سارے پڑھے لکھے اس وقت ان کے ملازم ہیں یہاں میں ان میں دو کا ذکر کرتا ہوں، ایک جناب یوسف حسین آبادی ہیں جنہوں نے اہل ایمان اور دین کو اپنی نقد وتنقید کا نشانہ بنایا ہے، انہوں نے بلتستان میوزیم بنایا ہے جہاں وہ بلتیوں سے منسوب چیزیں جمع کریں گے، یہ ان کی وسعت نظری کی نشانی ہے دوسری شخصیت جناب ڈاکٹر خان کی ہے جنہوں نے ان کے بقول اس قلعہ کو آثار قدیمہ متعارف کروایا ہے۔

اس قلعہ کو آثار قدیمہ قرار دینے سے کیا اس علاقے کی عزت میں کوئی اضافہ ہوا ہے کیا برطانیہ کے انسان دشمنی میں قائم عقوبت خانوں سے برطانیہ کی عزت میں اضافہ ہوا یا اس سے ان کے بارے میں نفرت پیدا ہوئی ہے، کیا آثار قدیمہ بھی کسی ملک کی عزت کا سبب ہوتے ہیں، کیا آثار قدیمہ کی جگہ سے کوئی خوشبو نکلے گی بلکہ یہاں سے جو بو نکلے گی وہ بوئے گند وبت پرستی نکلے گی۔ میرے خیال میں یہاں کے آثار قدیمہ سے یہاں کی رعایا کی بدبختی کی کہانیاں نکلیں گی۔

راجہ خاندان اپنے نیم فسق وفجور، گانا، رقص وشراب اور دف وڈھول کی محافل کے باوجود نیم دین کا مظاہرہ بھی کرتا ہے، وہ مجالس میں بظاہر صدر نشین بھی ہوتے ہیں وہ جھوٹے مصائب پر روتے بھی ہیں، گانوں کی موسیقی سے پر مرثیوں، قصیدوں، نوحوں اور فاتحہ خوانی کی محافل بھی سجاتے ہیں۔ ان کے اس نفاق کردار کی وجہ سے اس جگہ کو دار سفیانی کہا تھا لیکن اب جناب ڈاکٹر حسن خان کی کوششوں سے یہ جگہ اب مکمل طور پر الحادیت کے مظاہرے کے لئے مخصوص ہو کر رہ گیا ہے، اس قوم وملت اور دین ودیانت سے خیانت کے سودے کی دلالی ڈاکٹر حسن خان کو جاتی ہے چونکہ ایک مسلمین ومومنین

کے رہائشی علاقے کے وسط میں یہ فاحشہ خانہ یا طوائف نشینی کا مرکز بنانے کی قباحت کو چھپانے کیلئے انہوں نے اسکو آثار قدیمہ کا نام دیا ہے۔

اس آثار قدیمہ کو اہل شگر کی دانشمندی و دور اندیشی کی تدفین کہیں یا وسط شہر میں ایک دار راقصین، دار سافرین اور دار ملحدین کہیں یا اس کے آس پاس اور قرب و جوار میں رہنے والے مسلمانوں کی عزت و ناموس کے خلاف رصد گاہ کہیں، اس کا جواب ڈاکٹر حسن خان صاحب علاقے کے دلسوز مومنین کو دیں گے۔ اس قلعہ کو آثار قدیمہ متکبران و جابران کہیں گے یا غیرت و ناموس مسلمان شگر کا قبرستان کہیں گے یہاں غیرت مندوں کی غیرت و ناموس کو ہمیشہ کے لئے لادینوں کے نرغے میں رکھا گیا ہے۔ یہ اس حوالے سے بھی مطعون ہیں کہ انہوں نے اس الحاد و قحبہ خانہ سازی پر خاموشی اختیار کی ہے۔

انہوں نے مادر پدر آزادی و فحاشی چاہنے والوں کو اپنے ہاں بسایا ہے۔ ان کے اندر بسا ہوا تکبر و غرور کہاں تک پہنچا ہے اس کا اندازہ ان کے سب سے زیادہ نا قابل برداشت حالیہ اقدام سے ہوتا ہے جس کے تحت اس علاقے کی مستورات کے دین و ایمان کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے آپ پر چھایا ہوا دینداری شہرت کا وہ رنگ بھی اڑ چکا ہے کیونکہ آپ نے اہل دین و ایمان کے محلے میں طوائفوں کو بسا کر اپنے نفاق نقاب کو بھی اتار دیا ہے۔

ڈاکٹر حسن خان کا تعارف دینی زاویے سے ہم پہلے بھی جواب شکوہ میں تحریر کر چکے ہیں، آپ کا گھر نزول و قیام علماء ہونے کے ساتھ ساتھ آپ داماد مرحوم محترم سیّد محمد طہٰ ہیں، اپنے وقت کے بڑے جید علماء جناب محترم سید مبارک علی شاہ اور جناب آغا سید حامد شاہ صاحب آپ کے بہنوئی ہیں۔ نیز امامیہ آرگنائیزیشن جو کہ پڑھے لکھے اور گریجویٹس افراد پر مشتمل ہے اور معتمد عوام و خواص شیعہ ہیں جنہوں نے عوام و خواص کے لکھے عرائض امام مفقود الاثر و نشان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے تالابوں اور دریاوں کے ساحل تک پہنچانے کی ذمہ داری لی ہے کہ اس طرح یہ عرائض خضر مجہول الحال، معلوم العدم امامعدوم ثبوت کو پہنچاتے تھے، آپ اس تنظیم کے محترم رکن ہیں۔

ہم آپ اور آپ کے خاندان کی اس عزت واحترام کے خلاف تھے اور نہ آئندہ ہونگے کہ جو آپ کو ان علاقہ والوں کی طرف سے ملتی ہے۔ لوگ انہی کی عزت کرتے ہیں جو ان کی زندگی میں کار آمد ہوں، ان لوگوں میں کوئی آپ کا مزارع ہے، کوئی ملازم ہے اور کوئی دستر خوان کے ریزہ خوران ہیں۔ ہم نہ لوگوں سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی عزت نہ کریں اور نہ یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کی عزت نہیں کریں گے، ہمارا آپ سے اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ آپ کھلم کھلا شریعت کا مذاق نہ اڑائیں، شریعت کی اہانت نہ کریں، جسارت نہ کریں۔

یہاں ہم لوگوں کے اذہان میں راسخ ایک بے بنیاد اور متضاد سوچ پر بھی اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں اس سوچ کے تحت

وہ یہ کہتے ہیں کہ جو بھی ہو کسی خاندان کو نشانہ نہیں بنانا چاہئے۔ آپ سے سوال ہے کہ کیا فرد کو نشانہ بنانا جائز ہے؟ اگر خاندان کو نشانہ بنانا صحیح نہیں ہے تو آل بنی امیہ اور آل بنی عباس پر کیوں لعنت بھیجتے ہیں، کیا اس دور کے یہ لوگ ان سے بہتر ہیں یا وہ لوگ اِن سے بدتر تھے۔ جبکہ اس وقت تمام مقتدر اور امیدوار اقتدار اور انکے حاشیہ نشین و کاسہ لیس، سب کی خواہش ہے کہ یہ ملک سیکولر ہو جائے اور یہاں مغربیت کی بالادستی ہو جائے۔ یہ ان کی امید و امنگ ہے۔ جبکہ بنی امیہ اور بنی عباس کے خلفاء اپنی بقاء اور عزت کو پرچم اسلامی کے نیچے سمجھتے تھے۔

قارئین کرام یہ خیال نہ کریں کہ اس خاندان سے ہماری کوئی ناراضگی ہے یا ان پر ہمیں کوئی غصہ ہے، انہوں نے میرے وہاں قیام کے دوران میری کوئی اہانت و جسارت کی ہو، ایسا نہیں ہے بلکہ مجھے ہر اس خاندان سے شکایت ہے چاہے وہ راجگانہ ہو یا وزیرانہ ہو سیدانہ ہو یا شخصی ہو جو دین عزیز اسلام کے ساتھ منافقانہ دو رخانہ اور دودلانہ برتاؤ اور رویہ رکھنے والے روشن خیال ہوں چاہے میرے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو، میں ان سے اختلاف کرتا ہوں جو لوگوں کو اسلام کے نام سے دھوکہ دیتا ہو اور لوگوں کو یہ باور کراتا ہو کہ وہ اسلام کا مدافع و محافظ ہے۔

اگر ان کے دلوں میں ایمان داخل ہوتا تو یہ ایسی باتیں نہ کرتے لیکن معلوم ہوتا ہے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں حجرات ۱۴ میں آیا ہے ﴿وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾

ڈاکٹر حسن خان صاحب اپنے خاندان میں کیا مقام رکھتے ہیں اس بارے میں خود ڈاکٹر صاحب کے والد خاندان والوں کو اپنے حقوق کے غاصب کہتے تھے آپ نے اپنے آپ کو اس خاندان کا وکیل مدافع متعارف کرایا۔ آپ کبھی کبھی دین کا بھی وکیل و مدافع بنتے ہیں۔ اسی لئے آپ نے ۱۴۲۶ھ کو مجھے نامہ لکھا کہ آخر علماء بلتستان کیوں امام مہدی کے ظہور کی تیاریوں میں سستی و کاہلی برت رہے ہیں ایک طرف سے ڈاکٹر حسن خان علماء کو ملامت کرتا ہے ان کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے دوسرا جو امام جب ظہور فرمائیں گے تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو گا ظالمین صفحۂ ہستی سے ناپید ہونگے عدل کا دور ہو گا۔

ہماری عزاداری امام زین العابدین سے لے کر امام حسن عسکری تک کسی نصرت کا ذریعہ نہ بن سکی سوائے ایران اور لبنان کے ہماری عزاداری نے قیام ولایت فقیہ کے لئے کوئی کردار ادا نہیں کیا اب امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی تشریف آوری کا شور و غل شروع ہو چکا ہے مذہبی منقولات اور معقولات کے علاوہ اب ریڈیو ٹی وی کے مغربی اور نیم مغربی پروگراموں میں بھی امام زمان کا ذکر شروع ہو چکا ہے ہمارے علاوہ دیگر لوگ نصرت کے لئے طبیعی لحاظ سے زیادہ آمادہ دیکھائی دیتے ہیں اگر ہماری عزاداری نے نصرت امام زمان میں بھی ہماری کوئی مدد نہ کی اور فائدہ نہیں دیا تو؟ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر ماتم آپ کے بقول واجبات و محرمات کے دائرے میں رہ کر بھی کیا گیا ہو اور اب بھی کرتے رہیں تو اس کا فائدہ

کیا ہے۔

کتاب[الحجة فیما نزل فی القائم الحجة] میں امام مہدی کے بارے میں علامہ ہاشم بحرانی نے ۱۲۰ آیات متشابہات کی نشاندہی کی ہے جبکہ[سورہ عمران۔۷] میں آیات متشابہات سے استدلال کرنے والوں کو منافقین کہا ہے۔

یہاں ظہور صغراء امام زمانہ کا اعلان ہو گیا جناب افتخار نقوی اور کاظم الحسین پاکستان میں آپ کی گورنری حاصل کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں۔اس دوران بلتستان میں بھی نمائندہ گئے تھے لیکن اس کا پتہ نہیں چلا تھا کہ اگر ظہور ہو جائیں تو کہاں ظہور کریں گے قرائن وشہود یہی بتا رہے تھے شائد یورپ کے شہر فرانس میں ظہور کریں گے۔اس وقت جب امریکا نے صلیبی جنگ کا اعلان کیا تھا اس وقت ہمارے ڈاکٹر صاحب بہت بے چین تھے کہ علماء اعلام میں کوئی حرکت وجنبش نظر نہیں آتی ہے۔

اس سلسلہ میں جب ہم نے امام مہدی سے متعلق لکھی گئی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو بہت مضطرب پایا۔جس وقت آپ امام زمان کے حوالے سے پریشان تھے محمد باقر حکیم اور محمد حسین فضل اللہ نے فرمایا ہمارے پاس آپ کے بارے میں آیت قرآن نہیں صرف روایات ہیں۔سید محمد سعید فرماتے ہیں ہمارے پاس چار سو سے زائد روایات ہیں لیکن صحت وسقم روایت متن وسند کے حوالے سے انہوں نے تحقیق شروع کی تھی لیکن ابھی تک کچھ ثابت نہیں کر سکے تو فرمایا کہ حدیث کا تواتر سے ہونا کافی ہے اسکے بعد اسکی سند ضروری نہیں۔اسی طرح شیخ محسن نجفی جنھیں سنیوں سے چڑ ہے وہ بھی اپنی چار سو پانچ سو روایات پر اعتماد نہیں کرتے تو کس کو ان روایات پر اعتماد ہوگا۔ان روایات کے بارے میں خود تحقیق کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ بحرانی پر کوئی اعتماد نہیں کرتے محسن نجفی فرماتے ہیں ہمیں تو صحیح مسلم کی روایات پر زیادہ بھروسہ آتا ہے اگر اس میں کمی آجائیں۔

اس کا مطلب آپ کے پیدا ہونے کے بارے میں کوئی گواہ صدق صحیح مسلم کی روایت میں بھی نہیں ورنہ آپ اس سے استفادہ کرتے پانچویں اس مدعیٰ کو ثابت کرنے کے لئے کہ امام مہدی تشریف لائیں گے وہ بین الاقوامی سطح پر طے شدہ ہے۔

۵۔بین الاقوامی طے شدہ بات ہے اگر ہم بین الاقوامی طے شدہ مسائل پر غور کریں گے تو ان سے متعلق مسائل کی دو نوعیت ہے:

۱۔سرفہرست اقوام متحدہ نہیں مانتے ہیں امریکا برطانیہ فرانس جرمن جاپان روسیا چین اسرائیل نہیں مانتے ہیں سعودی نہیں مانتے ہیں حتیٰ پاکستان کے سنی بھی نہیں مانتے اس کا مطلب یہ لفظ یہ بین الاقوامی سطح پر طے نہیں۔

۲۔بین الاقوامی، طے شدہ مسائل میں وجود مافیا ہے، پاکستان میں فساد خرابی ملت میں عدم استحکام کون کرتا ہے، مافیا طالبان کو کون چلاتا ہے، مافیا داعش کو کون چلاتا ہے، مافیا ایران میں بھائی کو کون چلاتا ہے، مافیا پاکستان میں قادیانی کو کون چلاتا ہے مافیا اسماعیلی کو کون چلاتا ہے یعنی تصور مہدی غیر مقصود کے نام سے فساد کیوں پھیلاتے ہیں، مافیا عزاداروں کو پلاؤ و بریانی کون کھلاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا دین سے دوسرا نچوڑ عزاداری اس کی اتنی اہمیت ہے اس کے لئے حلال حرام کا پابند ہونا نہیں چاہیے آپ کی عزاداری سے مراد یہی جاری عزاداری ہے جو ۳۵۲ھ میں معز دولہ آل بویہ نے بنیاد رکھی تھی نسخ ومسخ دین، اساس دین کو تہہ زمین، بے اساس

ڈاکٹر حسن خان خط ﴿۹﴾ (۱۲ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ)

وبے بنیاد بلکہ محرمات کو عرش بریں تک لیجانا آپ کے معمولات میں سے ہیں۔ یاد امام حسین مظلوم کے نام سے اکاذیب، خرافات و اباطیل، خانۂ اہلبیت میں پھینکنا یزیدیوں پر لعنت کہکر ظالمین ومجرمین کے ساتھ سمجھوتا کرنا، کافرین مشرکین منحرفین وملحدین کے ساتھ بیٹھنا آپ کے فلسفہ عزاداری میں گنا جاتا ہے۔ چنانچہ اس مذہب کے قائدین کے بیس تیس سال سے اہل باطل، اہل الحاد سے یکجہتی عام مسلمانوں سے نفرت وبیزاری کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مومنین آپ کے عمائدین کے ان مظاہر کو کیسے بھول سکتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ ملک و ملت کے لئے وبال جان بنے ہوئے ہیں دین عزیز اسلام اس کے وجہ سے تعطیل میں پڑے ہیں۔

جناب ڈاکٹر حسن خان صاحب کے چہرہ دینی اور عمق فکری کو سمجھنے کے لئے کتاب شکوہ جواب شکوہ میں آپ کا ارسال کردہ شکایت نامہ ملاحظہ کریں تو آپ کو ان کی دینی سوچ کی گہرائی کا عمق کا اندازہ ہوگا جہاں آپ نے قانون مادہ اور انرجی کی روشنی میں کتنے ٹن مادہ سے کتنی انرجی استخراج ہوتی ہے کے اصول کو دین میں لاگو کر کے کل دین کو ۳۵۲ھ میں معز الدولہ آل بویہ کی اختراع کردہ عزادری بے سروپا سے حدود وشریعت سے خارج آزادی نسواں کا مظہر کو گردانا ہے۔ آپ کے دین کا دوسرا نچوڑ مغز خطابیون اور قداحیون کے اختراع کردہ تصور امامت مہدی موعود کو ثابت کرنے کی لا حاصل سعی ہے۔

دنیا میں مادہ سے قیمتی چیزیں نکلی ہیں مغز نکلے ہیں جسے مغز کہتے ہیں لیکن جناب ڈاکٹر صاحب دین وشریعت کو چھلکا بنا کر پھینک کر بے معنی بے سند بے دین عزاداری امام مہدی کو کل دین پیش کیا ہے لیکن مادہ سے استخراج انرجی اور ڈاکٹر صاحب کی دین وشریعت سے استخراج عزاداری وامام مہدی میں فرق عکسی ہے مادہ سے انرجی نکالنے کی مثال مغز نکال کر چھلکا پھینکنے کی مثال ہے جبکہ دین وشریعت سے عزاداری وامام نکالنے کی مثال اصل کو پھینک کر بے اصل کو اصل گردانے کی مانند ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے ہاں دانشور روشن خیال اور دور اندیش مفکر، دیندار انہی کو گردانتے ہیں جو قوم اور فرقے کے حقوق طلبی کے نام سے فتنہ وفساد برپا کریں فساد اخلاقی میں مغرب کی تقلید کی جائے دین میں اختلاط کفر وایمان اطاعت وعصیان میں علماء تصوف کی تقلید کریں جو زیادہ اوٹ پٹانگ باتیں کریں خرافات کو موبائل میں ڈال کر جدید تحقیق کہہ کر پیش کریں۔

جناب ڈاکٹر صاحب ہم نے اپنے خط میں لکھا تھا یہ علماء اپنے مذہب کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہیں میرے اس بیان سے آپ اندر سے خوش ہوئے ہونگے کیونکہ ان کے جاہل اور نالائق ہونے سے آپ کی سیاست اور دانشوری دونوں چمکتے ہیں اس لئے آپ کبھی علماء کا بول بالا ہو نہیں دیکھنا چاہتے ہیں لہٰذا آپ نے اپنے خط میں میرے ان جملات کی مذمت نہیں کی بلکہ ایک حوالے سے ضمنی تصدیق کی ہے جہاں آپ نے لکھا ہے کہ آپ جب یہاں تھے ان سے مختلف نہیں تھے فرض کریں آپ صحیح کہتے ہیں آپ مجھ سے میری تیس سال پہلے کی تقصیرات اور کوتاہیوں کا ابھی حساب لینا چاہیں لے لیں، بہر حال علماء کے بارے میں تنقیص سے آپ اور آپ کے خاندان کے وزراء روشن خیال دانشوران کو مزہ آئے گا لیکن مجھے رونا آتا ہے بلکہ جس کسی کو بھی اسلام عزیز سے شغف ہو وہ اسلام سے ناواقف لوگوں کا امور اسلامی میں مداخلت کو دیکھ کر رونا نہیں آتا ہے وہ اشقی اشقیا ہے۔ یہ علماء دین کو بال بنا کر کرکٹ کھیل رہا ہے افسوس کہ حد کو پہچان کر حد کو توڑتا ہے۔ جس علم کو وہ اپنے نصاب میں پڑھا ہے اس کا نام فقہ ہے، فقہ میں طہارت اور عبادت کے بعد باب قضاوت آتا ہے۔

ڈاکٹر حسن خان خط نمبر ۱۰ (۱۲ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ)

باب قضاوت میں علماء بلتستان کے ہر وہ نالائق قوت زبان وقلم سے محروم بھی اس میدان میں آتا ہے جہاں قابل ولائق نے بھی عمر گزاری ہے ان کو چھوڑ کر ہم جیسے نااہل لوگوں نے بھی اس میں مداخلت کی ہے۔ان لوگوں نے بہت سی بدعات شامل اور بہت سے حقوق تلف کئے ہیں لیکن وہ اس باب میں مصادر وماخذ سے محروم وعاری ہیں۔اگر زیادہ دور نہ ہو جاوں تو پاکستان میں عدالت کا ایک شعبہ شرعی عدالت ہے جہاں امور شرعی سے متعلق قضاوتوں میں فیصلہ دیا جاتا ہے، وہاں کے قاضی اپنے قضاوت کے مبادی اولی وثانوی مصادر، مراجع اور ماخذ بھی بولتا ہے لکھتا ہے۔

جناب ڈاکٹر حسن خان صاحب آپ نے لکھا ہے کہ میں وہابیت اور شیعت میں تردد وتذبذب کا شکار ہوں اس لئے آپ کو انتظار ہے کہ میں وہابیت کا اعلان کروں تاکہ آپ اپنی پیشن گوئی کو ثابت کر کے فلسفی کا لقب حاصل کریں ہم بھی انتہائی شدت کے ساتھ اس انتظار میں ہیں کہ کب آپ بمعہ اپنے علماء کے اپنے اصلی چہرہ اسماعیلی کی نقاب کشائی کریں۔آپ بھی اپنے اندر محفوظ دو چہروں میں سے کبھی کچھ کبھی کچھ دکھاتے ہیں کبھی اصلی چہرے کو سامنے لاتے ہیں اور درست فیصلہ نہیں کر پاتے ہیں لہذا آپ بھی دنیا پرستی، خودنمائی، حرص و ہوس اور دنیاوی خواہشات کے ہاتھوں مجبور ہیں کہ اپنے اندر محفوظ دوسرے چہرہ کی نقاب کشائی کریں کیونکہ بنیادی طور پر آپ کا اصلی چہرہ خاندان امچہ کا مدافع چہرہ ہے جس پر آپ کو بہت ناز ہے لیکن خود خاندان والوں کو ان دو چہروں پر ناز ہے یا نہیں، ان سے پوچھیں محسوس ایسا ہوتا ہے وہ اس طرف سے چنداں افتخار نہیں دکھاتے، دوسرا چہرہ آپ کا ایمانی چہرہ ہے جسے آپ نے اپنے والد مرحوم ومظلوم سے ورثے میں لیا ہے مظلوم کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ مرحوم شاکی تھے کہ خاندان نے ان کا حق چھینا ہے، اس وجہ سے آپ کا حلقہ مومنین میں رہا ہے آپ کے اہل ایمان سے کشادہ سلوک ورویے نے ہمیں آپ سے متعارف کروایا تھا لیکن آپ کا پہلا چہرہ آپ پر غالب تھا جس کی وجہ سے آپ کا تنہا ایمان مشکوک نہیں ہوا بلکہ دانشوری ودانشمندی اور خردمندی بھی شک میں پڑی ہے ورنہ آپ خاص کر اپنے پڑوس میں علم میں انا ربکم الاعلیٰ کہنے والے سے ملتے تھے جس طرح لوگ پسینے کو رومال سے صاف کرتے ہیں اگر کاغذی ہے تو استعمال کے بعد پھینک دیتے ہیں ، اسی طرح علماء کو استعمال کرنا آپ کے معمولات میں سے تھا آپ ان سے فرماتے کہ آپ لوگ عرصہ بیس پچیس سال سے مفت خوری میں وقت گزار رہے ہیں، یہ نمک حلال کرنے کا وقت ہے خاندانوں میں دھڑا بندیوں کی سیاست کرنے اور باپ اور بیٹے میں تفرقہ ونفرت کے بیج بونے جیسے مذموم اعمال کی بجائے شرف الدین کے عقائد کورد کریں اور اگر وہ ایسا نہ کرسکتے تو اس ناکامی پر انہیں ہی شرمندگی اٹھانا پڑتی، لیکن آپ کا اس میدان میں کودنا کچھ اس طرح سے بن گیا ہے کہ اس موقعہ سے استفادہ کرتے ہوئے بعض افراد جو غصہ نکال سکتے ہیں، نکال لیں۔

جہاں تک اس ایک صفحہ کے خط کا مرکزی نقطہ گالی ودشنام سے لبریز تھا اس بارے میں آپ کو کسی بھی حوالے سے نقد کا نشانہ نہیں بنا سکتا ہوں کیونکہ اپنی مدعی کے بارے میں دلیل کا بحران والے سب ایسا کرتے ہیں۔اگر گالی ودشنام سے بھی سہارا نہ لیں تو سب جرات کریں گے مذہب سے نکل جائیں گے ان سب کو کیسے سنبھال کر رکھیں گے سنا ہے آپ کا یہ مختصر خط شگر میں تقسیم کیا گیا ہے کہ جناب حسن خان صاحب نے شرف الدین کو دندان شکن جواب دیا ہے۔آپ کے اس گالی ودشنام

کی وجہ سے اس ملک میں اسلام معطل ہے' تازہ ترین اعداد و شمار کے تحت اب تک پچاس ہزار مسلمان خاک وخون میں غلطاں ہو گئے ہیں اس سے جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ اسماعیلیوں کو ہوا ہے قادیانیوں اور صلیبیوں کو ہوا ہے۔اور انھوں نے تاریخ اسلام کے درخشاں ستارے حضرت محمد کے چہیتے خلفاء ثلاثہ اور امہات المومنین پر سب وشتم اور دشنام کو کھلے عام رواج دیا جس سے امت اسلام تتر بتر ہوئی ہے۔

۲۔ یہ کسی نے آپ کی ذمہ داری لگائی ہے کہ آپ نے یہ کام کرنا ہے۔

محترم ڈاکٹر حسن خان صاحب آپ اور میں دونوں اپنی تمام حیثیت کو داو پر لگا کر تہمتوں، الزام تراشیوں اور تذلیل وتحقیر کا نشان بنے ہیں، دونوں کسی کے ہاتھ بک گئے لیکن عدل وانصاف سے بتائیں کہ آپ کے خریدنے والے آپ سے کیا کام لینا چاہیں گے اور میرے خریدنے والا مجھ سے کیا کام لے رہا ہے۔ آپ اور آپ کے علماء تمام دستیاب سہولتوں اور دنیا پرستی سے لطف اندوز ہوتے نظر آتے ہیں لیکن آپ اور وہ اپنے مذہب پر لگنے والے اعتراضات واشکالات وشبہات سے آنکھیں چرائے ہوئے ہیں اور آنکھوں میں خون کی موجیں لہراتے ہوئے دل میں حسد وکینہ سے لبریز نظر آتے ہیں۔

مذہب کے نمک خوار قم میں کتنی عیاشی کرر ہے ہیں، علاقے میں کتنی عیاشی کرر ہے ہیں اسے سب لوگ کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں لیکن ان سے زیادہ آپ کے اندر غیرت دینی کیسے آئی کہ آپ نے علماء کو دعوت دے دی کہ وہ میرے خلاف بولیں، میں تو خوش تھا کہ اگر ان کو غیرت نہیں آئی تو شاید آپ کے کہنے پر غیرت میں آجائیں اور جب وہ غیرت میں آکر میرے اور میرے عقائد کے خلاف بولیں گے تو پڑھے لکھے صاحبان عقل وخرد ان کے جھوٹے دعووں پر مطمئن نہیں ہوں گے تو قرآن وسنت سے اخذ کردہ میرے عقائد صحیح ثابت ہو جائیں گے اور تحریفات وخرافات اور جھوٹے قصوں اور باطل کی بجائے حق اور دین اسلام کا بول بالا ہوگا لیکن معلوم ہوا ان کو غیرت نہیں آئی تھی اور آپ لوگوں کو غیرت نہ آنا یہ لمحہ فکریہ ہے کہ آپ اہل بیت کے نام سے جھوٹ بولیں اور اہل بیت کو قمیص عثمان بنا کر اکاذیب واباطیل و خرافات، جھوٹے قصے کہانیوں اور شاعری جو کہ بے دینی پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے، ان سب کو خانہ اسلام میں پھینکا ہے اور کفر والحاد سے بھرے کھچڑی مذہب کو مذہب اہل بیت کا نام دیا ہے آج کل ایسے ہی علماء آپ کے نمک خوار بنے ہوئے ہیں، مجھے یہ خبر سنتے ہی محسوس ہو گیا تھا کہ آپ کو میرے خلاف تیغ پا کرنے والا کون ہے۔

دس سال پہلے آپ نے ہمیں ایک معمہ و پیچیدہ ایک صفحہ کا خط بھیجا تھا جسے ہم نے شکوہ نامہ سمجھ کر جواب شکوہ کے نام سے ایک کتابچہ تصنیف کیا تھا، یہ آپ کے دل میں داغ سیاہ بنا ہوا تھا چنانچہ اس سال شاید اس زخم نے انہیں تکلیف دی ہو اور بے قرار کیا ہو۔اس لئے اس سال محرم الحرام سے پہلے علاقے کے علماء کو میرے عقائد مدلل اور مرصع با آیات محکمات وسنت مطہرہ محمدؐ کو اپنے خوابوں اور افسانوں والے عقائد کے لئے خطرہ سمجھتے ہوئے انہوں نے کو دعوت دی کہ وہ اس کی رد میں کچھ بولیں، انہوں نے قرآن وسنت سے ثابت شدہ عقائد کے معاملے میں بولنا کیا تھا سب نے مل کر ایک قرارداد پیش کرنا تھی۔

جب میں نے یہ خبر سنی کہ آپ نے علاقہ شگر کے علماء کو میرے خلاف بولنے کی دعوت دی ہے تو فوراً میرے دل کی سوئی گردش میں

آئی کہ یہ آپ سے کس نے کروایا ہے چونکہ یہ موضوع آپ سے متعلق نہیں تھا آپ سے مربوط نہیں تھا آپ نے کبھی امور دینی میں کوئی دلچسپی نہیں دکھائی ہاں البتہ آپ خود دو متضاد گروہوں میں حاضری دیتے رہے ہیں لیکن آپ کبھی دینی امور سے متعلق کسی محفل مجلس کے بانی بنے ہوں، نہیں سنا تھا لہٰذا سوچنا پڑا یہ کس نے آپ سے کروایا ہے:

۱۔ایک احتمال یہ آرہا تھا کہ آپ اپنی سابقہ خاندانی وانتخابی سیاست کے انتخابی تمہیداتی عمل شروع کرنا چاہتے ہیں۔اس کے لئے میرے عقائد کو بنیاد بنا کر لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں آپ کے خیال میں اہل شگر کے عقائد خطرے میں ہیں لہٰذا علماء اس موقع کو غنیمت سمجھ کراس سے فائدہ اٹھائیں گے خاص کر ضامن علی اور طہ اور علاقہ چھورکاہ کے دیگر علماء بڑھ چڑھ کر ساتھ دیں گے پھر آپ اس کو انتخابات تک کھینچنا چاہتے ہیں۔

۲۔آپ کو اپنے پڑوس میں قم سے تشریف لائے ہوئے غرور وکبریائی علم میں افاضل نے تزریق وتحریک دی ہو۔

۳۔تیسرا احتمال یہ ہے کہ آپ جس الحادی اور ضد اسلامی تنظیم کے رکارکن بنے ہوئے ہیں انہیں ہماری کتابوں سے زیادہ چڑ ہے ان کے اکسانے پر آپ یہ عار ونگ اہل شگر کے لئے لائے ہیں جسے یہاں کے اہل فسق وفجور ہمیشہ یاد رکھیں گے کہ یہ حسن خان کا تحفہ ہے اہل دین و دیانت ہر ضد اسلامی موڑ پر آپ کو یاد کر کے اپنی نفرین کا مظاہرہ کریں گے کہ یہ ان کے ایماء واشارہ پر ہوا ہے۔

بہر حال ہم نے اس دعوت کے پس منظر میں یہ نامہ آپ کے خدمت میں ارسال کیا تھا:

بخدمت جناب محترم ومؤقر دوستِ قدیم ڈاکٹر حسن خان صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

عرض تحفہ قرآن کے بعد سنا ہے کہ آپ نے علمائے شگر کو دعوت دی ہے کہ آپ صاحبان اس سال ایام عزائے محرم الحرام میں شرف الدین کے عقائد کے خلاف یا ان کے عقائد کے رد کو عنوان بنائیں۔محترم ڈاکٹر صاحب آپ اچھے خاصے پڑھے لکھے دانشور ہیں آپ جانتے ہیں اور بخوبی ادراک رکھتے ہیں کہ آپ کے علماء اپنے مذہب کے دائیں بائیں شناخت نہیں رکھتے بلکہ ان کو اسلام حقیقی کی الف ب کا بھی پتہ نہیں ہے۔وہ آپ لوگوں سے سنی سنائی بات کو بالائے منبر عربی خطبے کے ترنم کے ساتھ شروع کرنے سے سمجھتے ہیں کہ وہ شریعت کی بات کرتے ہیں، ان کے کوئی عقائد نہیں ہیں انھوں نے میری کتابیں دور سے بھی نہیں دیکھی ہیں، میری کتابوں کی شعائیں ان کی آنکھوں میں دھندلائی ہیں اس لیے میری کتابوں کو پڑھے بغیر میرے عقائد کے بارے میں وہ کیا جانیں گے تا کہ وہ انکی رد کرسکیں۔قرآن و سنت محمدؐ اور تاریخ اسلام کو انہوں نے پڑھا ہی نہیں ہے وہ عمر بھر منبر پر سنی سنائی عرفیات کو دین اسلام کے نام سے سناتے آرہے ہیں۔اگر آپ کو میرے خلاف ان سے کچھ اگلوانا ہی ہے تو آپ اپنے خطاب کو ریکارڈ کر کے یا لکھ کر ان کو دے دیں تاکہ وہ اس کو یاد کر کے بولیں۔ تاہم میرے عقائد کیا ہیں وہ میرے خیال میں آپ کو بھی شاید پتہ نہیں ہوگا کیونکہ آپ کے پاس میری کتاب عقائد ورسومات شیعہ کے پہنچنے کے بعد یہ سلسلہ رک گیا تھا جبکہ کتاب عقائد ورسومات شیعہ کے بعد چندین کتابیں اور بھی آئی ہیں جن میں آپ کے مذہب کے بنیادی

عقائد اور دوسروں کی اضافیات کو میں نے تاریخ اسلام میں یہود و صلیب و مجوسیوں کی اسلام کے خلاف دشمنی اور جنایت کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں تازہ کتاب تیار ہونے کو آمادہ ہے یقیناً وہ آپ خریدنا نہیں چاہیں گے اگر بفرض محال آپ خریدیں گے تو دیکھ نہیں پائیں گے کیونکہ آپ کی آنکھوں میں بھی دھند آئے گی اللہ پاک نے آپ کو بلڈ پریشر جیسی مرض سے محفوظ رکھا ہو گا اللہ نہ کرے، اگر یہ مرض آپ کو لاحق ہے تو یہ کتاب آپ کے لیے جان لیوا بھی ہوسکتی ہے۔ آپ کی اور اہل خانہ کی سلامتی کیلئے بحیثیت نمک حلالی دعا گو ہوں لیکن ھدایت کیلئے دعا نہیں کرسکتا کیونکہ آپ فکری مخالفت اور خواہ مخواہ کی ضد کی وجہ سے قبول نہیں کریں گے قرآن مجید میں ہے "جو ھدایت نہیں چاہتا اس کیلئے دعائیں مستجاب نہیں ہوتیں۔ آپ کیلئے نیک تمناؤں کے حامل!

جس نے آپ کے اندر جلتی ہوئی آگ کو جلانے میں پیٹرول کا کام کرکے مزید بھڑکایا ہے اور آپ کو جلال عماچہ میں لایا ہے گرچہ آپ نے اپنے خط میں انکار کیا کہ ہمارے اجتماع کا مقصد آپ کے عقائد پر بولنا نہیں تھا لیکن یہ بات آپ نے چھورکاہ میں آغا علی کے گھر میں کہی ہے لیکن یہاں اجلاس میں ہی اٹھایا تھا لیکن بعض نے مخالفت کی تھی اس سے آگے مجھے علم نہیں لیکن آپ کے سیخ پا ہونے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ذکر ضرور ہوا ہے۔

جس کے جواب میں آپ نے انتہائی مہارت ادبی دکھاتے ہوئے قلیل اللفظ کثیر المعانی تحقیر و تذلیل و ہتک آمیز رویے سے لبریز خط لکھ کر ہمارے داماد جناب سید نثار حسین کو دیا تھا کیونکہ یہ نامہ اپنی طرف سے مجھے ارسال کرنا آپ کے شایان شان نہیں تھا' آپ کا متن نامہ ہے۔

<u>محترم قبیل بزرگوار علی شرف الدین</u>!

سلام علیکم!

آپ کا مراسلہ۔۔۔۔۔۔ بظاہر سید حسن رضا صاحب جی ر۴۳ آفیسر کالونی کے ذریعہ بھیجا ہوا۔۔۔۔۔ ۳ محرم الحرام ۱۴۳۶ کو موصول ہوا ہے اس سلسلہ میں یہ کہنا ہے کہ:

۱۔ علماء شیعہ کو ہر سال محرم سے پہلے دعوت دیتا ہوں دعوت نامہ اور کاروائی کی کاپی بھیج رہا ہوں تاکہ آپ کی تسلی ہو۔

۲۔ آغا صاحب بلتستان میں لوگوں کے پاس دینی و سماجی اور بنیادی مسائل ہیں، میرے پاس بھی اور لوگوں کے پاس بھی اتنا فالتو وقت نہیں کہ، نان ایشوز، پر ضائع کریں۔ علماء کو اس لئے بلایا تھا کہ محرم کی مجالس میں بنیادی دینی اور سماجی ضروریات کی بات کریں۔

۳۔ شگر کے علماء کے بارے میں آپ نے اپنی رائے دی شگر میں قیام کے دوران آپ کی حرکتیں ان سے مختلف نہیں تھی، آپ جیسے علماء کی زبانی علماء کے صرف دو طبقوں کا ذکر سنا ہے علماء سوء (یعنی پیسہ پر بکنے والے) اور علماء حق (یعنی کسی مادی فائدہ کے لئے نہ بکنے والے) آپ بتائیں کہ آپ کس کھاتے میں ہیں اور شگر کے باقی علماء کس کھاتے میں ہیں۔

۴۔ میں نے اپنے بارے میں لکھی گئی کتاب دیکھی تھی اور جواب بھی لکھا تھا آپ نے خاموشی اختیار کی اس کے علاوہ کوئی کتاب نہیں پڑھی کیونکہ کرائے کے سپاہی کے جذبہ کی طرح اجرت پر لکھی گئی کتاب کی کشش بھی کم ہوتی ہے اثر بھی کم رکھتی ہے۔

۵۔آپ کے عقائد اب مخفی نہیں ہے ہر سال کے حج کا خرچہ، سارے کنبہ سمیت حج کا خرچہ اور سعودی حکومت کی طرف سے ملنے والے پروٹوکول کو بہت سے لوگوں نے محسوس ومشاہدہ کیا ہے اور وہ بلتستان واپس آ کر ذکر بھی کرتے ہیں۔

۶۔میری آنکھیں دھندلا نہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔ برطانیہ، ہالینڈ، اور امریکہ کی یونیورسٹیوں میں رہ چکا ہوں وہاں کے افکار کو اور معاشروں کو دوسرے ہم وطنوں کی نسبت زیادہ قریب سے دیکھا ہے مدینہ اور نجف کی خاک کی آمیزش والے سرمہ والے کا تجربہ ہے اس لئے اپنی جگہ صحیح اندازہ لگایا ہے کہ دھندلا جاوں گا اتفاقا میرے سننے میں مدینہ کی خاک کے ساتھ ریاض کی نہیں بلکہ نجف کی خاک کی آمیزش ہے اس لئے آپ کا اندازہ غلط ہے۔

۷۔نمک حلالی طرفین کے لئے ضروری ہے اس لئے آپ میرے لئے ہدایت کے علاوہ دوسرے امور کی دعا کریں میں آپ کے لئے ہدایت کی دعا کروں گا خدا آپ کو ظاہر و باطن کے تصادم کو ختم کرنے نیز اپنے عقائد اور عقائد کے مطابق اپنائے ہوئے فرقہ میں جو تضاد ہے اسے جلد از جلد ختم کرنے کی توفیق دے آپ کے عقائد پر پورا اترنے والا اسلامی فرقہ وہابیت ہے آپ کو ہمت دے کہ وہابیت قبول کرنے کا اعلان کریں۔

۸۔جس دن آپ کا یہ اعلان سنوں گا اس دن آپ کی ساری کتابیں خرید کر نہایت غور سے پڑھوں گا اگر عقل نے قبول کیا تو آپ کی تحریر کے مطابق اپنے فرقہ کو تبدیل کرنے کے بارے میں سوچوں گا کیونکہ میں یہ سوچوں گا کہ علی شرف الدین کی تحریر اجرت کے لئے نہیں بلکہ عاقبت کی خاطر ہے۔

۷۔شاید آپ کو جواب بھی نہ دیتا اگر نمک حلالی اور اہل خانہ جیسے حوالے نہ ہوتے آخری گزارش یہ ہے کہ بتائیں یہ ہدایت کے بجائے ڈالر کی شکل میں اجرت چاہنے والے کی دعا کیساتھ اللہ کی بارگاہ میں کیا سلوک ہوتا ہے۔

آپ کے لئے ہدایت کی تمنا والا

محمد حسن خان امچہ

۳ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

ڈاکٹر حسن خان کے ہتک آمیز جواب پر نگارشات:

۱۔علماء کی دعوت معمولات سابق تھی آپ ہر سال ان مسائل پر گفتگو کرتے ہیں کم سے کم آپ کی عمر ۶۰ سال ہو چکی ہوگی آپ نے انہی محراب و منبر کیلئے شگر کے پرائمری سکول کے ٹیچر کو اٹھا کر وراثت وولی عہدی کی قانون پر عمل کرتے ہوئے ایک کو ماتمسراء کے منبر پر دوسرے کو جمعہ جماعت کے منبر محراب پر نصب کیا تھا آپ نے کبھی اس عنوان کو بھی معنون کیا تھا اس پر بھی بحث کی تھی البتہ کبھی تقریر میں ولی عہد نے ضرور کہا ہوگا کہ معاویہ نے یزید جیسے نا اہل کو اپنا ولی عہد بنایا تو امام حسین نے اسے برداشت نہیں کیا۔لیکن میرے والد محترم نے مجھے ولی عہدی کے لئے نامزد کیا تھا تو عمائدین واکابرین شگر امثال راجا صبا، ڈاکٹر حسن خان نے انتہائی کشادہ صدری سے استقبال کیا تھا

میں ان کا اور راجہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہا ہوگا۔

آپ اور آپ کے خاندان نے کب دین کے مسائل کو اٹھایا ہے کیا علاقہ شگر میں خانہ دین کی ویرانی و بربادی میں آپ کے خاندان اور آغا کے خاندان کے گٹھ جوڑ کے علاوہ کسی اور کا بھی اس میں حصہ ہو سکتا ہے کیا یہ جملہ یاد نہیں جب مرحوم آغا حسین نے فرمایا تھا ہم دونوں کا خاندانی رشتہ ہے اس کی تفسیر اس گٹھ جوڑ کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کیونکہ دونوں خاندانوں کا آپس میں کوئی رشتہ نہیں تھا بظاہر آپس میں دینی رشتہ تھا محراب شغارن کا آپس میں ایک دوسرے کی مزاحمت ظاہری ہوگی اندر سے مزاحمت نہیں ہوگی۔

جناب ڈاکٹر صاحب! آپ اور آپ کے خاندان کا اس علاقے کے امور دینی امور علمی فرہنگی اور قومی غیرت ناموس سے کسی قسم کا رشتہ نہیں رہا ہے تا کہ آپ علماء کو یہاں کے امور دینی کے بارے میں بات کرنے کی دعوت دیں اگر آپ کے پاس غیرت دینی ہوتی تو پرائمری سکول کے ٹیچر کو ولی عہدی پر نام زد نہ کرتے۔ مسکن اجداد کو طوائف کے سپرد نہیں کرتے۔

۲۔ شہر کے وسط میں یہاں کے مومنین کی ناموس کو نرغے میں رکھنے کے لئے دنیا بھر کے فحشاء ورقاصوں کو یہاں دعوت نہیں دیتے۔

۳۔ اگر آپ کے خاندان کے پاس غیرت دینی اور دانشمندی ہوتی تو بزم ادب کے نام سے گانا سرائی اور گانا گانے کو رواج دینے کی حوصلہ افزائی نہ کرتے۔

آپ نے اپنے علم و دانش میں مغرور ہو کر نہ جاننے والے مسائل پر بات کر کے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ جیسے آپ ان مسائل سے بھی واقف و آشنا ہیں۔ یہ موضوع آپ کا نہیں تھا جناب ڈاکٹر صاحب دین کو آپ نے پڑھا ہے نہ دین کو اپنایا ہے جہاں تک آپ نے دین کو نہیں پڑھا ہے آپ نے ان ذاکرین اور نام نہاد علماء سے سنا ہے انہوں نے بھی خود نہیں پڑھا ہے۔

جہاں تک آپ نے دین کو اپنایا نہیں ہے کیونکہ آپ اپنے آپ کو محافظ اور سابق دار ابی سفیان اور حاضر دار طغیان سمجھتے ہیں چونکہ خود راجہ صاحب اور ان کے وزیر اور حاجی فدا علی کس پرچم کے تلے ہیں سب جانتے ہیں جو ہر آئے دن اسلام کے مذمت میں کفر والحاد کے حمایت میں بیان دینے پر اترے ہوئے ہیں جہاں کہیں ضد اسلام کوئی جھنڈا کھڑا ہو جائے اس کی ہر حوالے سے حمایت شرکت تائید میں پہل کرتے ہیں۔ مینار پاکستان پر جب الحادی صوفیوں نے اجتماع کیا اس میں بڑھ چڑھ کر حمایت کیا جب عمران خان نے شاہراہ دستور پر ملحدین کو جمع کیا تو اس کی حمایت کی، جب صوفی حاجی غرب وشرق کمیونسٹ کی اتحادیہ عمران قادری اٹھے ان کی حمایت کی کبھی قادیانیوں کو بحال کرنے کی کبھی مسیحیوں کو قلیت سے نکالنے کی حمایت کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

۸ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ کو جریدہ دنیا میں آیا ہے الطاف حسین نے اس ملک کے لئے اتاترک جیسے جنرل کی تجویز دی ہے ان کے پسندیدہ قائد اتاترک، ماوزے تونگ جیسے ملحدین ہیں ڈاکٹر صاحب یہ منافقانہ رویہ چھوڑ دیں آپ اور حاجی فدا علی مساجد ضرار میں امام ضرار والوں کی اقتداء میں نماز باطل پڑھنے سے آپ دیندار نہیں بنتے۔ یہاں کے مومنین آپ کو اس لئے پسند کرتے تھے کہ شاید آپ مستقبل میں مصعب بن عمیر بن جاتے اب تو آپ ہارون رشید کے دربار میں بیٹھے ریش دار جیسے لگتے ہیں۔

۲۔ نان ایشو کیلئے اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرتے ہیں:

یہ بات میرے اور ہر سننے والے کیلئے حیران کن ہے کیونکہ ایک طرف آپ نے چھورکاہ میں جناب آغا علی صاحب کے گھر میں ہمارے بھتیجے کے سامنے اعلان کیا تھا کہ اس سال ہم ایام عزاء میں علماء سے کہیں گے وہ شرف الدین کے عقائد پر بات کرکے انہیں رد کریں۔ نمی دانم یہ بات کہنے کی وجہ کیا تھی اس سلسلے میں دو ہی وجوہات ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ آغا علی صاحب جو اپنے بعض غیر معقول وغیر مشروع اقدامات کو میری کتابوں کے مضامین سے متصادم پاکر غصے میں ہیں ان کو خوش کرنے کیلئے کہا ہوگا یا پھر میرے بھتیجے کو جو میرے امورات میں مختار عام ہیں ان کو ستانے کیلئے کہا ہوگا۔ اس کیلئے سکردو سے بھی بعض علماء کو بلاکر لائے تھے لیکن انہوں نے اس کام سے معذوریت پیش کی۔ دوسری طرف سے آپ اس بارے میں بحث وگفتگو کو نان ایشو قرار دیکر کہتے ہیں کہ ہم اس پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے لیکن میری اپنی سوچ کے مطابق آپ کی دوسری بات قرین قیاس ہے کیونکہ قرآن وسنت رسولؐ سے ملنے والا اسلام حقیقی کبھی بھی آپ کا موضوع یا ایشو نہیں رہا ہے۔ بلکہ دین ہمیشہ آپ کے خاندان کے لئے بحیثیت ٹشو رہا ہے آپ اس خاندان کے فرزند عزیز ہیں جو کہ ہمیشہ امور دینی اور بے دینی کو ملاکر چلانے کا عادی ہے۔

راجہ صاحبان جب کہیں پولو کھیلنے کے لئے کسی مقابلے میں جاتے تھے تو اپنے درباری علماء کو یہ کہہ کر جاتے تھے آغا صاحب ہماری فتح کیلئے دعا کرتے رہنا اس سلسلے میں بعض سادات پولو کے میدان کی طرف رُخ کرکے آیت نصر من اللہ وفتح قریب کا ورد لگاتے تھے۔

بلکہ اس سلسلہ میں آپ لوگ غیرت دینی بھی کھو چکے ہیں کیونکہ دار ابی سفیان کے قحبہ خانہ میں جہاں مشروبات کی بدبو پھیلی ہو، وہاں دین اسلام کیسے آسکتا ہے بلتستان میں آقائے جعفری کے یہاں داخلہ اسلام پر پابندی اور این جی اوز کو ہر قسم کی آزادی دینے کے بعد دیگر نام نہاد روشن خیال ریش داروں کی بھی دینی عزت کھوگئی ہے۔ میرے طویل تجربے کی بنیاد پر میں نے نیم دینی نیم روشن خیالی کے بارے میں انہی چند سالوں میں علاقہ چلو، کچورا چھورکاہ میں دینی غیرت کو جگانے کیلئے چند صفحات پر مشتمل ایک خط بھیجا تھا جسے میونسپل لائبریری کے انچارج جناب حسنین صاحب نے دیکھتے ہی چھپا دیا تھا شاید وہ کسی کے ہاتھ نہ لگ جائے، ممکن ہے کہ وہ مرتے وقت وصیت کریں کہ اگر مجھے موت آئے تو یہ فائل میرے کفن اور جسم کے درمیان رکھ کر دفنا دینا ورنہ یہ کسی کے ہاتھ لگ گئی تو پنڈورا بکس کھل جائے گا اور پھر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے گا کہ ہم جس مذہب کے پیروکار ہیں، وہ ضد قرآن وسنت اور ضد اسلام ہے اور اس میں سچائی نہ ہونے کے برابر ہے۔

اسی طرح یہ خط کچورا ہائی اسکول چھورکاہ کے ماسٹر حاجی غلام مہدی صاحب کو بھی بھیجا تھا یہ خط آپ کو اس لیے بھیجا تھا کہ شاید علماء میں کچھ غیرت دینی آجائے جب آپ کے علماء کے پاس غیرت دینی نہیں تو آپ کے پاس یہ کیسے ایشو ہوگا۔ جناب ڈاکٹر صاحب! اس تضاد ڈالوٹی اور تناقض قولی وفعلی کی ایک مثال آپ بھی بنیں گے، میں نے یہ سوچا بھی نہیں تھا علاقہ شگر میں دروغ وتضاد گوئی میں چند افراد معروف ہوگئے تھے لہٰذا کسی اور کی طرف توجہ مبذول ہی نہیں ہوئی تھی۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے جو لکھا کہ امور دینی ہمارے نان ایشوز ہے یہ اچھا فیصلہ ہے آپ کبھی امور دینی میں

مداخلت نہ کریں اس سے آپ کو شرمندگی ہی ہوگی اگر آپ کو کسی وقت اس کی ضرورت ناگزیر ہو جائے تو حوزہ علمیہ قم میں آپ کے چاہنے والے آپ کو بقراط سمجھنے والے بہت بڑی ہستی قابل قدر ذی علم غفیر آپ کا بہنوی صاحب آقائے سید حامد تشریف رکھتے ہیں ان سے درخواست کریں کہ شرف الدین کے عقائد پر ایک رد جامع و کامل لکھیں ان کی معاونت کے لئے اپنے پڑوس انار بکم الاعلیٰ والوں سے کہیں اگر کم پڑیں تو آپ کے رشتہ دار محمد باقر اور ان کے بہنوئی محمد سعید سے بھی کہہ سکتے ہیں یہ سب آپ کے شاہین ہے لیکن یقین کریں ان کی تحقیق بھی عیش و نوش ہے وہ یہ کہاں سے کریں گے۔

البتہ میں واضح کروں یہ قطعاً مراد نہیں کہ ان کے پاس علم نہیں علم ان کے پاس بہت ہے اسی علم نے ہی ان کو غلط راستے پر لگایا ہے اصل میں وہ میرے عقائد کے جواب دینے سے پینڈورا بکس کھلنے سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے اس مذہب کو پیش کرتے وقت جو تدلیس کیا ہے وہ عوام کو دھوکہ دیا ہے انہوں نے اسماعیلیوں کو بچانے کے لئے اثنا عشری کہا تھا۔ لیکن گنتی کرتے وقت حساب میں دقت کرنے والوں نے کہیں بیچ میں گڑبڑ تو نہیں کی ہے، یا انکو پتہ ہی نہ چلا کون بارہ اماموں میں سے دو نابالغ نکلے۔ نابالغ کی قیادت کسی بھی دین و مذہب میں جائز نہیں حتیٰ خود اسماعیلیوں کے ہاں بھی ممکن نہیں ہے اسکے علاوہ نابالغ اور غائب دونوں امام نہیں بن سکتے ہیں۔

۳۔ شگر کے علماء کے بارے میں آپ نے رائے دی ہے کہ شگر میں قیام کے دوران ہماری حرکت ان سے مختلف نہیں تھی:

اس بارے میں جواب یہ ہے کہ میرے اور علماء شگر کے درمیان اب کوئی اشتراک نہیں کیونکہ علماء شگر مذہب شیعہ پر ہیں جبکہ میں تمام مذاہب کو بغیر کسی استثناء کے اسلام کے خلاف محاذ سمجھتا ہوں جس کا ثبوت ان کے مراکز عبادت ہیں ایک محاذ کا نام خانقاہ، ایک کا نام ماتمسرا، ایک محاذ کا نام مساجد ضرار ہے، جس پر دشمنان اسلام کو روکنے کے لئے پاس کئے گئے بجٹ کا ایک حصہ خرچ کرتے ہیں، دشمنان اسلام کا تعلق چاہے اپنے ملک سے ہو یا بیرون ملک سے، ان کی دی ہوئی امداد سے بنائی گئی مساجد کو شریعت میں مساجد ضرار کہتے ہیں جن کی تعداد اب آپ کے ہاں بھی بڑھ گئی ہوگی۔ جب کہ ہم کسی بھی مذہب پر نہیں کیونکہ مذہب ضد اسلام ہے ہم صرف اسلام کو مانتے ہیں جبکہ آپ کے علماء حضرات جیسے علامہ محمد باقر مجلسی صاحب کا کہنا ہے کہ وہ اسلام علی کے قائل ہیں بعض دیگر ان کا کہنا ہے وہ اسلام امام حسین کے قائل ہیں گویا وہ اسلام محمدؐ کے قائل نہیں ہیں وہ اپنے اس مدعی کے لئے علی نفس رسولؐ پیش کرتے ہیں یہ جملہ اپنی جگہ انکار ختم نبوت یا مذہب حلولی صوفی پر پہنچتا ہے لہٰذا وہ اسلام علی کے قائل ہیں۔

میرے اور ان علماء کے راستے اس وقت سے ہی جدا ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ وہ اصل میں اسماعیلی ہیں اور لوگوں کو دھوکہ میں رکھنے کی خاطر اثنا عشری کہتے ہیں وہ اثنا عشری کسی بھی حوالے سے نہیں بنتے ہیں کیونکہ امام جواد اور امام علی ہادی دونوں نابالغ تھے جس وقت ان کے والد گرامی وفات پائے۔ قیادت نابالغ دنیا کے کسی بھی دین وملت میں جائز نہیں ہے۔

آپ کے علماء اسماعیلیزم ،سوشلزم اور بھٹوازم کے داعی ہیں ،وہ ان ازموں اور اپنی دنیا بنانے کے لیے نام اہل بیت اور مظلومیت حضرت زہراءکو مثل قمیص حضرت عثمان استعمال کرتے تھے،ہم ان کے خلاف تھےلہذامیں بلتستان میں بیٹھ نہیں سکا ان علماء کا ظاہر تو شیعہ ہے لیکن ان کے حقیقی مذہب کا پتہ چلائیں گےتو معلوم ہوگا کہ وہ مذہب تعیش ہے جس کے سامنے یہ لوگ خاضع ہیں۔

میرا علماء شگر سے اختلاف ہونے کی وجہ سے مرحوم آغا حسین اور مرحوم شیخ محمد علی اوران کے حواری میری مخالفت پر تلے رہتے تھے اس وقت یہ لوگ مجھے کبھی سنی کہتے تھے اور کبھی وہابی کہتے تھے کیونکہ میں ان کے سبّ خلفاء کےعقیدے اور عزاداری میں دروغ گوئی اور افسانہ پردازی کے خلاف تھا۔

جبکہ وہ فتنہ پرور اور ہر آئے دن رنگ اور پالیسی بدلنے والوں کی پذیرائی کرتے رہتے تھے۔فی زمانہ میرے اوران کے درمیان مزید فاصلہ ہوگیا ہے یہاں تک کہ مشرق اقصیٰ ومغرب اقصیٰ کے فاصلہ جیسا ہوگیا ہے کیونکہ میری قرآن اور سنت محمد سے آشنائی کے بعد آنکھ کھل گئی ہے وہ اس منبر سے کتنے ضد اسلام ضد قرآن کے علاوہ ضد عقل باتوں کو آئمہ سے نسبت دیکر اپنے مذہب کو انہوں نے اپنے قول اور فعل دونوں سے ثابت کیا ہے آج یہ علماء معاویہ کی سیرت پر چل کر اہل بیت زہراء مرضیہ امام حسین کو مثل قمیض عثمان استعمال کرر ہے ہیں اس میں کوئی فرد استثناء بردار نہیں حتیٰ آپ کے پڑوس والے نبوغت علمی میں انا ربکم الاعلیٰ پڑھنے والے ہوں یا ہمارے عزیز محمد باقر، محمد سعید اور علی عباس وشار ہوں یا کوئی اور ہو،خود ان کے کہنے کے مطابق ہم ان کے مذہب پر نہیں ہیں۔ہم مسلمان ہیں قرآن میں اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہےاور قرآن نے ہمیں مسلمان ہی مرنے کا حکم دیا ہے جبکہ مذہب اسلام پر لگنے والے پیوند ہیں جو آپ کے اپنے مورث اعلی ابی الخطاب اسدی میمون قداح ودیصانی نے لگائے ہیں۔

گرچہ بعض سنی مذاہب نے اپنے پیشواؤں کو معبود برحق ،اللہ کو حاصل صفات الوہیت متصرف در کائنات نہیں کہا ہے تاہم انہوں نے بھی قرآن اور حضرت محمدؐ سے دین لینے کی بجائے خود کو امام ابوحنیفہ، امام شافعی امام مالک اور امام احمد بن حنبل سے باندھ کرر کھا ہے۔

وہ اپنے مذہب کو ان چار اماموں سے اوپر لے جانے کی اجازت نہیں دیتے اور نہ خود لیجاتے ہیں اس طرح سے انہوں نے دین کی بنیادوں کو مفلوج کرر کھا ہے اس کے علاوہ انہوں نے خواتین کے قرآنی وشرعی حقوق کو فراموش کیا ہوا ہے۔خود کو دیوبندی یا حدیثی وغیرہ کہتے ہیں ان سب کاموں سے قرآن اور محمد کا نام حذف کیا ہے۔جیسے ایک طرف وہ بھی جہیز کو ایک لعنت ہی کہتے ہیں اور دوسری طرف ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر جہیز دیتے ہیں اور انہوں نے اس جہیز اور ولیمہ قارونی کو اسلام بنار کھا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ عید وماتم کی فرسودگیوں فضول خرچی واسراف،غیر شرعی مقاصد کے لیے سیر وسیاحت اور نمود ونمائش میں بھی اس جذبے اور شوق سے حصہ لیتے ہیں کہ جیسے اسلام ہی نے انہیں یہ سب کام کرنے کا حکم دے رکھا ہے اور یہی اسلام ہے۔ان تمام ضد قرآن ضد اسلام ضد محمدؐ اور ضد اہل بیت میں راجگان وزیران اس کے بعد ان کے فاتحہ خواں پیش پیش ہیں۔بہنوں ،بیٹیوں اور ماؤں کو ارث سے محروم رکھتے ہیں بے حجاب اور لا دین خواتین اور اداکاروں کو ماں بہن کہنے لگے ہیں۔قرآن کی کثیر آیات محکمات قرآن کے باوجود تمام امور دینی میں تقلید کو ٹھونسا ہوا ہے۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ مجھے بتائیں دین اسلام جو حضرت محمدؐ لائے تھے اس میں کون سی کمی یا خامی تھی جسے انہوں نے علماء و

مجتہدین کی تقلید سے پورا کیا ہو۔

آغا حسین بھی تقلید کی حمایت میں گفتگو فرماتے تھے اور ابھی ان کے ولی عہد بلا جواز ایسا فرماتے ہیں، مرحوم آغا علی موسوی ایسا فرماتے تھے، مرحوم شیخ محمد علی یہ فرماتے تھے اس سے آگے اگر چھور کاہ جائیں تو شیخ ضامن آقائے بہجت سے اوپر نہیں جاتے ہیں ان کے نزدیک مجلس امام حسین کے لئے ارتکاب محرمات میں کوئی حرج نہیں ہے، علامہ طہٰ کو سنیوں اور شیعوں میں نفرت پھیلانا آتا ہے جبکہ ہم اپنے دین کو قرآن کریم کی آیات محکمات اور احادیث معتبرہ اور مستند تاریخ اسلام کی روشنی میں اخذ کرتے ہیں جبکہ آپ کے لیے قرآن وسنت دونوں ہی برداشت نہیں ہیں۔

اس طرح سے وہ بھی شیعوں کی طرح مذہب کے نام سے دین کو فسطائیزم بنانے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہوئے تضاد گوئیاں کرتے ہیں اور ایک ہی علاقے میں دوسرے مذہب والوں سے عداوت ونفرت پر مبنی سلوک روا رکھتے ہیں اور پھر دوسری طرف سے یہ بھی کہتے ہیں کہ سب کی برگشت ایک ہے سب ناجی ہیں اور تیسری طرف یہ بھی شیعوں سے مختلف نہیں ہیں۔ اور اپنے کو بریلوی کہہ کر انہوں نے بھی تمام غیر مستند بلکہ خود ساختہ روایات کو عوام الناس پر ٹھونسا ہے اور اصل شریعت کو قرآن میں حبس کیا ہے۔

جس طرح ملکوں میں ہر آئے دن نئے قائد بناتے گئے پھر ہر ایک کی پیدائش اور مرنے کے دن منائے جانے لگے اور اس کیلئے قومی خزانے سے بجٹ مخصوص کیا گیا، کیا اب ہمارا دین بھی سالگرہ وبرسی کا دین نہیں بنا ہوا ہے پورا سال بے چارے عوام یا تو کسی ملحد فاسد کی برسی وسالگرہ کی تیاری اور پھر اسے منانے میں لگے رہتے ہیں یا عوام کو برسی یا عرس یا محافل میلاد، میلوں یا رونے دھونے میں مصروف رکھا جاتا ہے اس وقت اس ملک وملت کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ سب اسلام سے خیانت وبغاوت ہے اور یہ انہی مذاہب وفرق کے جرائم وموبقات میں سے ہے چاہے اسے آپ کے علماء تکفیریوں کے کھاتے میں ڈالیں یا وہ شیعوں کے سب وشتم ودشنام کے کھاتے میں ڈالیں۔

آپ کے علماء شگر بشمول مدعیان انا ربکم الاعلیٰ ہمارے عزیز فرزند محمد باقر سب کا مذہب تعیش ہے ان کے علاوہ قم مقیمین کا مذہب بھی تعیش ہی ہے بیس تیس سال گزرنے کے باوجود ان میں ایک بھی آپ کو ایسا نہیں ملے گا کہ جو اپنے مذہب کی اصلی بنیاد کیا ہے یہ ایک گھنٹہ خطاب کر سکے یا دس صفحات تحریر میں لا سکے، ان کے مذہب کے مصادر روایات مرسلہ ومقطوعہ اور مجتہدین کے فتاویٰ ہیں، یہ ان سے اوپر نہیں جاتے ہیں، ہمارے سعید کو اپنے امام مہدی پر تحقیق کرتے سات سال گزر گئے ہیں لیکن وہ اپنے مذہب کے کسی بھی حصہ کو قرآن اور سنت محمدؐ سے ثابت کرنے سے قاصر ہیں۔

تاہم آغا نثار وہاں سے یہاں برائے دروغ گوئی خانہ اہل بیت میں جھوٹ چھینکنے کیلئے تشریف لاتے ہیں وہ اہالیان سکورا کے وسیع و عریض پہاڑ برق پر جابرانہ قبضہ کے بارے میں شیطان آخرین بنے ہوئے ہیں۔

جناب ڈاکٹر صاحب میں نے اپنے خط میں عرض کیا تھا ان علماء کو دین کے دائیں بائیں کا پتہ نہیں ہے اس سے میری مراد قطعا یہ نہیں کہ میرا علم ان سے کہیں زیادہ ہے بلکہ انہوں نے اپنے نصاب میں دین نہیں پڑھا ہے نہ پڑھتے ہیں بلکہ اس کی تاریخ اور عقائد کو نصاب میں کیوں شامل نہیں کرتے۔ ابھی بھی مذہب ان کے نصاب میں شامل نہیں ہے جس طرح علم طب پڑھ کر آپ مذہب میں مداخلت کرتے

ہیں، اسی طرح یہ علماء حضرات عربی فارسی گرائمر پڑھ کر مذہب میں مداخلت کرتے ہیں؛ جس طرح آپ کے مرحوم ذاکر اور ان کے ولی عہد غیر مشروع ہفت روزہ رضا کار و شہید پڑھ کر ابو یہ من کل دین کے ٹھیکدار بنے ہیں حاکم شرع بنے ہوئے ہیں، اگر انہوں نے مذہب کو بطور نصاب پڑھا ہے تو ان سے سوال کریں کہ آیا مذہب اسلام کا مترادف کلمہ ہے، مشترک لفظی ہے، معنوی ہے، یا جزء اسلام ہے آپ پہلے سال میں مذہب سے متعلق کیا پڑتے ہیں دوسرے سال میں اور آخری سال میں کیا پڑھاتے ہیں ان کتابوں کا نام بتا دیں، یہاں بعض افاضل سے جب یہ سوال ہوا تو کہنے لگے مجھے ابھی یاد نہیں ہے آپ نے مذہب کو نہیں پڑھا ہے تو کیا آپ کی طرف سے مذہب میں مداخلت کرنا درست ہے اگر ایسا ہے تو آپ بھی فتوی دیں اور جب دین و مذہب پڑھے بغیر آپ مذہب میں مداخلت کر سکتے ہیں اور فتوی دے سکتے ہیں تو پھر تو آپ نے ان علماء کو غلط دعوت دی ہے آپ کو خود میرے عقائد کے خلاف بولنا اور لکھنا چاہیے تھا۔

آپ بمعہ خاندان ہر سال حج کو جاتے ہیں۔

ا۔سعودی عرب مجھے اپنے عقائد کو یہاں فروغ دینے کے لئے وافر مقدار میں پیسہ دیتا ہے ہیں جس سے میں اپنے تمام خاندان کو حج کرا رہا ہوں۔

محترم جناب ڈاکٹر حسن خان صاحب آپ اور دیگر آغا خانیوں کو میرا ہر سال حج پر جانا گراں جو گزر رہا ہے اس کے بہت سے اسباب وعوامل ہیں جسے میں بعد میں بیان کروں گا لیکن سر دست چونکہ آپ ایک دانشور و دانشمند ہونے کے دعویدار ہیں اس لیے میں آپ سے درخواست کروں گا آپ کو غصہ وجذبات میں آ کر مجھ سے غیر دانشمندانہ طریقہ استعمال کرنے کی بجائے دانشمندانہ و عاقلانہ طریقہ اپنانا چاہیے تھا نہ کہ معاندانہ ومخاصمانہ، اس سلسلے میں عرض گزار ہوں اور آپ کی توجہ مبذول کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ شخص عاقل کو ایسا دعوی نہیں کرنا چاہیے جو وہ ثابت نہ کرسکتا ہو اور جس پر بعد میں اسے شرمندگی اٹھانا پڑے، آپ جانتے ہیں کسی پر الزام وتہمت تراشی کرنا آسان ہے لیکن اس کو ثابت کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ ہم سعودی عرب سے پیسہ لے کر آپ کے عقائد کے خلاف لکھ رہے ہیں یا یہاں وہابیت پھیلا رہے ہیں آپ بحیثیت ایک دانشور اپنے کلام کی سطر سطر اور جملہ جملہ کے ذمہ دار ہیں، الزام لگانا آسان ہے لیکن ثابت کرنا آسان نہیں، اگر آپ کے علماء جو کراچی میں تدریس فرماتے ہیں ان کے بارے میں کوئی کہے کہ وہ رات کو کلب جاتے ہیں تو آپ یا دوسرے لوگ اس بات کو مان لیں گے اسی طرح جب کوئی آپ کے بارے میں کہے کہ آپ کو کلب جاتے دیکھا ہے تو کیا آپ کے بارے میں اس طرح کی باتیں بغیر دلیل و ثبوت مان لینی چاہئیں؟ آیت قرآن ہے اگر فاسق کوئی خبر لائے تو اس خبر کے بارے میں پہلے تحقیق کریں یہاں اس مدعی کو کھولنے سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں۔

بطور مثال اگر آپ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ آپ جب اسلام آباد آتے ہیں تو کلب جاتے ہیں اور ان ہوٹلوں میں قیام کرتے ہیں جہاں مغربی مشروبات ملتے ہیں اور جہاں لوگ رات بھر شراب وکباب میں گزارتے ہیں بہر حال یہ آپ کے لئے نصیحت نہیں کیونکہ نصیحت اوپر اور بلند مقام والا اپنے سے نیچے اور پست مقام والے کو کرتا ہے جبکہ ہم تو آپ کے نیچے کے طبقات کے نیچے والوں میں سے

ہیں اس کو نصیحت نہیں مشورہ وتجویز کہہ سکتے ہیں، میں آپ کو یہ مشورہ یا تجویز دیتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ طریقہ علمی و دانشمندانہ اور قانونی و سرکاری کو اپناتے ہوئے ملک میں بینک کا آڈٹ کرنے والوں سے مدد لے کر وارد ہوتے اور اپنی قوم اور مذہب کو ایک ہی حرکت سے ان کی مشکلات سے نجات دلانے کی کوشش کرتے یہ قانون ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لیے آسان بھی ہوتا، چنانچہ میرے اکاؤنٹ سے تحقیقات شروع کریں۔

سعودی عرب سے پیسہ بٹورنے کے بارے میں مختلف اور متعدد پہلوؤں پر بحث کرنے کی ضرورت ہے:

ا۔آپ کا الزام ہے کہ ہم سعودی حکومت سے پیسہ وصول کرتے ہیں آپ گلگت بلتستان کے بڑے آفیسر رہ چکے ہیں جاہلہ بوڑھی عورت یا مطلقہ عورتوں جیسی چیخ چیخ نہ کریں اس کو ثابت کرنے کا طریقہ آسان ہے، آپ ادارہ سراغ رسانی سے کہیں کہ فلاں شخص سعودی عرب سے پیسہ وصول کر کے ہمارے مذہب کو کھوکھلا کر رہا ہے، آپ برائے مہربانی ان کے اکاؤنٹ میں سعودی حکومت سے اب تک کتنی رقم جمع ہوئی ہے اس بارے میں بینک سے ہمیں ایک مکمل شیٹ نکلوا دیں، وہ آپ کو آسانی سے یہ دے دیں گے کیونکہ وہ لوگ تو خود ایسی جگہوں پر پہنچنا چاہتے ہیں جہاں سے کوئی مجرم پکڑا جائے اور ان کے ذریعے اسے احتساب کا سامنا کرنا پڑے۔

ا۔ ہمارے ملک کے سراغ رساں اداروں کو پتہ ہوتا ہے کس کس کا اکاؤنٹ برطانیہ میں ہے، کس کا امریکا میں ہے چنانچہ میرے اکاؤنٹ کہاں کہاں ہیں، ان میں کتنے پیسے ہیں اور یہ پیسے کہاں سے آئے ہیں، یہ سب ہمارے سراغ رساں اداروں کو پتہ ہے اور اگر باہر سے آنے والی رقم قانونی طریقے سے رجسٹر ہو کر نہیں آئی تو بھی انسان ان کی گرفت میں آتا ہے، آنے والی رقم کی وجہ رجسٹر نہ ہوتو ان کے اور اگر کوئی یہاں کی آمدنیات چھپا کر رکھے تو یہ ٹیکس چوری میں آتا ہے، یہاں پاکستان کے کسی تاجر کے ذریعے اتنی بڑی رقم جمع ہو گیا ہو یا ہم نے از خود یک مشت لاکھوں روپیہ جمع کیا ہو آپ وہاں بیٹھنے کسی مخبر کو بتائیں کہ وہ میرے اکاؤنٹ سے معلومات آپ کو دیں، پھر اس کا ہم سے جواب طلبی کریں، میرا ایک اکاؤنٹ سکردو حبیب بینک میں رہا ہے دوسرا اکاؤنٹ کراچی میں الائیڈ بینک سعید منیشن کوڈ ۱۶۰ میں، میرے تین اکاؤنٹ رہے ہیں، ایک دار الثقافۃ الاسلامیہ، دوسرا اپنے نام سے اور تیسرا میرے اور ہاشم کے نام سے رہا ہے ان تینوں اکاؤنٹس میں موجود رقم میری اور میرے ادارے کی ملکیت ہے میں جب بھی حج کو گیا ان ہی اکاؤنٹس سے رقم نکلوا کر گیا ہوں آپ اس معاملے میں تحقیقات کرنے والوں سے کہیں کہ ان تمام اکاؤنٹس کی ایک شیٹ بنا کر دیں، سعودی عرب یا غیر سعودی عرب سے کوئی رقم آئی ہو تو بتائیں اس کے علاوہ آپ میرے پی ٹی سی ایل اور موبائل دونوں کے متعلقہ محکموں سے ریکارڈنگ لے سکتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ کیا کبھی بھی مجھے سعودی عرب کے کسی بھی محکمہ سے ٹیلیفون آیا ہے یا میں نے ان کو فون کیا ہے اگر ایسا ہے تو یہ ثبوت مجھے بھی بھیج دیں۔

الحمدللہ میں دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو ہوں گا اور آپ لوگوں کو دنیا و آخرت میں شرمندگی کا سامنا ہوگا۔ یہ جو تجویز ابھی میں نے دی ہے آپ سے پہلے بھی لوگ آزما چکے ہیں۔ میرے گھر میں روزگار اور خدمت کرنے کے نام سے ایجنسی کے آدمی کو رکھا گیا۔ چند مہینے گزرنے کے بعد وہ مجھے چھوڑ کر گیا۔ اس کو کچھ بھی نہیں ملا۔ آج وہ مجھے دیکھ کر شرماتے ہیں۔ بعض ایسے افراد یہاں رہے جو میرے ٹیلی

فون اور ڈاک کے لفافے چیک کر کے مجھے دیتے تھے۔ وہ سالوں یہاں رہے مگر انہیں کچھ نہ ملا۔ مجھے واہ میں قیام کے دوران موبائل فون دیا گیا اصرار کے ساتھ تا کہ پتہ چلے کہ میرے کہاں کہاں سے رابطے ہیں اور مجھے کہاں کہاں سے فون آتے ہیں۔ آپ بھی تجربہ کر لیں انشاءاللہ آپ اور آپ کے ہمنواؤں کے دنیا و آخرت دونوں میں شرمندگی مقدر ہوگی۔ من کان یعمل فی سبیل للہ فھوا فی حفظ اللہ۔

۲۔ جب میرے سعودی حکومت سے اتنے مستحسن روابط ہیں تو یقیناً گھر آتے جاتے محلے والوں نے ان روابط کا مشاہدہ کیا ہوگا اور دیکھا ہوگا کہ ہمارے گھر سعودی حکومت والے آتے رہتے ہیں، آپ ان سے بھی پوچھیں۔

۳۔ آپ نے لکھا ہے کہ مجھے سعودی حکومت کی طرف سے پروٹوکول ملتا ہے تو اس کی ویڈیو فلم تو یقیناً ہوگی، آپ ان ویڈیوز کو سامنے کیوں نہیں لاتے؟۔ ان سے پوچھیں کہ وہاں کتنے دن ہم ہوٹلوں سے غائب رہے۔ البتہ جس فرقے کے ہاں جھوٹ بولنا ان کے بنیادی عقائد میں سے ہو اور جس کے پاس جھوٹ بولنا کلید معاصی ام المعاص ہو کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں جھوٹ بولنے میں تنہا آپ نہیں آپ کے مذہب کو یہ افتخار امتیاز حاصل ہے آپ کے علماء کہتے ہیں تقیہ چھوڑنے والا ہم سے نہیں ہے اس پر کوئی کیسے اعتبار کرے یہ آپ کے لیے باعث اجر و ثواب ہے جبکہ اب تک میں کسی کی نیابت میں حج پر نہیں گیا ہوں کیونکہ میں اس کو غلط اور باطل سمجھتا ہوں جبکہ آپ نے اپنی خاندانی بہن کی طرف سے ان کی زمین پر قبضہ کر کے ان کی نیابت میں حج کیا ہے جبکہ حج بطور نیابت واجرتی باطل ہے یہ ایک ضائع عمل ہے آپ کہیں سے بھی اس کے صحیح ہونے کی سند لکھ کر لائیں۔

آپ لوگوں کو میرے اور میرے اہل خانہ کے ہر سال حج پر جانے پر کون سی چیز کھٹکتی ہے:

۱۔ کثرت رقم موجب تشویش ہے کہ اتنی رقم کہاں سے آتی ہے۔

۲۔ مسلسل کیوں جاتا ہوں حج پر ایک دفعہ جانا چاہیے، اس پر تشویش ہے۔

۳۔ تیسری تشویش جو آپ بول نہیں پاتے ہیں اب ان تینوں میں سے آپ کونسی انتخاب کریں گے۔

پہلا نکتہ یعنی اتنی رقم کہاں سے آتی ہے، کھٹکتا ہے تو بتائیں کیا آپ نے ملک میں اتنی عیش و نوش کرنے والوں سرکاری خرد برد کرنے والوں کے علاوہ مذہبی خرد برد کرنے والوں، کمیشن کھانے والوں اور اس وقت بیرونی رقم سے قصر عاد و ثمود کی مانند جامع مسجد جامع زہراء سکردو شگر چھور کاہ نیز دروازوں پر وزیروں جیسی گاڑیاں رکھنے والوں کے پاس اتنی رقم کہاں سے آئی ہے اتنے بندوق بردار محافظوں کے اخراجات تنخواہیں کہاں سے آتی ہے

ان کو بھی کبھی تنقید کا نشانہ نہ بنایا ہے، این جی اوز کی طرف سے ان پروگراموں کے خلاف نہ بولنے والوں کے لئے سونے کے نوبل انعام لینے والے کو بھی نشانہ نہ بنایا ہے، محترم آغا سید علی رضوی کی عیاشی پجیرو، ڈرائیور اور گارڈان کی طرف سے گلاب پور میں سنیوں پر حملے کا اور طہ کی مومنین کے لیے بنائی گئی مسجد کو گرا کر آغا راجہ ناصر کی طرف سے ۲۰ لاکھ اور ضامن علی کا ۱۲ لاکھ کی رقم لینا آپ کو نظر نہیں آتا شگر میں طہ کی بے نام عمارت کی تعمیرات کرنے والے، وحدت مسلمین کی عیاشی اور عروۃ الوثقی کی سولہ کروڑ سے زائد کی تعمیرات آپکو نظر نہیں

آتیں۔ بتائیں انہیں اتنی بھاری رقوم کون دیتا ہے اور محسن نجفی کی جامعہ الکوثر پر کروڑوں نہیں عربوں روپے کا خرچ کہاں سے پورا کیا گیا آپ ان کے خلاف کیوں نہیں بولتے محترم سید جواد کی وزیر جیسے پروٹوکول کا خرچہ کہاں سے آیا ہے کیا یہ کھٹکتا نہیں ہے، اعجاز بہشتی کی مالی حیثیت کیا تھی وہ پیجیر و پر بمعہ ڈرائیور و گارڈ کیسے پھرتے ہیں، دکانوں پر جا کر ان سے توڑ پھوڑ کس نے کروائی' آپ کو امریکا، برطانیہ اور ہالینڈ کی یونیورسٹیوں میں داخلے کی بھاری بھرکم اور نا قابل برداشت فیس کس نے دی۔ نیز کرائے اور وہاں سکونت کے اخراجات کس نے دیئے۔

۲۔ بہت دور کیوں جاتے ہیں جناب عالی! اس وقت آپ کروڑ پتی بنے ہیں یا ارب پتی، یہ آپ جانیں اور علاقے والے جانیں لیکن آپ کی جو معمولی آمدنی تھی وہ سب کو پتہ ہے کہ تیس پینتیس سال محکمہ صحت کے آفیسر ہونے کے ناطے آپ کے پاس سرکاری تنخواہ تھی لیکن آپ کے اخراجات شاہانہ تھے۔ تنخواہ کے علاوہ آپ کی آمدن کے ذرائع یہ بھی ہو سکتے ہیں اور شاہانہ اخراجات کے علاوہ:

۱۔ علاقہ شگر کے وسطی علاقے کو فحاشی کے فروغ و نمائش کے لئے فروخت کرتے وقت جو کمیشن ملا ہے۔

۲۔ اس سرکاری ملازمت میں ادویہ خریدنے کا کمیشن اور اس کو بازار میں بلیک میں کمائی فروخت کرکے نہ جانے کتنا مال بنایا ہوگا۔

۳۔ اس تیس پینتیس سالوں میں سرکاری نوکریاں فروخت کرکے کتنی دولت بنایا ہے۔

۴۔ اس وقت میری تذلیل و تحقیر کرنے اور مجھے ذلیل دکھانے کے لئے اس مفسد فی الارض ناسور شگر نے آپ کو کتنی رقم دی ہے، وہ آپ اور آپ کو دینے والے اور رقیب و عتید و ملائکہ جانتے ہیں۔

۳۔ کاروان حج یا سلاخان حجاج کی آمدی اب تک جتنے کاروانیں بنائی ہے ان کے پہلے آمدنیات علاقہ والوں کو پتہ ہے اب کی آمدنی دیکھیں۔ ایوب بشوی ، سید حیدر، لاہور کے مشہور سرمایہ دار سید جعفر شاہ، سید مبارک شیخ امین اور سید ہادی ہر سال حج کو جاتے ہیں حاجیوں کی سلاخی کرتے ہیں، ان کی کھالیں اتار کر ظلم و دھوکہ و فریب سے حاجیوں سے رقم بٹورتے ہیں، پچھلے سالوں میں سکردو بازار سے کاروان مکہ میں لے جانے والوں نے فی کس حق زحمت پچیس ہزار معین کیا تھا لیکن بعد میں پچیس ہزار دھوکہ دے کر لیا سید ہادی نے ابھی قریب کے سالوں میں ایک حاجی کے عمرہ کرنے کے بعد عرفات جانے سے پہلے وفات پائی تو اس سے نصف خرچ وصول کیا تھا جبکہ اس پر واجب نہیں تھا۔ سید حیدر کی حاجیوں سے لوٹ مار سب پر واضح ہے ان کے کاروان کے کارکن حاجیوں کو بکرا کہتے ہیں ان ناجائز اور ظالمانہ پیسہ بنانے والے کے خلاف آپ کیوں نہیں بولتے؟۔ اب تو فیس پچاس ہزار سے اوپر تک جا چکی ہے۔

۴۔ تیسری چیز جو آپ اور آپ کے مورث اعلیٰ خطداحیون کو کھٹکتی ہے وہ خود حج اور کعبہ ہے جس کو ختم کرنے کیلئے آپ کے کاروان اور ان کے فقیہ و خطیب سر توڑ کوشش کر رہے ہیں وہ اپنے ان مذموم عزائم میں مجھے سرنگ یا آنسو گیس تصور کرتے ہیں اس لئے آپ لوگوں کو اتنے جھوٹ بنانے کی زحمت ہو رہی ہے، آپ کے کاروان والے حج کتنا حج اور کعبہ سے چڑتے ہیں اور کتنا مسجد نبوی اور حضرت محمدؐ سے چڑتے ہیں، ملاحظہ کریں۔

جہاں تک حج کو مسخ کرنے کا عمل ہے تو یہ مسلسل جاری ہے پہلے مرحلے میں انہوں نے یہاں کے ہوائی اڈوں سے احرام باندھ کر میقات کو

توڑا ہے ایک عرصے سے مدینہ سے مکہ جانے کے میقات کو توڑنے کی تمہید باندھ رہے ہیں جھوٹ بول رہے ہیں کہ وہاں پانی نہیں ملتا چونکہ وہاں بہت رش ہوتا ہے اس لیے یہاں سے احرام باندھ کر چلیں لیکن یہ ایک تمہید ہے تا کہ مدینہ سے جاتے وقت بھی میقات کو توڑیں۔

۱۔ میقات نبی کریمؐ کی جگہ ہوائی اڈوں میں احرام باندھتے ہیں۔

۲۔ لبیک الھم لبیک جو کہ شعار توحید اور تفسیر لا الہ الا اللہ ہے یہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے اس کو توڑنے کیلئے لبیک یا حسین کا ورد کراتے ہیں، گویا امام حسین گلاب والوں کے محاصرے میں ہیں اور فریاد بلند کررہے ہیں کہ مجھے یہاں سے رہائی دلائیں اگر اس دور میں امام حسین کوئی استغاثہ انہیں سنا سکتے تو امام حسین کا استغاثہ یہ ہوسکتا تھا کہ ان جھوٹے اور دروغ گویوں سے مجھے رہائی دلائیں۔

۳۔ یہ حجر اسود کی جگہ گھوڑے اور جھنڈے کو بھی شعائر اسلام قرار دے رہے ہیں۔

۴۔ حج کی جگہ اصلی وجعلی مزارات کی زیارت کو فروغ دیا جارہا ہے۔

۵۔ طواف سے استنا دکر کے مخلوط اجتماعات ثابت کرر ہے ہیں۔

۶۔ یہ کعبہ کو زچہ خانہ علی کہتے ہیں پھر یہاں سے یہ علی کو ابن اللہ بناتے ہیں اور پھر علی کو اللہ بناتے ہیں پھر یہاں سے علی مالک کون و مکان بنتے ہیں اور پھر مشکل کشا بنتے ہیں بتائیں کہ اب آپ کس کے پاس زیادہ پیسہ آنے سے پریشان ہیں آپ ایسے حالات میں خوش ہوتے ہیں جو ملک کو قبرستان بنانے میں معاون ہوں۔ آپ نہ ملک کے قبرستان بننے سے پریشان ہوتے ہیں اور نہ حاجیوں کو لوٹنے سے پریشان ہیں آپ کو میرے حج پر جانے سے دو پریشانیاں لاحق ہیں ایک یہ کہ مقام کعبہ کی جگہ مزارات کو کیوں نہیں اٹھاتے چنانچہ اس سلسلہ میں ہماری ایک پرانے غالی دوست جناب عادل نے مجھے سمیت تمام خاندان کی مخارج سفر از خود دینے کی پیشکش کیا تھا اس پیشکش کے مسترد کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ مسجد الحرام میں بدبو آتی ہے۔

جہاں تک آپ کا یہ کہنا ہے کہ میں ہر سال حج کو جاتا ہوں جس سے آپ حضرات کے مذہب کو سعودیوں سے خطرہ لاحق ہوگیا ہے گویا ان کے پاس آپ کے مذہب کے بطلان ہونے پر بہت سے مصادر و ماخذ اور بہت سے اسرار نا گفتہ بہ موجود ہیں وہ اس کیلئے بہت توانائی خرچ کرنے کو تیار تھے لہٰذا ان کا یہ مقصد ہم نے سفر حج کے اخراجات دینے پر پورا کیا گویا میری یہ کتابیں سعودی حکومت کی طرف سے ایک بم یا صاعقہ آسمانی بنی ہے جو آپ پر گری ہیں۔ اس سلسلہ میں جواب مختلف زاویے سے دیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ اور آپ کے علماء افاضل کو حج اور کعبہ سے چڑ ہے گویا یہ آپ کے مذہب کو کھانے والی دیمک ہے جب ہم جیسے بے وقوف سادہ اپنی نادانستگی میں یہ اعتراض کرتے رہے کہ آپ کے علماء ایام حج میں کیوں ہدایت نہیں دیتے حج کو خراب مت کریں حاجیوں کا سلاخی نہ کریں یا اصحاب مدارس سے کہ وہ آپ کیوں قرآن اور سنت محمد کو نصاب میں شامل نہیں کرتے ان کو پتہ تھا کہ ان کے مذہب کا دیمک ہے لیکن وہ منہ سے کہہ نہیں سکتے تھے یہ ہمارے مذہب کے لئے نقصان دہ ہے مجھے اپنی جہل و نادانی پر رونا آتا ہے آقائے شیخ محسن نجفی آقائے جعفری حتیٰ جوھری کو پتہ تھا مجلسی کو بھی پتہ تھا میں نہیں جانتا تھا جب نبی کا ذکر آتا تو کہتے علی نفس رسول اللہ ہے۔

جہاں سے یہ لنگڑا مذہب آپ کے اجداد کو ملا ہے وہیں سے اخوند حیدر اور ان کے ولی عہد نا مشروع اور ولی عہد خانقاہ اور قصر سفیانی کے

دیگر افراد کو بھی ملا ہے جھوٹے مصائب پر زیادہ سے زیادہ رونا آپ کا اصل دین ہے لیکن ماؤں، بہنوں اور بیٹوں کے لیے یہاں سے جو تربیت دینی ملی ہے، یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اپنی بہنوں، بیٹیوں اور بیٹوں کو حج و کعبہ و مدینہ کی حیثیت کو ناچیز و بے حیثیت دکھایا ہے آپ کے نزدیک حج کی اہمیت نہ ہونے کی وجہ سے آپ ان میں سے کسی کو بھی حج پر نہیں لے گئے والدہ مرحومہ بیچاری کو اپنے والدین کی ارث شوہر سے ملنے والی ارث پر آپ نے قبضہ کیا لیکن ان کے نام سے حج نہیں کیا بہنوں کو نہ ارث دیا نہ حج کرایا جائداد پر ایک فرد کے قبضہ اور باقیوں کو محروم رکھنے والے کس منہ سے دین کی بات کرتے ہیں بہنوں کا حق ارث کم نہیں بنتا تھا بے چاریوں کو نہ ارث دیا نہ حج کرایا۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کو کعبہ سے چڑ ہے انہوں نے تمام تر کوشش کی ہے کہ کعبہ کی تمام حیثیت کو گرائیں، کعبہ سے ان کو غصہ اس وجہ سے ہے کہ ہر سال مسلمان وہاں جمع ہوتے ہیں اس اجتماع سے اسلام کو تقویت ملتی ہے یہ اسلام کا مرکز بن گیا ہے چنانچہ انہوں نے اس کی عظمت کو گرانے کے لئے بہت سی منصوبہ بندیاں کی ہیں، اور اپنے چینل سے یہ جھوٹی خبر نشر کی کہ یہ علی کا ذچہ خانہ ہے اور کچھ نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کعبہ کی بجائے مزاروں کی طرف جانے کی رغبت دلائی اور کہا کہ روضہ امام حسین کی ایک دفعہ کی زیارت کا ثواب ستر ہزار مقبول حجوں کے برابر ہے، گویا ہزاروں حج پر ایک زیارت کی برابری نہیں کر سکتے۔

۱۔ تمام کعبہ گر جائے انہیں کوئی پرواہ نہیں، انہیں صرف رکن یمانی کی سلامتی چاہیے۔

۲۔ حج میں مسجد حرام میں نعوذ باللہ ان کو بدبو آتی ہے جبکہ کربلا میں خوشبو آتی ہے۔

۳۔ حج سے دور کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ وہاں ایک مرض پھیلا ہے جس کی وجہ سے بہت سے آدمی مرے ہیں یہ اوقات نماز میں وہاں مجالس برپا کرتے ہیں جبکہ بلتستان سے کاروان لانے والوں کی لکنت زبانی کی وجہ سے حاجیوں کو چارپائی سے باندھ کر رکھتے ہیں انہوں نے اپنے چینل سے یہ جھوٹی خبر نشر کی ہے کہ یہ علی کا زچہ خانہ ہے اور کچھ نہیں لہذا جو وہاں بحالت مجبوری جاتا ہے وہ دیکھ نہیں پاتا ہے لہذا وہ ہوٹلوں میں ہی رہتا ہے انہوں نے کعبہ کی عظمت کو نظر انداز کر کے امام حسین اور آپ کی خود ساختہ بیٹی بھانجے بھتیجے اور بیوہ کی زیارت کی طرف رغبت دلائی ہے اس کے باوجود یہ مسلمانوں کو یہاں آنے سے روک نہیں سکا غصہ آیا ہے تو یہ وہاں جانے والوں کو بکنے والے کہنے لگے۔

﴿قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ﴾ اگر نہیں لاتے ہیں تو ہم لائیں گے میں اپنا بیان یہاں مکمل دے کر جاؤں گا۔ میرا بیان ہے حجت ۸۲ میلا د سے ہم نے دار الثقافہ اسلامیہ کی بنیاد رکھی ڈیڑھ سو کے قریب کتابیں نشر کی ہیں اس کے علاوہ ایران سے اردو میں چھپی کتابیں یہاں لائیں ہیں ان سب کے کیش میمو میرے پاس ہے بیس سال سے دار الثقافہ اسلامیہ کی کتابیں بازاروں کی رونق بنی ہیں آئے دیکھیں۔ صرف اللہ کی کتاب قرآن اور سنت و سیرت محمد ہے حضرت محمد کے بعد حسب آیت (۱۶۵۔ نساء) کوئی فرد اصحاب وائمہ فقہاء و مجتہدین میں سے کوئی بھی حجت نہیں ہے مذہب جو بھی ہے باطل ہے اسلام پر لگایا گیا پیوند ہے اہل بیت نبی نے قرآن اور محمد کے خلاف کوئی مذہب نہیں بنایا ہے جو مذہب ہے وہ ابی الخطاب اسدی میمون دیصانی کی مذہب ہے۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ کو میرے حج پر جانے کے بارے میں ایک اعتراض یہ ہے کہ شرف الدین گھر والوں کو بھی

حج کراتا ہے:

آپ کو اس بارے میں خاص چیڑ ہے اس کی خاص وجہ ہے جو بعد میں بتاوں گا پہلے میں اپنے اہل خانہ کو حج پر لے جانے کے بارے میں ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ مجھے جس دن سے قرآن کریم سے شغف حاصل ہوا اس دن سے فیصلہ کیا کہ میں اپنے آپ کو جہاں تک ممکن ہوا احکام قرآن پر ہوگا اتروں گا اس وجہ سے بطفیل قرآن کریم مجھے اس فرقہ ضالہ سے رہائی نصیب ہوئی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ اپنی بیوی بیٹیوں کو قرآن کے مطابق ارث دے دوں چنانچہ میں اس کو لکھ کر چھاپ بھی چکا ہوں۔

۲۔ میں ایک عرصہ سے اپنے اولا دذکور کے حرکات وسکنات سے مایوس ہوا کہ یہ لوگ دین پر قائم نہیں رہیں گے لہذا میں نے فیصلہ کیا میرا جو جائداد ہے اپنی حیات میں اپنے ہاتھوں خوشنودی اللہ کی راہ میں خرچ کروں اس سلسلہ میں مجھے حج سے زیادہ بہتر کوئی مصرف نہیں دیکھا تو میں نے ان میں سے ہر ایک کو حج کرایا حتیٰ میں نے اپنے خاندان سے باہر چند افراد کو بھی حج کرایا بلکہ بعض کو یہ بھی کہا کہ اگر آپ حج یا عمرے کو جانا چاہیں آدھا خرچہ ہم دیں گے۔

۳۔ میں نے اہل وعیال کو حج پر ساتھ لے جا کر کبھی بھی زوجہ یا بیٹیوں، بہو کسی کو کوئی چوڑی بالی انگوٹھی تک نہیں خرید کر دی ہے۔ اگر میرے پاس سعودی عرب کی طرف سے بڑا پیسہ ہوتا تو کیوں ان کو بالی چوڑی نہیں خریدتا۔

۴۔ میں نے اپنی چار بیٹیوں کی رخصتی کی لیکن کسی کو بھی جہیز نہیں دیا کسی کو زیورات میں ایک چوڑی بالی نہیں دیا اس کے علاوہ اس کے بارے میں آپ کے علماء فرماتے ہیں بہترین عورت وہ ہے جس کی مہر کم ہو اور لڑکیوں کی اعزاءو اقارب سے مہر کم کرنے کے لئے رجوع کرتے جبکہ یہ ممکن آپ کے خاندان اور علماء کہ ہم نے مہر یہ لیا ہے ان میں آخری دو کا مہر یہ چھ لاکھ رکھا اس مین سے نقد ایک لاکھ پچاس نقدی وصول کیا ہے اگر میرے پاس پیسہ کی بھر مار ہوتی اگر میرے پاس معیار پیسہ ہوتا تو ان کو جہیز دیتا یہاں سادات تاجروں کے گھروں میں جہیز کی فہرست لے کر جاتے ہیں سیدانی کا جہیز کہہ کر گدائی کرتے ہیں جہیز دیتا ہے میرے پاس اگر گنجائش ہوتی ہے تو ان کو جہیز نہیں دیتا بلکہ میں حج کو جاتا، جبکہ آپ کے علماء لڑکیوں کے جہیز کے خاطر حج جانے سے روکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب انسان کو گردش اس کی داخلی سوچ دیتی ہے آپ اور میری داخلی سوچ ایک دوسرے سے مد مقابل پر ہے میری سوچ یہ ہے کہ انسان کی دولت اس کی دینی اور دنیوی ضروریات سے زیادہ خرچ نہ ہو چنانچہ ہم نے اپنی زوجہ کو تین بار حج کرایا دو بار عمرہ کرایا تین بیٹیوں اور ایک بہو کو حج کرایا لیکن کسی کو بھی کبھی بھی ایک چوڑی یا بالی انگھوٹھی یا قیمتی سوٹ نہیں خریدا بلکہ قیمتی عبا بھی نہیں خریدا یہ تو سفر حج تھا اب آتے ہیں زواج کے بارے میں زواج کو شادی کہنے کے بھی خلاف ہوں اس

لئے لفظ شادی کی جگہ رخصتی لکھتا ہوں یہ بھی فرقہ باطنیہ کی اصطلاح ہے یا روجوں عیاشوں کی اصطلاح از دواج شادی ہے شادی یعنی خوشی ہے لہٰذا دف ڈول گانے رقص کریں تمام ناجائز حرکات انجام دیں ان کا ایک مقصد عورتوں کو وارث سے محروم کر کے جہیز سے لڑ خانہ ہے عورت ہے تو یا اسی سے خوش ہوتا ہے۔

میں نے چار بیٹیوں ایک بھتیجی کا از دواج یا رخصتی کیا ہے کسی کے لئے بھی کسی قسم کا جہیز نہیں دیا ہم اس جہیز کو عورت کی توہین تذلیل جبکہ آپ اس کو عزت افتخار سمجھتے ہیں آپ اس لئے عزت زو کہتے ہیں ان کو راضی کرتے ہیں تا کہ وہ ارث نہ لے لیں بس دوبارہ کوئی چیز یہاں سے بنام حق نہیں ملیں گے۔

اف اور تف دونوں یہاں کے ارباب غیرت والوں کے لئے وہ اپنی بہن بیٹیوں کے ساتھ شوہر کے گھر بستر بھیجتے ہیں یہ آپ کی غیرت وحمیت بھی ساتھ لے جائیں تو یہ آپ کے فخر و مباہات میں شمار کرتے ہیں جبکہ حق مہر یہ جو عورت کی زندگی ضمانت ہے کم سے کم رکھیں نمی دانم آپ بحیثیت خاندان راجہ اپنی بھو بیٹیوں کے لئے کتنی مہر یہ رکھا ہوگا کیونکہ دوسرے لوگ راجہ نہیں تھے بلکہ بعض عام آدمی تھے یقیناً کم ہی رکھا ہوگا ہم نے اپنی بیٹیوں کا مہر ساڑھے پانچ اور چھ لا کھ رکھا ہے چونکہ آپ کا فلسفہ حیات دولت بنانا ہے میرا فلسفہ حیات دولت خرچ کرنا ہے۔

۱۔ میں اپنی حیثیت کو اپنی زوجہ اور بچوں کے ساتھ وہی رکھنا چاہتا ہوں جو قرآن میں شوہر اور باپ کو دیا ہے میں اس حد سے تجاوز کی تقصیر کروں گا نہ ان کو یہ اجازت دیتا ہوں لہٰذا میں نے آج سے دس بارہ سال قبل اپنا وصیت لکھا ہے کہ میری متروکہ جائداد بیوی بیٹے اور بیٹیوں میں اس طریقے سے تقسیم کریں جس طرح اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اور ان کو زبانی بھی کہا ہے میرے مرتے ہیں تم اپنا ارث لے لو جبکہ آپ کے ہاں چاہے آپ کا خاندان ہو یا علماء اور مومنین کی زوجہ بہن بیٹیاں ارث سے محروم ہے چنانچہ آپ نے اپنی والدہ محترمہ کو ملنے والی ارث پدری اور شوہری دونون کے حق دار ہونے کے باوجود چار بہنوں کو ارث سے محروم رکھا ہے چہ جائیکہ آپ سے توقع کریں کہ آپ انہیں حج کرائیں۔

۲۔ میں نے جوں ہی محسوس کیا میری اولاد دین و دیانت کے جادہ پر نہیں ہے ان کے نزدیک ہدف زندگی صرف تعیش ہے چنانچہ اس سلسلہ میں مروجہ تعلیم والے دولڑ کے تو چھوڑیں بے دین کے ہی ہیں۔

آپ مجھے سو بار سعودی کہیں:

ڈاکٹر حسن خان صاحب آپ کو اطمینان کامل یقین محکم دلاتا ہوں میں آغا خانی اسماعیلی قادیانی اثنا عشری نہیں ہوں آپ مجھے سعودی کہیں سنی کہیں میں اسلام کے خلاف میں بنی مذہب پر نہیں ہوں میں مسلمان ہوں۔ میں نے علم و دانش کی مروجہ درسگاہوں سے وابستہ دانشوران کو کلی طور پر اپنے اسکالرشپ دینے والوں کی نمک حلالی کرتے ہوئے پایا لیکن ظاہری

طور پر وہ خود کو دیندار دکھانے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ مولویوں کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں دوسری طرف سے دین کا مذاق اڑاتے ہیں کبھی کہتے ہیں دین قابل نفاذ نہیں کبھی کہتے ہیں ہمارے علماء میں اتفاق نہیں گویا دین فلاحی وسماجی کام ہے جس کے لیے تمام لوگوں کا اتفاق ضروری ہے کبھی شیخ سعدی، علامہ اقبال اور محمد علی جناح کے اقوال سے اپنے مذہب کو ثابت کرتے ہیں انہی دانشوروں میں سے ایک آپ بھی ہیں، ہے آپ نے اپنے دین کے منبع ومصدر خاک مدینہ ونجف ہونے کے بارے میں فرمایا، کہ اصل کلمہ خاک نجف وکربلا ہے یہ بھی دین میں کی جانے والی ایک تحریف ہے۔

ہم سعودی حکومت کے ہاتھ بک گئے:

محترم ڈاکٹر صاحب، آپ کے بقول ہم سعودی حکومت کے ہاتھوں بک گئے ہیں اور سعودی حکومت مجھے اور میرے اہل خانہ کو اخراجات سفر حج دیتی ہے، وہاں پہنچنے پر وہ مجھے پروٹوکول بھی دیتے ہیں، یہ افتراء میرے خلاف کس نے اور کیوں پھیلائی ہے، اس بارے میں آپ کو نہیں جھٹلاؤں گا، شاید قم سے تشریف لانے والے مبلغین نے بتائی ہوگی ممکن ہے خود علاقہ شگر کے آپ سے وابستہ افراد نے بتائی ہو لیکن احتمال قوی ہے کہ افاضل قم نے ہی بتائی ہوگی کیونکہ مذہب میں جھوٹ بولنے کی جو سہولت مہارت ان کو حاصل ہے، وہ عام لوگوں کو نہیں ہے لیکن کیا آپ کو یہ معلوم ہے کہ یہ خبر سب سے پہلے کس ٹی وی اور کس اناؤنسر نے نشر کی ہے۔ یہ کوئی عام ریڈیو، ٹی وی نہیں بلکہ شیعہ ٹی وی چینل ہے جن کے ہاں اپنے مخالفین کے خلاف جھوٹ بولنا جائز ہی نہیں بلکہ باعث اجر عظیم ہے، ان کو جھوٹ اور جھوٹی خبریں کسی خبر فروش ادارے سے خریدنا نہیں پڑتیں بلکہ وہ یہ خود اپنے کارخانہ تقیہ تور یہ سے بناتے ہیں اور انہیں برآمد بھی کرتے ہیں۔

یہ عنوان بھی تیر مسموم شیعیان، خطابی وقداحی نصیری میں سے ایک ہے جس سے وہ اپنے مخالفین کو نشانہ بناتے ہیں قارئین کی سہولت کے خاطر ان کے چند تیر مسموم استعمال کرتے ہیں۔

کبھی وہ ان کے حکم عدولی کرنے والے کو ولد حرام قرار دیتے ہیں ولد حرام، کبھی وہابی نجدی، کبھی سعودی، کبھی دشمن اہل بیت کبھی بک گئے کہتے ہیں گویا اس مذہب میں شامل ہونے کے بعد ہر قسم کی فحاشی شہوت انگریز میگزین ڈائجسٹ پڑھ سکتے ہیں لیکن دائیں بائیں طرف دیکھنے حکم قرآن کے تحت تحقیق کرنے کی اجازت نہیں جو بھی چیز انہوں نے گھڑا ہے اس کو ماننا گزیر ہے ورنہ ان کے لئے یہ ایک قسم کا ہارن ہے تاکہ وہ کہیں کوئی ایسی حرکت نہ کریں جو ان کے برے عزائم یا یہودی ومجوسی وصلیبی پروگراموں میں خلل کا سبب بنے یا جس سے پنڈورا بکس کھل جائے۔ گویا اگر آپ شیعہ ہیں تو آپ کو شیعوں کے عقائد ونظریات کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر جانچنے کی اجازت نہیں یہاں تحقیق اور تحقیق کے بعد ان کے خود ساختہ ومن گھڑت اور غیر قانونی وغیر شرعی عقائد ونظریات ورسوم کے خلاف بولنے پر پابندی ہے ورنہ آپ ان کے تیروں کا نشانہ بنیں گے چنانچہ انہوں نے بہت سوں کو مارا ہے، ہم جب تازہ تازہ نجف سے آئے تھے اس وقت ان کے کچھ شرکیات اور کفریات سے روکنے پر ہمیں کہا جاتا تھا کہ یہ جماعت اسلامی کا ایجنٹ ہے اس وقت سیّد مودودی صاحب کو انکی حقیقت پسندی کیوجہ سے آج کے طالبان جیسا خطرناک سمجھا جاتا تھا اور نہ گڑھا گیا ہو۔ اور کوئی تہمت الزام نہیں چھوڑا ہے جس سے انہوں نے انہیں مبہم

نہ کیا ہوا نہی میں سے ایک یہی تھا کہ بک گئے یعنی فروخت ہو گئے جناب دانشور محترم م، آپ جانتے ہیں اور آپ کو جاننا بھی چاہیے کیونکہ آپ دانشور ہونے کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں کہ کلمہ بک گئے، اپنی جگہ تحلیل و تجزیہ مانگتا ہے اس کا تحلیل کرنا ضروری ہے اگر آپ کو تحلیل کرنا نہیں آتا ہے یا آپ کرنا نہیں چاہتے ہیں تو میں اس کی تحلیل کرتا ہوں تا کہ قارئین کو پتہ تو چلے کون بک گئے اور کہاں بک گئے، اور کتنے میں بگ گئے تحلیل کچھ اس طرح سے ہے۔

بکنے والی چیز کو عربی زبان متاع کہتا ہے اس کے عناصر ترکیبی نے کچھ اس طرح سے ہے۔

۱۔ مال جو فروخت کے لئے رکھا ہو۔

۲۔ جہاں رکھتے ہو اس کو دکان میلہ نمائش گاہ عکاظ کہتے ہیں مال گھر میں نہیں رکھتے جہاں فروخت ہوتا ہے وہاں رکھتے ہیں۔

۳۔ فروشندہ۔

۴۔ خریدار۔

۵۔ ثمن مثمن ہے۔

بک گئے کے عناصر کو بیان کرنے کے بعد اب آتے ہیں یہ مال کبھی اخباسی ہوتا ہے کبھی ہم جیسا انسان ہوتا ہے اس کو عبید کہتے ہیں سابق زمانے میں خاص بازار ہوتے تھے اس کو سوق نخاسین کہتے تھے غلام متاع ہے مال ہے مالک کا لیکن عام اخباسی کی بنسبت اسکو ایک حق حاصل ہے جہاں اس کو فروخت کریں اس کی مرضی کے مطابق ہو۔

ہم مسلمان چاہے مومن خالص ہوں یا منافق خالص، دونوں بکنے والے ہیں دونوں اپنی جگہ مستقل نہیں، ہر ایک کسی نہ کسی جگہ فروخت ہوتا ہے اگر انسان مسلمان واقعی ہے تو اس کو رضائے الٰہی کے لیے فروخت کرتا ہے، بقرہ ۲۰۷، اللہ اس کو خریدتا ہے، تو بہ ۱۱۱۔

۲۔ منافق اپنے دین و ایمان کو فروخت کرتا ہے اور ضلالت و گمراہی کو خریدتا ہے بقرہ ۱۶۔۸۶

خریدار خریدشدہ متاع کو اپنے معرض و نمائش رکھ کر لوگوں کو دعوت دیتا ہے تازہ مال لایا ہوں آیئے دیکھتے ہیں۔

آپ عیاش و نواش گھرانے میں پیدا ہونے عیش اور نوش میں پرورش پانے کی وجہ سے ایک جگہ فروخت ہونے کے خواہش مند تھے آپ آپ کی خواہش تھی آپ کو فرانس میں فروخت کریں کیونکہ وہ آپ کے امام کا قیام گاہ ہے میں پہلے دن سے عیش و نوش چھوڑ کر ایک ایسی جگہ کی تلاش و خواہش میں تھا جہاں مجھے غلات و خطابی نصیری اسماعیلیوں کی تیر بارانی سے محفوظ جگہ فروخت ہو جائیں تو میرے مالک نے مجھے بلد امین میں فروخت کیا اس تسلسل میں آپ کے فرزندان آپ کے پیروی کرتے ہوئے این جی اوز میں فروخت کیا ہے تا کہ وہ لوگ بھی آئندہ آپ کی جگہ فروخت کریں ہماری اولادوں کو آپ سے رشتہ ہونے کی وجہ سے ان کو بھی آپ کی جگہ پسند آئی ہے بمعہ دامادوں کے سمیت آپ کے بکنے ناخرہ سے آنکھیں خیرہ ہو گئے ان کو بلد امین پسند نہیں آیا۔

جب دور ہوتے ہوئے آپ سے رشتہ ہونے کی وجہ سے بلد امین کی جگہ فرانس انتخاب کی تو آپ پرورش میں بے وقوفی میں عباء و قباء پہنے والے پیچھے رہ سکتے ہیں۔

اس تمہید کے بعد اب آتے ہیں ہم دونوں نے اپنی قیمتی متاع کو فروخت کیا ہے لیکن کس کے ہاتھ، کس نمائش اور کس معرض کے لئے فروخت کیا ہے۔ آپ نے اپنے اجداد کے ورثے کو فروخت کیا ہے، کس کے ہاتھ فروخت کیا ہے، آج اس مال فروخت کو دیکھنے کیلئے کون اور کہاں سے آتا ہے۔

ہم دونوں بکے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آپ کہاں بکے ہیں، اور ہم کہاں بکے ہیں آپ جہاں بکے ہیں اس پر آپ کو فخر ہے، جہاں آپ لگے ہیں اس سلسلے میں شواہد جمع کر کے پیش کرنے کی زحمت کو آپ نے از خود ختم کیا ہے، محترم ڈاکٹر صاحب، آپ مجھے بتائیں اس ملک سے کن کو مغرب کی یونیورسٹیوں اور خاص کر امریکا و برطانیہ اور فرانس کی یونیورسٹیوں میں داخلہ ملتا ہے، یہاں تو بڑے بڑے وزراء بکے وزیروں کی اولاد بھی اسکالرشپ پر وہاں جاتی ہے، وہ کون سالڑکا ہے جو محض اپنی قابلیت نمبر سے بہترین نمبر حاصل کر کے اپنے ذاتی خرچہ پر ان یونیورسٹیوں میں داخل ہوا ہو، کیا علامہ اقبال محمد علی جناح، لیاقت علی خان اور سرسید احمد خان اسکالرشپ پر گئے تھے یا اپنے خرچ پر گئے اور کیا وہاں جانے والے اپنے دین وضمیر کا سودا نہیں کرتے یہ حاجی محمد حسین کے فرزند جعفر جو شکل وصورت اور علم ودانش میں آپ کی نسبت بہت نچلے درجے پر ہونے میں آپ سے کسی طرح کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے تھے، وہ جب بک گئے، ان کو چند دنوں کیلئے امریکہ گئے اور کس حالت میں واپس لائے تھے، آپ جانتے ہیں، وہ عقل طبیعی اور مذہب موروثی دونوں سے ہاتھ دھو کر واپس آئے تھے، آپ بھی انہی کے ہاتھ بک کر گئے تھے یا آپ کو بکنے کی تیاری کیلئے لے کر گئے تھے لیکن واپسی پر میں اہالی شگر کے دین وایمان وناموس اور اپنے خاندان کے نشان تک ان سے سودا کر کے آئے تھے یا واپسی پر خود کو خاندان امیچہ کا محترم شخص کی حیثیت سے نہیں آئے بلکہ کے وعدے پر گئے تھے بلکہ اسماعیلیوں کے ایک کارکن بن کر واپس آنے واپس آنے کے بعد قلعہ معلی کو ان کے سپرد کرنا مثل روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ یہ آپ کے بکنے کی ناقابل رد دلیل ہے میں نے اس لیے عرض کیا تھا کہ آپ ان کیلئے بک گئے ہیں اور آیت قرآن کے تحت ان کے ہاتھوں بکنے والوں کی ہدایت نہیں ہوتی ہے۔

خود انسان متاع بازار بن جاتا ہے چنانچہ سابق زمانے میں جہاں غلام وکنیز فروخت ہوتے تھے اس کو سوق نخاسین کہتے تھے۔

۲۔ انسان کے اندر موجود صفات ہنر بکتی ہیں جیسے تعلیم اور علم وہنر جو درسگاہوں میں اور بعد میں اداروں میں بکتا ہے اور اداروں میں ملازمت ملنے کے وقت معاہدہ ہوتا ہے کہ آپ کو وقت پر حاضر ہونا ہے پورا وقت دینا ہے اور اجازت کے بغیر یہاں سے نکل نہیں سکتے ہیں یہ چیزیں بیع نامہ ہوتا ہے۔

۳۔ صلاح ومشورہ فروخت ہوتا ہے جیسے وکیل ومہندس آپ نے صلاح ومشورہ فروخت کرتے ہیں۔

۴۔ طبابت جو ڈاکٹر ہسپتالوں اور کلینک میں فروخت کرتے ہیں۔

۵۔ خطیب وامام جو آج کل بغیر کسی جھجک فیس یا معاوضہ مانگتے ہیں یہ چند دن خطاب کرنے یا چند اوقات مخصوصہ میں نماز پڑھاتے ہیں یہ پہلے معاوضہ طے کرتے ہیں اور دس روزہ مجالس میں مخصوص وقت پر پابندی کے ساتھ خطاب کے لیے آنے والے لاکھوں روپے میں بکتے ہیں، یہ آج کل فروخت ہی ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر حسن خان خط ﴿۳۱﴾ (۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ)

٦۔ وہ مسلمان جو ایمان باللہ و رسولؐ و آخرت رکھتا ہو، وہ اپنے آپ کو رضا اور خوشنودی اللہ کے لئے فروخت کرتا ہے مذہبی کاروبار کرنے والے مذہب میں کمزور عقیدے والوں کو خریدتے ہیں جیسے سنیوں کو قادیانی خریدتے ہیں اور شیعوں کو آغا خانی خریدتے ہیں لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف گرویدہ کرنے کیلئے اس مذہب کے اہل علم وایمان کی اولادوں کو خریدتے ہیں کراچی میں شیعوں میں یہ کاروبار شبیر کوثری کرتے ہیں۔

ا۔ جو شہرت دینی رکھتا ہو، اس کو مقام ومنصب اور زندگی کی سہولیات دی جاتی ہیں تاکہ وہ یہاں اپنے قدم جمالے چنانچہ آغا خانیوں کو بسانے والوں نے اور لوگوں کو ان کے گرویدہ بنانے والوں نے آپ کا دین خریدا ہے۔

جو پیسہ آپ اور آپ کے علماء اور سیاستمداروں کو مل رہا ہے اور جس کے عوض میں آپ لوگ اسلام کو مسخ کرنے اور مسلمانوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرنے اور مسلمانوں میں عداوت ونفرت وبغض پھیلانے کا کام کر رہے ہیں وہ مغرب کا اسلام کے خلاف بجٹ کا حصہ ہے، یہ مال حرام ان کا دیا ہوا ہے۔ آپ اپنے شکم میں آگ کے بگولے کھا رہے ہیں آخرت میں آپ کے لے جانے والی دولت جہنم میں جلانے کا ایندھن ہوگی۔ آپ آگ کے گولے کھا رہے ہیں اس کے عوض میں آپ لوگ امت مسلمہ میں تفرقہ وانتشار پھیلاتے اور دوسروں کو ہراساں کرنے کے لیے جلسہ وجلوس کا اہتمام کرتے ہیں، جس پیسے کا ذکر آپ کر رہے ہیں کہ وہ مجھے سعودی عرب دے رہا ہے، اللہ کے فضل وکرم وعنایت سے سعودی عرب تو دور کی بات ہے ملک میں تخریب دین میں بٹنے والی رقم سے میرا اکاؤنٹ پاک ہے، آپ ایک پائی بھی ثابت نہیں کر سکتے اس سلسلے میں آپ شرمندہ ہوکر جائیں گے اور انشاءاللہ ہم اس معاملے میں آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے اگر فرض کریں میں نے سعودی عرب سے رقم وصول کی ہے اور وہ رقم حجاج وزوار بیت الحرام کی خدمت کے عوض میں وصول کی ہے اور آپ کے بقول انہوں نے مجھے وہ رقم وہابیت پھیلانے کے لیے دی ہے تو آپ بیرونی امداد سے جو کفر والحاد پھیلا رہے ہیں کیا وہ وہابیت سے بدتر نہیں ہے نیز میرا قلم ابتدائی دن سے خانہ اہل بیت کو اباطیل سے پاک کرنے، دعوت بقرآن، دفاع از قرآن، دفاع از اسلام اور دعوت محمدؐ کی طرف ہے۔

جو لوگ آپ کو بھاری رقوم دے رہے ہیں تاکہ آپ اپنے ہاں شراب خانہ بنائیں، قبیح خانہ بنائیں اور فحاشی پھیلائیں تو اس کے لیے آپ کو ایسے مولوی اور عالم دین درکار ہیں جو ان جرائم وموبقات پر خاموشی اختیار کریں اور ان پر منہ نہ کھولیں اور اپنا اپنا کمیشن لیتے جائیں تاکہ جو بچا کچا اور برائے نام اسلام یہاں ہے اس پر فاتحہ پڑھ لی جائے۔

ہم کسی کی گولی سے مریں یا خودکش دھماکہ سے مریں یا آپ کے افاضل قم اور ملک کے علماء کی خودکش اہانت وجسارت سے مریں قبر میں جائیں یا گھر میں اپنے نام نہاد عالم دین بننے والے بیٹے بیٹیوں اور بہو کی بغاوت وطغارت سے مریں یا نام نہاد علم جدید کے نام نہاد دعوے داروں کی مادر پدر آزاد اور بیہودہ اہانت وجسارت سے مریں، تسلیم نہیں ہوں گے۔

۳۔ آپ کے علماء شگر کے بارے میں یہ تاثرات درست نہیں کہ آپ جب یہاں تھے ان سے الگ نہیں تھے۔

۴۔ آپ کو یہ عقائد کو پھیلانے کیلئے سعودی حکومت کافی رقم دے رہی ہے نیز پروٹوکول دے رہا ہے۔

بکنے والا مذہب ہے:

مذہب بکتا ہے اور خریدنے والے خریدتے ہیں آج کل دنیا میں ایک عکاظ، عکاظ مذہب ہے۔ بکنے والا مذہب وہی ہوتا ہے جو خریدا ہے تعلیمی آج کل یہ کاروبار قادیانی اور آغا خانی کرتے ہیں جتنے بھی نام نہاد خیراتی ادارے چلتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ جوامت میں انتشار پھیلاتے ہیں خریدنے والا کمیونسٹ یا دہریہ ہوتو وہ اگر بکنا ہے تو کافرین وملحدین، کمیونسٹوں، صلیبیوں اور مجوسیوں کے لیے بکتا ہے تا کہ وہ دین کا مذاق اڑائیں انہیں اسلام سے بغاوت قبول ہے لیکن سنّی بننے سے ڈرتے ہیں کہ اس طرح کوئی انہیں مار ہی نہ دے۔ چنانچہ اس کا مظاہرہ کرنے کی بات طاہر القادری نے اپنے دھرنے کے مخاطبین سے کی تھی انہوں نے کہا تھا کہ جو انقلاب کے بغیر یہاں سے چھوڑ کر جائے گا وہ اس کی ٹانگیں توڑ دیں گے اور اسے مار کر شہید کر دیں گے کیونکہ انہوں نے اسے خریدا اور پیسہ لگایا ہے اس کے بکنے پر خریدنے والوں کی طرف سے پابندی ہے جسے خریدا جاتا ہے اگر ان کے کہنے اور بکنے کا اشارہ مل جائے تو اس کے لیے نا قابل وحیران اور نا قابل معافی سزا معین ہے یا کوشش کے باوجود نہ خرید سکیں تو اسے یہ کبھی ولد حرام، کبھی وہابی، کبھی نجدی اور کبھی دشمن اہل بیت کہتے ہیں اور جب گالیوں سے بھی کوئی ان کے ہاتھ نہ بکے تو اس صورت میں اس کا انجام ولد حرام وہابی نجدی دشمنی اہل بیت اور بھی گالی ہے گالی کے کام نہ آنے کی صورت میں گولی بھی ہوسکتا ہے۔

خریدنے کے بعد اس کو الحادیوں کے لئے فروخت کرتے ہیں یا انہیں مسلمانوں میں فساد پھیلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں آج کل یہ کاروبار قادیانی اور آغا خانی کرتے ہیں جتنے بھی نام نہاد خیراتی ادارے چلتے ہیں وہ مذہب ہے جسے ان کے مورثین نے زر دے کر خریدا ہے وہ دیگر مذاہب سے خریدتے بھی ہیں اور بکتے بھی ہیں اور یہ عمل آج بھی جاری ہے' جناب ڈاکٹر صاحب اگر بکنے والے مذاہب کا ایک سرسری مقابلہ کریں تو نمبر آپ ہی کو ملیں گے آپ کے جعفری نے یہاں اسلام و مسلمین حتی قرآن کے لئے دروازے بند کیا ہے دروازہ صرف کافرین ملحدین کے لئے کھولا رکھا ہے یہاں قبلہ آقائے سید جواد نقوی آئے ہیں دروازہ نہیں کھولا ہے راجہ ناصر آیا ہے دروازہ نہیں کھولا ہے عمران خان کا استقبال آپ مسلمانوں کے ہاتھ نہیں بکتے ہیں کفر والحاد کے ہاتھوں بکتے ہیں۔

۲۔ آقائے جعفری نے مولوی نثار کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا کبھی اس نے اسد زیدی فاسد العقیدہ کو گرفتار کرنے کا مطالبہ نہیں کئے آقائے ساجد نے اس قیادت کے دوران کوئی کفر الحاد کا اس علاقہ میں مغرب ومشرق کے ملحدین اطمینان وسکون اور چین کے ساتھ دندناتے پھرتے ہیں علاقے کے ناموس ان سے محفوظ نہیں لیکن بے چارہ اہل سنت سے تعلق رکھنے والے انتہائی خوف کی عالم میں گویا کسی علاقہ غیر میں پہنچا ہے۔

ہم نے مذہب شیعہ کو خریدا نہیں، یہ ہمیں ورثے میں ملا تھا، ان کو بھی دھوکہ دیا تھا اس کو فقہ اسلامی میں تدلیس کہتے ہیں نام کوئی اور چیز کا لیں دیتے وقت کوئی اور چیز دیں، دین اسماعیلی اثناعشری جو کہ بعض جہات سے بدتر اسماعیلی ہے مثلا یہاں دو امام نابالغ کی امامت تھی جو کہ فقہ اسلامی میں جائز نہیں چونکہ وہ حق تصرف نہیں رکھتے ہیں تیسرا امام پہلے دن سے غاصب ہے معلوم نہیں پیدا ہوئے یا نہیں بعض احتمال قوی سے کہتے ہیں پیدا ہوتے ہی نہیں یعنی یقین سے کہتے ہیں اسی طرح اسلام کہہ کر افکار مجوسی یہودی صلیبی افکار وعقائد دین یہ تو تدلیس

ہوگی۔

دین صرف اسلام ہے اور اہل بیت اسلام تک پہنچنے کا راستہ وسیلہ اہل بیت محمدؐ علی، حسنین اور زہراء، سب سے پہلے ایمان لانے والی ہستی اسلام تک پہنچنے کے لیے بہترین واسطہ ہوتی ہے، جب عمر بڑھتی گئی اور آنکھیں کھلتی گئیں تو دیکھا کہ یہ جو خود کو اہل بیت والے کہتے ہیں وہی خانہ اہل بیت میں جھوٹ پھینکتے ہیں اور امام حسین کے فضائل ومصائب کے نام سے رذائل گوئی اور دروغ گوئی کرتے ہیں اور مجلس میں حسین کے نام سے فکر صلیبی، اور فکر یہود وہنود ومجوسی اور اسماعیلی پھیلاتے ہیں، ہم نے امام حسین سے لگاؤ اور محبت کی وجہ سے امام حسین کے توسط سے اسلام تک پہنچنے کے لئے فکر حسین سمجھنے کی کوشش کی چنانچہ سورہ صافات کی آیت میں ذبح عظیم کی تفسیر امام حسین سے کرتے ہیں۔ دس سال مدرسہ امام خمینی میں ایام عاشورا میں جان علی شاہ کاظمی نے بائبل کا درس دیا اس کا آپ نے استقبال کیا اس کا ہنر ہے یہ ہے عزاداری کے نام سے کتنے خرافات اباطیل اس مذہب میں شامل کر سکتے تھے کیں لیکن ساجد وناصر، شہیدی، جوادی کے آنکھوں میں صرف میری امام حسین اور عزاداری کی کتابیں خار بنی ہے۔

مسیحی کورو کتا تھا جسے ایک عرصہ ذاکرین نے اپنا عنوان بنا کر رکھا تھا ہم نے خانہ حسین سے اس جھوٹ کی گندگی وکثافت اور کچرے کو صاف اور جھاڑو کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا تھا جس کی حمایت ودفاع صاحب حیثیت سیکولر دانشور سرمایہ دار اور کھڑ پنچ کرتے تھے وہ اسلام دشمنی کی اس روش سے باز نہیں آئے چنانچہ میری تطہیر عزاداری کی کتابیں چاہیے دیر سے یا جلدی میں آئی ہوں، آپ حضرات کی آنکھوں کا کانٹا بنی ہیں۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے میری کتابوں کو معطون کرنے کیلئے جو کسوٹی پیش کی تھی وہ دانشمندانہ نہیں تھی کسی قول کی کتاب کے صحیح یا غلط ہونے کی تمیز اس کے جلد یا دیر سے آنے سے نہیں ہوتی، صحیح اور غلط کی کسوٹی یہ ہے کہ جوبات قرآن وسنت سے متضاد ومتصادم ہو وہ غلط ہے صحیح کو جلد نہ پیش کرنے کا کوئی جواز نہیں ہوتا دین اسلام اور اس کے عقائد ونظریات سادہ اور آسان ہیں۔ یہ ایسے ہی ہیں جیسے دو جمع دو چار ہوتا ہے یا آٹھ مساوی تقسیم ہوتا ہے۔ آپ بتائیں انہیں پیش کرنے کے لیے کتنی دیر کرنی چاہیے اور اس کے لیے کسی خاص وقت یا خاص دور کا انتظار کرنا چاہیے۔

جناب محترم ڈاکٹر صاحب کون بکا ہے اور کون نہیں بکا ہے، یہ مسئلہ اہمیت نہیں رکھتا ہے کیونکہ یہاں سب بکتے ہیں بطور مثال آپ خود آغا خانیوں کیلئے بکے ہمارے برخوردار محمد باقر اور داماد سعید، کوثر میڈیکوز کیلئے بکے۔ علی عباس شباب مومن کے ہاں بکے آغا نثار حسین صاحب قابض فرات سکور والوں کیلئے بکے ضامن علی خاندان وفرو پا کے ہاں بکے اور راجہ ناصر کے اتحادیہ ملحدین عمران خان اور قادری کے ہاں بکے۔

آپ اور ان کے لئے آمریکا انگلینڈ جانے پر فخر ہے ترس ہے لیکن مجھے اپنے سمیت اہل خانہ حتی دوست کو بھی وہاں لیکر جانے کا شوق ہے چنانچہ ہم نے تنہا اہل خانہ کو نہیں چندین دوست احباب کو بھی حج کرایا ہے انہیں بھی لے جانے کا ارادہ رکھا ہے لیکن میں نے ان پر شرائط لگائی ہیں ایک تہائی یا نصف خود دیں گے تاکہ پتہ چلے کہ اس کے دل میں کعبہ اور روضہ رسول کی کتنی حیثیت ہے۔

جہاں ہم بکے ہیں کیونکہ مجھے عیش ونوش اور سہولیات دنیا نہیں چاہیئے، میں نے عیش ونوش اور خودنمائی کیلئے پیسہ جمع نہیں کیا ، دین کی سربلندی کیلئے جمع کیا اور وہ بھی عزت اور خودداری سے جمع کیا، میں نے کبھی بھی آپ جیسے مغرور اور خیانت کار سرمایہ داروں سے پیسہ نہیں مانگا ہے، الحمدللہ ہم صرف اللہ کے ہاں بکے، اگر پھر بھی آپ کا اصرار ہے کہ میں سعودیوں کے ہاں بکا ہوں تو پھر یہ سمجھ لیں اس شرط کے ساتھ بکا ہوں کہ اسلام کو اٹھاؤں گا قرآن اور محمدؐ کو اٹھاؤں گا خانہ اسلام اور خانہ اہل بیت سے جھوٹ وا کاذیب گھوڑا پرستی جھولا پرستی جھنڈا پرستی اور خرافات وتحریفات کے کچرے کو جھاڑو لگاؤں گا، میری کتابیں گواہ ہیں کہ میں مذکورہ اہداف سے پیچھے نہیں ہٹا اور یہ یاد رکھیں کہ ان اہداف کے لیے کوئی بھی کسی کو خریدتا نہیں اور جو انسان یہ اہداف رکھتا ہو وہ کسی انسان یا ملک کے لیے بکتا نہیں ہے۔

جس نے اس کو خریدا ہو ہے اس کے استعمال میں آتا ہو اس مذہب کو کون خریدیں آپ کے پاس کیسا مذہب ہے کہ جس کے عقائد کا کہیں کھلے عام اظہار نہیں کر سکتے۔ ان عقائد کے ساتھ جہاں جہاں جائیں ذلیل ہوتے ہیں اور لوگ ان عقائد کے حاملین کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ اور آپ کے بچے اعلیٰ ڈگریوں کے ہوتے ہوئے کہیں بھی یہ بتا نہیں سکتے کہ ہمارے عقائد یہ ہیں کیونکہ ان عقائد کی وجہ سے اہل اسلام آپ سے نفرت کرتے ہیں آپ لوگ اللہ کی اہانت وجسارت کرتے ہیں حضرت محمدؐ کی جسارت کرتے ہیں حضرت عائشہ کو گالی دیتے ہیں اور خلفاء پر لعنت بھیجتے ہیں۔ بازار میں آپ کے فاسد عقائد سے متعلق کتابوں کی کمی نہیں ہے ہم جب کراچی میں تازہ تازہ آئے تھے عباسی کتب خانہ میں بارہ جلدوں کی کتاب تحفہ شیعہ دیکھی تھی خرید کر لائے لوگوں کو دکھائی لیکن ان کا بال تک نہیں ہلا۔

پیسے پر بکنے والے:

جناب محترم، آپ کو علاقہ کے بڑے دانشور اور امریکہ اور برطانیہ وغیرہ کی یونیورسٹیوں کا شاگرد ہونے کا افتخار حاصل ہے کائنات کی ذرات سے لے کر کہکشان تک انسانوں کے حوالے سے دو طرح کی تقسیم ہوتا ہے:

ا۔ قابل لائق استفادہ ہے۔

دنیا میں جنگ وتزاحم قابل استفادہ والی اشیاء کی حصول کے لئے ہوتا ہے نا قابل استفادہ کو کوئی نہیں خریدتا ہے اس تناظر میں دیکھا جائے وہ جو کسی کے کام آسکتا ہو اور خریدار کو کوئی فائدہ ہو تو اسے خریدے گا کوئی معیوب والے کو کوئی نہیں خریدے گا۔

جناب ڈاکٹر حسن خان صاحب کا چہرۂ دینی کو سمجھنے کے لئے شکوہ جواب شکوہ میں آپ کا ارسال کردہ شکایت نامہ ملاحظہ کریں تو آپ کو اس کا انداز ہوگا کہ ان کی دینی سوچ وفکر کتنی گہرائی اور عمق میں ہے جہاں آپ نے مادہ سے انرجی کے استخراج کرنے کے طریقہ کو بروئے کار لاتے ہوئے کل دین کے خلاصہ ونچوڑ کو ۳۵۲ھ میں معزالدولہ آل بویہ غلات زیدی کی اسلام دشمنی کے مظاہر کے تناظر میں اختراع کردہ عزاداری اور حدود وقیود شرعی سے آزاد وخودمختار عزاداری قرار دیا ہے۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ اور آپ کے علماء کا میرے خلاف نبرد آزمائی کا طور طریقہ ان طریقوں سے چنداں مختلف نہیں جو آج سے پہلے صدر اسلام میں یہودیوں نے نبی کریمؐ کے خلاف اپنائے تھے، جو سلوک انہوں نے انبیاء کے ساتھ کیا تھا وہی

میرے ساتھ بھی ہوگا، کیونکہ میرا جادہ وہی ہے جس پر انبیاء چلے ہیں میں کوئی دعوائے نبوت نہیں کر رہا ہوں کیونکہ بعثت انبیاء محمدؐ پر ختم ہو چکی ہے، میں دعوائے مہدی بھی نہیں کر رہا ہوں کیونکہ یہ دعویٰ ہمیشہ مفاد پرستوں کی طرف سے ہوا ہے اگر ایسا دعویٰ ہو آپ کی طرف سے ہوگا کیونکہ آپ کا سلسلہ نسب ہی صوفیوں سے ملتا ہے۔

جہاں تک کرائے کے سپاہی کے اجرت پر انجام دینے والے اعمال کے بے اہمیت ہونے کی بات یہ بھی آپ کی فکر کے سطحی ہونے کی دلیل ہے سپاہی کرائے کے بھی ہوتے ہیں اور ہمیشہ تنخواہ خور بھی ہوتے ہیں دونوں کی اپنی جگہ خوبی اور خامی ہے۔محترم ڈاکٹر صاحب آپ کے خط کے آخر میں ہدایت کے بارے میں طنزیہ جملہ ''میرے لئے ہدایت کے علاوہ دیگر امور میں دعا کریں'' میں آپ کی ہدایت کے لئے دعا کروں گا ہم، دونوں کی ایک دوسرے کی ہدایت کے لئے دعائیں مستجاب نہیں ہوں گی کیونکہ آپ کے لیے یہ دونوں دعائیں خلاف قانون دعا ہیں چونکہ آپ نے بہت انتھک کوشش کر کے جس مذہب میں گئے تو آپ ارادے سے گئے لہٰذا ایسے لوگوں کے بارے میں آیا ہے ان کے ادراکات پر مہر لگ گئی ہے مہرہ لگنے والوں کی ہدایت نہیں ہوتی ہے جہاں تک آپ میری ہدایت کے لئے دعائیں کریں ہدایت سے نکل کر ضلالت کی طرف آنے کے لئے دعا کریں تا کہ میں آپ کے کہنے پر اسلام کے خلاف کتابیں لکھوں یہ بھی قبول نہیں ہے۔

شیخ غلام محمد غروی کیلتستان والے خاص کر اہالی سکردو میں شیعوں کے درویش صفت عالم دین کہتے تھے، وہ اقتدار کی خاطر بھٹو کے صوبائی ملازم بنا بعد میں اسی اقتدار کی خاطر بھٹو کو پھانسی دینے والے جنرل ضیاء الحق کی طرف سے قاضی شرع بنے، دور کیوں جائیں بہت سے حوزات علمیہ کے فارغ التحصیل حضرات اپنی عیش ونوش اور سہولیات زندگی کی خاطر معاشرے میں میرے خلاف بڑی مخالفت کے پیش نظر قرآن کریم کی اس آیت کی الٹی تعبیر کرتے ہوئے۔

ہمارے برخوردار آپ کے رشتہ دار محمد باقر اور ان کی اہل خانہ مجھے تف کر کے معجم فرقان کو ھذا تو فراق بین و بینک کہہ کر تعیش کی خاطر مال و دولت میں خوب اسراف کرنے کی خاطر ہم سے الگ ہو کر ایران چلے گئے میرے پاس ریال کی بر مار ہوتی تو بہو بیٹوں کے لئے پیچیر وخرید نا بیٹیوں کے لئے زیورات بنا تا ان کو موبائل دیتا مجھ سے الگ نہیں ہوتے۔

انہیں تعیش فراہم کرنے والوں نے ان کو بتایا آپ یہ کتابیں نہ پڑھیں بلکہ عربی فارسی کی لکھی ہوئی کتابیں بھی نہ پڑھیں کیونکہ یہ تعیش روکتی ہے بلکہ پرندہ فروشی کریں بلکہ عربی اور فارسی کتابیں بھی ان کی آنکھوں کے لیے خار بن گئی ہیں باقر اور سعید کو چندیں بار پوچھا کہ بتائیں کہ عصمت کا فارمولا کیا ہے لیکن وہ کچھ نہیں بتا سکے جب یہ لوگ نام نہاد علم دین پڑھنے کے بعد ہم تو چھوڑیں قرآن حکیم سے ہدایت لینے کے لئے تیار نہیں اور اسی طرح آپ کے باقر مجلسی قرآن اور سنت رسولؐ دونوں سے ہدایت لینے کے لئے تیار نہیں تو آپ پہلے ہی اس خاندان کے تمام منکرات کے وکیل و مدافع بنے ہیں اس کے بعد میڈیکل کی تعلیم بھی حاصل کی ہے اور پھر دین و دیانت کے خلاف آپ کو یونیورسٹیوں کے دورے بھی کرائے گئے ہیں تو اب آپ کو کیسے ہدایت ہوگی سنا ہے آپ نے اپنی عزیزوں وعزیزات بھی این جی اوز کے کارندے بنایا ہے ہدف صرف عیش ونوش ہی گردانا ہے لہٰذا کبھی بھی ہدایت نہیں ملے گی۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کی سابقہ کتابیں عجلت میں لکھی گئی ہیں اور اگر کتابیں تاخیر سے یا بہت وقت لگا کر لکھیں گے تو کتابیں خریدیں گے اور پڑھیں گے، اس سلسلے میں عرض ہے عجلت اور تاخیر کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہونا چاہیے اور ایک کتاب لکھنے کیلئے کتنے سال لگنے چاہئیں؟ ابھی تک اہل تالیف وتصنیف نے اس کے لیے وقت کا تعین نہیں کیا ہے۔ ہماری کتابیں کسی بھی عنوان پر موسوعہ نہیں ہے جس کے تالیف کے لئے بہت وقت لگائیں یہ جز وقتی عوام الناس کو بیدار کرنی کی کتاب ہے۔ دوسرے عجلت میں لکھی کتاب تو ہر حوالے سے مخدوش ہوگی اس لئے اس کو رد کرنا بھی آسان ہوگا، پھر کیوں آپ اور آپ کے علماء میری کتابوں کی رد میں کچھ نہیں لکھتے؟

میں نے یہ کبھی نہیں لکھا کہ میری کتابیں غلطیوں سے پاک ومحفوظ ہیں قارئین ہماری کتابوں میں موجود غلطیوں کی نشاندہی کریں ہم ان کی نشاندہی کو خندہ پیشانی سے قبول کریں گے، اصلاح کریں گے اور ان کا شکریہ بھی ادا کریں گے۔ نہ آپ ہماری کتابوں کو اٹھانے کے بعد پڑھنے کے بعد میری کتابیں قرآن بنیں گی ہم نے کبھی بھی نے اپنی کتابیں خریدنے کیلئے کسی سے درخواست کی ہے البتہ کتابیں پڑھے بغیر قضاوت کرنے والوں سے ضرور کہتا ہوں کہ ظالمانہ قضاوت نہ کریں۔

اگر آپ کو میری تالیفات میں بیان کردہ مطالب سے عقائد وہابیت کی بو آتی ہے تو بتائیں کہ وہ کون سے عقائد ہیں کہ جن سے آپ کو وہابیت کی بو آتی ہے، آپ کو صوفیوں اور اسماعیلیوں کی کتابوں سے کفر والحاد کی بو نہیں آتے ہیں، اگر آپ اجمال گوئی ہی سے مجھے محکوم کرنا چاہتے ہیں تو میں قارئین کو واضح کروں گا کہ میرے عقائد یہ ہیں۔

۱۔ میں نے امامت میں نص کے ہونے کو رد کیا ہے۔ جس کی وضاحت فصلنامہ عدالت میں ملاحظہ کر سکتے ہیں اور ابھی رشد ورشادت میں بھی اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

۲۔ وجود امام مہدی نزول عیسیٰؑ وجود خضر کو مسترد کیا ہے' کیونکہ تینوں کی ایک کڑی ہے۔ کیونکہ میں نے سنا تھا کہ جناب راجا صاحب صاحب امام غائب پر طنز کر کے یہاں تک کہتے تھے لوگوں کا رخ حاضر موجود امام کی طرف موڑنا چاہتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو ہمارا امام غائب ہونے کی وجہ سے کوئی ہمارا پرسان حال نہیں اور کوئی ہمارے حالات سے آگاہ ہو کر ہماری مدد کرنے والا نہیں۔ جبکہ ان کے امام حاضر ہونے کی وجہ سے ان کے مسائل حل ہوتے جاتے ہیں' یہاں سے دار ابی سفیان ان کے تحویل میں دینے کا فلسفہ کچھ سمجھ میں آیا ہے۔

امام مہدی کے حوالے سے علامہ باقر مجلسی سے عرض کیا تھا آپ امام مہدی کو پیدا ہونے کے دنوں میں دس عادل مومنین نے دیکھا ہو تو بتا دیں تو انہوں نے کہا شدت تقیہ کی وجہ سے نہیں دیکھا سکا ہم نے کہا امام حسن عسکری کی وفات کے موقع پر آپ کو امامت پر نصب کرتے وقت دس عادل گواہ رکھا تو بتاؤ تو کہا نہیں دیکھا، یا ہمارے داماد سعید کے پاس چار سو سے زائد روایات ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود سات سال گزر گئے وہ اسے ثابت نہیں کر سکے محترم شیخ محسن نجفی ان چار سو روایات جو کہ مرسلات ہیں پر اعتماد نہیں، تو آپ کو صحیح مسلم کی روایت پر بھروسہ کرنے پر کیوں افتخار ہے جس پر خود اہلسنت کو بھروسہ نہیں آپ اس پر بھروسہ کر کے اور اس کا حوالہ دیکر کتنے لوگوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں؟

۳۔ ائمہ علم غیب جانتے ہیں، کائنات پر تصرف رکھتے ہیں اور ائمہ عصمت رکھتے ہے، اسے رد کیا ہے جناب ڈاکٹر صاحب، اگر اصول دین

میں بھی تقلید کریں گے ڈاکٹر صاحب، آپ ڈاکٹر ہیں، آپ کو اپنے جدید سائنسی فلسفی علوم پر ناز ہے جبکہ ہم اس کی الف ب سے بھی واقف نہیں ہیں، آپ بتائیں علم غیب جاننے کیلئے کتنے فارمولے ہیں اور ان میں سے اہل بیت کے پاس کتنے اور کون سے فارمولے تھے نئی سائنسی تحقیقات اور ائمہ کی غیب گوئی میں کیا فرق ہے۔

آپ کہتے ہیں کہ ائمہ کائنات پر تصرف رکھتے ہیں، بتائیں کہ کائنات پر تصرف حاصل کرنے کا کیا فارمولہ ہے،صوفیوں کی کرامات علماء کی استجابت دعامیں اور سائنسی تحقیقات ایجادات میں کیا فرق ہے۔

ائمہ عصمت رکھنے کی صورت میں غلطی نہ کرنے کے کتنے فارمولے بن سکتے ہیں بہت سے انسان ہونگے جنہوں نے کبھی غلطی نہیں کیا ہوا گر معصوم ماہر تجربہ گار کے دور نمبرنگ کریں گے فرق کتنا ہوگا بتائیں ایک طویل عمر میں علم ودانش میں گزرے ہیں کیا ان میں آپ اپنے علماء کی تقلید کریں گے کیا عراق ایران میں سے کسی کی تقلید کریں گے یا اپنا تقلید دیگران پر ٹھوسنے گے۔

آپ کے نزدیک تقلید ہی کل دین ہے کیونکہ آپ کا رشتہ مذہبی صوفی سے ملتا ہے تقلید صوفیوں کا واحدلا ثانی مصدر ہے اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں یا شیعہ سنی نور بخشی صوفی اہل حدیث سب تقلید کرتا ہے لیکن نورہ کشی صرف کسی کی اور کتنے ہونگے یہاں ایک ہی چلتا ہے وہ صوفی ہے اس لئے راجگان دین کو عقل ومنطق کے میدان میں پھلتا پھولتا دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے ہیں، یعنی اسلام کی سربلندی سے ان کو چڑ ہے۔

میرے عقائد میں کس جگہ سے آپ کو بوئے وہابیت آتی ہے۔ کیا آپکو اس کی بھی نشاندہی کرنی چاہیے تھی یا اپنے کارخانہ کی پیداوار پر اکتفاء کرنا تھا؟ جبکہ آپ نے اس کی کوئی وضاحت ونشاندہی نہیں کی، اگر کسی فریق کو اس کی غلطیوں کی نشاندہی کئے بغیر اس کو عام بازار میں لعنت وملامت کا نشانہ بنائیں، اس کے سرمائے کو مال غنیمت میں لے جائیں اس کے چہرے کو معاشرے میں مسخ کریں ان کی اولاد کو ان کا باغی بنائیں اور ان پر طرح طرح کے نازیباالزامات لگائیں تو بتائیں یہ کاروائی جن اہل بیت سے آپ اپنا تعارف کروار ہے ہیں، ان میں سے کسی ایک کی بھی سیرت وکردار سے ملتی ہے بتائیں میں نے کبھی اپنے آپ کو وہاں موجود کسی بھی عالم دین سے زیادہ علم کا حامل متعارف نہیں کروایا تھا، سب کے سامنے خاضع ومتواضع انداز میں رہا تھا، یہاں امام قتل گاہ دین وشریعت نے یہ فتویٰ صادر کیا تھا کہ دین کی سب باتیں نہیں بتائی جائیں، ان کی یہ بات کس آیت قرآن اور سنت محمدؐ سے ماخوذ ہے گویا ان کے نزدیک دین ہاتھی کے دانت جیسا ہے ،اور پھر محترم جعفری صاحب نے کہا کہ ہمیں آپ کی کتابوں پر کوئی اعتراض نہیں لیکن آپ کی کتابیں ہمارے مخالف ہمارے خلاف بطور ثبوت اٹھا رہے ہیں، بتائیں اس کی سزا مجھے دینا کونسی عدالت وانصاف ہے۔ جب آپ مانتے ہیں کہ آپ کو میری کتابوں پر کوئی اعتراض نہیں تو پھر ان کتابوں اور میرے خلاف محاذ بنانے کی کیا ضرورت ہے اگر آپ غلط نظریات کو چھوڑنے کا صحیح کو تسلیم کرنے کا عملی مظاہرہ کرتے تو کوئی ان کتابوں کو آپ کے خلاف کیسے اٹھا سکتا تھا۔

مجھے بتائیں کہ وہ کون سے عقائد ہیں کہ جنہیں نشر کرنے سے آپ کو خوف وڈر رہتا ہے۔ حوزہ علمیہ قم اور یہاں کے علماء سے لکھ کر مجھے ارسال کریں کہ آپ کے یہ عقائد اسلام کے خلاف ہیں اگر اسلام کے خلاف نہیں ہے آپ کے خلاف ہونے سے کیا فرق پڑے گا۔

جناب دانشمند گرامی حسن خان صاحب! آپ کو میرے مذہب چھوڑنے پر جو بھی اور جتنے بھی اعتراضات ہوں، بتائیں، میں سننے اور جواب دینے کیلئے تیار ہوں۔

آپ شدت سے اس انتظار میں ہیں کہ میں مذہب شیعہ سے خارج ہونے کا اعلان کروں تا کہ آپ حضرات کی دور اندیشی اور پیشن گوئیاں سچ ثابت ہو جائیں اور آپ اس پر جشن منائیں اور میرے مذہب چھوڑنے کے اعلان کرنے پر یہ کہہ دیں کہ ہم نے پہلے ہی یہ کہا تھا۔

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی سنی مذہب چھوڑ کر شیعہ مذہب میں آجائے تو اس کا بڑا استقبال ہوتا ہے، اس کی پذیرائی ہوتی ہے، ابھی تک اس طریقے کو اپنانے والوں نے اپنا بڑا مقام بنایا ہے' پاکستان میں فتنہ فرق واریت کو روشن کرنے والے لحہ لحہ سے پیٹرول چھینکنے والے لیکن شیعہ مذہب چھوڑ کر سنی مذہب میں جانے والے کو پذیرائی نہیں ملتی کیونکہ یہاں سے جانے والوں پر وہ لوگ اعتماد نہیں کرتے ہو کہتے ہیں جھوٹ بولا ہے تقیہ کیا ہے۔

ہمیں مذہب کے بارے میں کوئی تذبذب نہیں، مذہب باطل ہے، اسلام کے خلاف گڑ گیا ہے جہاں تک شیعہ ہونے یا نہ ہونے کی بات ہے، اس بارے میں وضاحت کرنا باقی ہے لیکن مذہب کا باطل ہونا اظہر من الشمس ہے کیونکہ اہلبیت ضد اسلام نہیں تھے کہ وہ اسلام سے ہٹ کر یا اسلام کے دائیں بائیں طرف سے راستہ سے کوئی راستہ نکالیں۔

۲۔ جس شیعہ پر آپ اور آپ کا خاندان ہے اور علماء شگر ہے اس نے اہالی شگر کیلئے باعث اذیت عار و ننگ کے ساتھ ان کی ناموس کو نرغے میں لیے ہوئے ہیں آپ وہ شیعہ ہے جس کے پیروکاروں کو ہر کلمہ ہر جگہ اپنے مذہب کو چھپانا پڑھتا ہے کیونکہ شیعہ سنتے ہی منہ موڑتے تو بیزاری کرتا ہے گویا تشیعہ مسلمان ہی نہیں عام مسلمان کے تمام فرقے شیعوں کو اتباع اہل بیت اطہار نہیں بلکہ اتباع ابی الخطاب اسدی میمون قداح دیصانی سمجھتے ہیں جن کا اسلام دشمن ہونا تاریخ سے ثابت وواضح ہے۔

۳۔ اگر یہ کہا جائے کہ شیعہ سے مراد علی وفاطمہ وحضرات حسنین کے چاہنے والے اور ان سے محبت کرنے والے ہیں تو اس میں تمام کلمہ گو شامل ہیں جناب ڈاکٹر صاحب میں آپ کو مزید انتظار کرنے کی زحمت نہیں دوں گا جس مذہب والوں کو قرآن اور محمد اور کعبہ سے چیڑ ہے میں اس میں ہونے کا اعتراف کیوں کروں آپ سعودی کے ایجنٹ کہنے سے بچنے کے لئے میں قرآن اور محمد سے دور ہو جاوں اس سے بچنے کے لئے میں کعبہ اور مسجد نبوی کو پشت ڈال کر شام کے گمنام بے سند قبروں پر جاوں طفلان مسلم شہر بانو کی قبر پر آپ ہزار بولیں میری جائداد ہے فروخت کروں گا جاوں گا جج کو میں اثنا عشری کہہ کر اسماعیلی مذہب کی ترویج نہیں کروں گا۔

ہم کیوں قرآن وسنت محمد کے خلاف مذہب میں واپس جاوں ہم ایک عمر طویل تحقیق کرنے کے بعد اس مقام پر پہنچے ہیں کہ مذہب کلی طور پر باطل ہے اس وقت جتنے بھی مذاہب ہیں، سب کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کا راستہ اسلام کو جاتا ہے تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا آپ راستے کا انتخاب کرتے وقت پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ ان میں سے کون سا راستہ اسلام سے زیادہ نزدیک ہے میں نے اس مسئلے کو بہتر طریقے سے سمجھنے اور اس کی تہہ تک پہنچنے کیلئے مطالعہ اس طرح سے شروع کیا تھا کہ سب سے پہلے مذہب کے معنی پر غور کرتے ہیں، جادہ

مستقیم سے نکل جانے کے راستے کو مذہب راستہ کو کہتا ہے جتنا راستے زیادا و رطویل ہو گا اسی تناسب سے اسلام سے اجنبی دور ہوتا جائے گا، اس حوالے سے ہر مذہب اسلام سے الگ منزل کی طرف جاتا ہے بطور مثال امام جعفر صادق کا جادہ اسلام سے ہٹ کر کوئی راستہ نہیں تھا اگر فرض کریں کہ یہ راستہ ۱۴۰ سال پیچھے جا کر اسلام سے ملتا ہے تو اس طرح تو امام ابو حنفیہ بھی اسی طرح سے ہیں، ہم نے یہ سوچا تھا کہ اہل بیت کا راستہ بہت مختصر اور سیدھا سادہ راستہ ہو گا کیونکہ وہ قرآن اور حضرت محمدؐ کو دیگران سے زیادہ جانتے ہیں لیکن تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہاں جب اہل بیت کا نام لیتے ہیں تو اس سے مراد علی، فاطمہ زہرا اور حسنین نہیں کیونکہ یہ لوگ جن اہل بیت کا ذکر کرتے ہیں ان کا نہ تو اسلام سے کوئی رشتہ و تعلق ہے اور نہ قرآن اور حضرت محمدؐ سے بلکہ ان کا راستہ قرآن سے ہٹ کر اور حضرت محمدؐ سے ہٹ کر کوئی اور راستہ ہے وہ فرمان الٰہی سے زیادہ فرمان طباطبائی پر زیادہ ایمان رکھتے ہیں جونہی کسی آیت کا ذکر آتا ہے تو فرماتے ہیں المیز ان لاؤ، حضرت محمدؐ سے ان کو چڑ ہے جہاں حضرت محمدؐ کا ذکر کرتا ہو وہاں بھی یہ علی کا ذکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بھی محمد کا ذکر ہے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ نفس رسولؐ ہیں انہیں نبوت سے چڑ ہے اور اللہ سے بھی چڑ ہے کبھی کہتے ہیں اللہ کی الوہیت خطرے میں تھی تو اسے علی نے بچایا ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ محمدؐ کی رسالت خطرے میں تھی تو اسے علی نے بچایا پھر کہتے ہیں کہ دین خطرے میں تھا تو اسے حسین نے بچایا، دور نہ جائیں، آپ منابر پر اور سادہ نشستوں میں بولنے والی گفتگو سے واضح ہے کہ مذہب شیعہ نہ صرف اسلام سے نزدیک نہیں ہے بلکہ ضد اسلام، ضد قرآن، ضد محمدؐ اور ضد کعبہ ہے لہٰذا ان کے خطیب بالائے منبر چیخ کر کہتے ہیں کہ فلاں موقع پر اگر علی نہ ہوتے تو اللہ کی الوہیت خطرے میں پڑ گئی تھی، فلاں جگہ پر علی نہ ہوتے تو حضرت محمدؐ کی رسالت خطرے میں پڑ جاتی اور اگر حسین نے قیام نہ کیا گویا اٹھتے بیٹھتے یہ نہ صرف اسلام و قرآن و محمدؐ اور کعبہ کی توہین کرتے ہیں بلکہ اللہ کی بھی اہانت اور جسارت کرتے ہیں۔

آپ کو چونکہ اپنے مذہب بے سند کیلئے دلیل کے بحران کا سامنا ہے اس لیے آپ لوگ لعن طعن اور گالی وغیرہ کا سہارا لیتے ہیں، میں چونکہ اپنے دین کی ہر شاخ کے لئے دلائل فراواں رکھتا ہوں، اس لیے مجھے گالی دینے کی احتیاج نہیں پڑتی ہے، جب آپ کی گالیوں اور غلاظت گویوں سے خلفاء اسلام محفوظ نہیں رہ سکے خاص کر خلیفہ دوم امیر المومنین بھی محفوظ نہیں رہے کیونکہ حضرت علی نے ان کو قطب الرحی فرمایا ہے اور حضرات حسنین بھی حضرت عمر کو امیر المومنین کہہ کر خطاب فرماتے تھے اور جب آپ ان کو گالی دیں گے تو یہ بات ثابت ہو گی کہ آپ حضرت علی اور حضرات حسنین کی تاسی و پیروی میں نہیں بلکہ کسی ابلیسی کی تاسی میں ہیں جس کی وجہ سے پورا معاشرہ مضطرب و لرزاں ہو رہا ہے اور خاک و خون کے دلدل میں پھنس رہا ہے پھر بھی جھوٹ بول کر کہتے ہیں کہ ہم اہل بیت کے پیروکار ہیں۔ طہ سگلدو نے چھور کا میں اپنا آغاز ہدایت وارشادی شیعہ سنی میں اختلافات سے کیا ہے یہاں تک یہ ان کا طرہ امتیازی بن گیا تھا۔

۳۔ میری تالیفات سعودی حکومت کی مرضی اور خواہش کے مطابق ہیں اور آپ کے عقائد سے مختلف ہیں آپ کے پاس اس کو جانچنے کی کونسی کسوٹی ہے کیا صرف یہ کہنا کافی ہے آپ نے سنی مصادر سے استناد کیا ہے۔ جس طرح میں ہر سال حج کو جارہا ہوں اسی طرح کیا آپ کا اس ملک میں عقائد الحاد و کفر اور تنسیخ شریعت والوں سے وابستہ ہونا کسی سے پوشیدہ ہے اور کیا آپ کا ان کی دعوت پر امریکا و برطانیہ جانا کس سے مخفی ہے۔

آپ ہی کے ذریعہ سے قحبہ خانہ، شراب خانہ اور جواء خانے کا چلنا کیا کسی سے چھپا ہے؟ کیا لوگ نہیں جانتے کہ آپ یہاں اسلام کی جگہ آغانیزم یعنی اسماعیلیت پھیلا رہے ہیں۔

میری تالیفات اصلاح منابر حسینی اور تطہیر منابر عزاداری اور مجالس کو دروغ گوئی سے پاک کرنے سے متعلق ہیں جبکہ آپ کی تقریروں اور تحریروں میں اہانت و جسارت قرآن ہوتی ہے۔ آپ اپنے اجداد اور شاہ عباس (عرف بوا شاہ) کے فضائل و مدائح اہل بیت کے نام سے اراذیل وانا جیس اور کاذیب واباطیل کو مذہب اہل بیت گردانتے ہیں اور میں قرآن وسنت کے دفاع میں لکھوں تو مجھے سعودی حکومت کا ہمنواء کہہ کر بغیر جرم کے مجھ سے ناراض ہو کر میری مخالفت پر اتر آتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر حسن خان صاحب ہم نے خط میں لکھا تھا کہ یہ علماء اپنے مذہب کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہیں میرے اس بیان سے آپ اندر سے خوش ہونگے کیونکہ ان کے جاہل رہنے بے خبر اور نالائق رہنے میں آپ کی سیاست اور دانشوری چمکتی ہے کیونکہ آپ کبھی علماء کا بول بالا ہوتا نہیں چاہیں گے لہذا آپ نے اپنے خط میں میرے جملات کی مذمت نہیں کی بلکہ ایک قسم کی ضمنی تصدیق کی ہے جہاں آپ نے لکھا ہے کہ آپ جب یہاں تھے ان سے مختلف نہیں تھے فرض کریں آپ صحیح کہتے ہیں تو کیا آپ مجھ سے میری تیس سال پہلے کی تقصیرات اور کوتاہیوں کا ابھی حساب لینا چاہیں گے؟ بہر حال علماء کے بارے میں تنقیص سے آپ اور آپ کے خاندان کے وزراء روشن خیال دانشوران کو مزہ آئے گا لیکن مجھے رونا آتا ہے۔

بلکہ جس کسی کو بھی ان کی اسلام سے نابلد اور امور اسلامی میں آپکی جسورانہ مداخلت کو دیکھ کر رونا نہیں آتا ہو وہ اشقی الاشقیاء ہے۔

جہاں یہ علماء دین کو گیند بنا کر کرکٹ کھیل رہے ہیں افسوس کہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ حد کو توڑتا ہے جس علم کو وہ اپنے نصاب میں پڑھتے ہیں اس کا نام فقہ ہے فقہ میں طہارت اور عبادت کے بعد اہمیت میں باب قضاوت ہے۔

باب قضاوت میں علماء بلتستان کے جہاں قابل ولائق تجربہ کار نے عمر گزاری ہے وہاں ہم جیسے نااہل لوگوں نے بھی مداخلت کی ہے بلکہ ان لوگوں نے بہت سے حقوق کو تلف کیا ہے زیادہ دور نہ ہو جاوں پاکستان میں عدالت کا ایک شعبہ شرعی عدالت ہے جہاں امور شرعی سے متعلق قضاوتوں کا فیصلہ دیا جاتا ہے وہاں کے قاضی اپنے قضاوت کے مبادی اولی وثانوی سے متعلق ماخذ بھی رکھتے ہیں کسی بھی شق میں اگر ان سے سوال کریں اس حکم کا مصدر کیا ہے تو وہ کتاب اٹھا کر یا صفحات نمبر بتائیں گے لیکن آپ کے قاضی القضاۃ جناب شیخ صادق صاحب کے پاس اس سلسلہ میں کسی قسم کے مصادر نہیں وہ تو پوری قضاوت نظام ڈوگرہ راج پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں قرآن میں ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے ہم یہاں نہیں دیتے ہیں۔

''آپ علماء سوء میں سے ہیں'' ذکر تو کیا ہے لیکن اس کی تشریح نہیں کی، علماء سوء کے بارے میں کتاب الحیات تالیف محمد رضا حکیمی ج ۲ ص ۲۴۳ پر آیا ہے:

علماء کی زبان سے سنا ہے علماء دو قسم کے ہیں، ایک علماء سوء ہوتے ہیں آپ نے علماء سوء کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے علماء سوء وہ ہوتے ہیں جو پیسہ لے کر کام کرتے ہیں یا پیسے کیلئے کام کرتے ہیں:

ڈاکٹر حسن خان خط ﴿۳۱﴾ (۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ)

جناب ڈاکٹر صاحب بلتستان میں دین وشریعت کے اشاعت کے لئے عزم وارادہ رکھنے والوں کا المیہ یہ ہے کہ ان کے ہاں جاہل ان پڑھ اور آپ جیسے مغرور دانشور بھی یہی کہتے ہیں " آپ کی زبان سے یا علماء کی زبان سے سنا ہے" پھر آپ کی دانشوری کہاں گئی آپ کو چاہیے تھا پہلے سوء کا معنی لغت میں دیکھتے پھر اس کے استعمال کا موقع دیکھیں۔

سوء مقابل حسن آتا ہے اعمال سوء ہوتا ہے، سوء کا ترجمہ برا، مذموم یا معیوب کو کہتے ہیں جو انسان کو مغموم وغم زدہ کرتا ہے۔ قیامت کے دن سوء کافرین کے لئے ہوتا ہے [نحل۔۲۷، روم۔۱۰، انحل۔۴۶] برے ڈاکٹر ہوتے ہیں، برے دانشور ہوتے ہیں، برے افسر ہوتے ہیں۔ جو بھی شریعت میں طے شدہ اعمال انجام نہ دیں وہ برے انسان ہیں چاہے وہ دانشور ہو یا دانشمند۔ میں علماء کو ملائکہ نہیں سمجھتا ہوں خود کو بھی گناہوں سے پاک نہیں سمجھتا ہوں۔ حدیث وآیات سے نہ کھیلیں، برائی کی بھی اقسام ہوتی ہیں برا کام کرنے والوں کی بھی اقسام ہوتی ہیں۔

۱۔ کام اپنی جگہ صحیح کرتا ہے لیکن پیسہ لے کر کرتا ہے مفت میں کوئی دینی کام کرنے والا نہیں آیا ہے۔ جس طرح علوم مروجہ مفت میں نہیں ملتے ہیں قرآن میں فرمایا ہے ہم نے نہ کھانے والا جسد نہیں بنایا ہے۔

۲۔ وہ پیسہ لیتا ہے کام غلط کرتے ہیں یہی، گروہ ہمارے معاشرے میں چھائے ہوئے ہیں۔

۱۔ اس کو کچھ بھی نہیں آتا ہے حلیہ اچھا ہے۔

۲۔ سادات خاندان سے ہیں لوگ ان کو عالم سمجھتے ہیں وہ بھی منہ سے جو نکلتا ہے بولتے ہیں۔

۳۔ اخوند حضرات ہیں وہ یہاں منابر پر قبضہ کیے ہوے ہیں ان کو کچھ قلیل ملتے ہیں۔

۴۔ علم رکھتا ہے مال دنیا کے خاطر۔

۵۔ تدریس کرتے ہیں پیسہ لیتے ہیں۔

پیسہ لے کر برا کام کیا یہاں دو احتمال ہے پیسہ لے کر پیسہ دینے والوں کیلئے برا کام کیا ہے تو یہاں پیسہ دینے والوں کو چیخنا چاہیے، پیسہ لے کر کام خراب کیا تو یہ آپ کے لئے تو اچھا ہوگیا سعودیوں سے پیسہ لے کر برا کام کیا ہے تو اچھا کیا گیا ہے لیکن آپ کو برا لگا ہے یہاں دو احتمال ہے ان سے پیسہ لے کر آپ کے لئے برا کیا ہے یعنی آپ رد بھی نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ ایک حقیقت نا قابل انکار ہے تسلیم بھی نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ یہ آپ کے وجود وعدم کا مسئلہ ہے اگر حقیقت کے خلاف کیا ہے تو آپ رد کریں تو آپ کے علماء کہتے ہیں اس سے انتشار پھیلتے ہیں میں عرض کروں گا اس کو روکنے سے تو انتشار پھیلیں گے۔

۲۔ مذاہب فاسد کو دین حق کہہ کر پیش کرتا ہو۔ بات کوئی اور مراد کوئی اور لیتا ہے مثلاً کہتے ہیں شیعہ اہل بیت لیکن مراد شیعہ آغا خان ہے۔ کہتے ہیں اثنا عشرہ مراد وہی آغا خان ہے۔

۳۔ مراکز فساد لہو ولعب، غنا، گانا، شراب اور جوئے کے مراکز کا بندوبست کرتا ہے خود کو عالم دین کہے اور میدان سیاست میں کود کر سیاست ہمارا دین کہتا ہے۔

۴۔ ملک میں جاری اباطیل، ظلم و جنایت اور جہالت پر خاموش رہتا ہو۔

۵۔ بغیر استحقاق واہلیت کے منصب دینی پر اپنے من پسند کو بٹھاتا ہے۔

۶۔ پیسہ لے کر دین کی خدمت کرتا ہوں یہ سب علماء سوء کا مصداق ہیں۔

۱۔ جو لوگ حیات دنیا کو حیات آخرت پر ترجیح دیتے ہیں (ابراہیم۔۳)۔

۲۔ آیات الٰہی کو چھپاتے ہیں (بقرہ۔۱۷۲)۔

۳۔ لوگوں کے مال کو بغیر کسی جواز کے کھاتے ہیں۔

۴۔ علم دین کو عیش دنیا کے لئے سیکھتے ہیں۔

۵۔ جو خود کو عالم کہتے ہیں وہ درحقیقت جاہل ہیں۔

۶۔ اگر کوئی علم کو چھپائے تو وہی علم آخرت میں لجام بنے گا۔

۷۔ محرومین و مظلومین کو نظر انداز کرتے ہیں۔

علماء سوء کی جو تعریف آپ نے کی ہے وہ تعریف ناقص ہے۔

۱۔ وہ علماء جو قرآن اور سنت محمدؐ کو پڑھے بغیر دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عالم ہیں یا اپنے لیے عالم کا لفظ سننے پر خوش ہوتے ہیں۔

۲۔ وہ جو علم کو ذریعہ معاش بنائے ہوئے ہیں۔

آپ کی کتابیں کرائے پر لکھی گئی ہیں:

کرائے کے سپاہی کی خوبی یہ ہے جنگ ختم ہونے کے بعد اپنے گھروں میں جاتے ہیں کہ وہ حکومت کے خزانے پر بوجھ نہیں بنتا ہے اور اس میں خرابی یہ ہے کہ جب ضرورت پڑے تو اس کی مرضی ہے کہ وہ جنگ پر جائے یا نہ جائے اور عین ممکن ہے کہ موقع پر معذرت کریں نہ جائیں جبکہ تنخواہ دار سپاہی حکومت پر مسلسل بوجھ بنے ہوئے ہیں لیکن جب بھی جنگ ہو جائے یا حکومت جہاں بھی بھیجنا چاہیے جو کام لینا چاہیے لے سکتا ہے اور ان میں رفتہ رفتہ مفت خوری کی وجہ سے سستی و کاہلی بلکہ آمریت آجاتی ہے۔

۱۔ پاکستان سے ایک عرصے سے کرائے کے فوجی افریقی و مغربی اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں سال دو سال کے لیے آتے جاتے رہے ہیں وہاں ان کی کارگردگی سے متعلق ابھی تک کسی نے ان کی شکایت نہیں کی' بلکہ شاید ان کے نام اچھے انداز میں

لیتا ہے۔

۲۔امریکا کے بلیک واٹر سپاہی دنیا بھر میں امریکا کے لئے جنایات کراتے ہیں' کرائے کے ہیں۔

۳۔مستقل تنخواہ خور مفت میں عیاشی کی وجہ سے محاذ پر جانے کی بجائے سیاست میں رہنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔

۴۔جب تک فوج رضا کارانہ رہی تو خلفاء راشدین اور بنی امیہ سے لے کر بنی عباس تک کے دور میں کوئی فوجی انقلاب نہیں آیا لیکن جونہی فوج مستقل ہوگئی تو اس وقت سے ہر آئے مہینے اور سال میں خلفاء بدلتے رہے' ملک عدم استحکام رہے۔

سپاہی کرائے ہی کے ہوتے ہیں ایک کرایہ نسیہ میں رکھتے ہیں اور آخرت میں لینے کے لئے لڑتے ہیں،ایک دنیا ہی میں لینے پر مصر رہتے ہیں اس حوالے سے آپ نقد لینے والے سپاہی ہیں اور ہم نسیہ والے سپاہی ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ اللہ ہمیں اس کام پر آخرت میں بہترین اجر سے نوازیں گے۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے علماء سوء کا ذکر فرمایا اور اس کے مصداق میں اس گنہگار و قاصر و مقصر کو نشانہ بنایا ہے میں اس سلسلہ میں اس آیت کریمہ کو پیش کروں گا جہاں آیا ہے کہ میں اپنے نفس کو بری قرار نہیں دیتا ہوں، میں آپ کو جواب دینے کیلئے اپنی خدمات جو کہ مجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے قبول کی ہیں یا نہیں کا ذکر نہیں کروں گا۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے فرمایا جو پیسہ لے کر دین کی خدمت کرتے ہیں وہ علماء سو ہیں۔

جناب ڈاکٹر صاحب بعض افراد میٹرک پاس کر کے قم جا کر چند غیر متعلقہ کتابیں پڑھ کر یہاں آکر سیاست کو عبادت کہتے ہیں،تفرقہ بین المسلمین کی آگ بھڑکا کر اسے مذہب اہل بیت کہتے ہیں اور سر بلندی دین کے نام سے سیکولر لادینوں سے اتحاد کرتے ہیں بتائیں ایسے نام نہاد علماء سے زیادہ علماء سو کون ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب ہم وہ انسان نہیں ہیں کہ جو بات کرنے کے بعد انکار کریں یا مراد تبدیل کر کے یہ کہیں یہ میری مراد نہیں تھی میں غلطی کر سکتا ہوں چونکہ میں انسان ہوں، خطا کار ہوں لیکن اپنی کی ہوئی بات کو توڑ موڑ کر جان چھڑانے والا نہیں ہوں اگر میں نے لکھا ہے آپ کے علماء کو دین نہیں آتا ہے تو ابھی بھی کہتا ہوں نہیں آتا ہے،نہیں آتا ہے،نہیں آتا ہے آئندہ بھی نہیں آئے گا۔

جناب ڈاکٹر صاحب آپ نے علماء سوء یعنی برے علماء کا ذکر کیا اور اس کا ایک مصداق مجھے قرار دیا،اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو مبراء از گناہ و تقصیر نہیں سمجھتا ہوں، اگر اس سلسلے میں مجھ سے غلطی و تقصیر ہوئی ہے تو میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ڈاکٹر صاحب میرا کہنا یہ ہے کہ علاقہ شگر کے علماء علماء سوء ہیں،وہ لوگوں سے رشوت لیتے ہیں کرائے پر کام کرتے ہیں اور رضائے الٰہی کو نظر انداز کرتے ہوئے دنیاوی منفعت کو ہر حال میں مقدم رکھتے ہیں میرا کہنا یہ ہے،ان

لوگوں نے جس دین کو پڑھا ہے وہ اسماعیلی ونصیری عقائد فاسدہ ہیں جو کہ یہود و مجوس اور مسیحیوں کے مذہب کا نچوڑ ہیں، ان کو مذہب اہل بیت کہہ کر متعارف کراتے ہیں یہی ہمارا ان سے بنیادی اختلاف ہے وہ دراصل اسلام کو نہ جانتے ہیں اور نہ مانتے ہیں اور آپ اپنے فاسدہ اور ٹھونسے ہوئے عقائد سے پردہ ہٹانے کے ڈر سے ان سے دفاع کر رہے ہیں گر چہ میں چھور کا میں بننے والی مساجد ضرار کے حوالے سے بحیثیت ایک مسلمان ان سے اختلاف کرتا ہوں لیکن ان سے میرا بنیادی اختلاف یہ ہے کہ ان کو اسلام کے عقائد آتے ہیں اور نہ تاریخ اسلام آتی ہے اور نہ وہ فقہ اسلام سے آشنا ہیں، جو کچھ ان کو یاد ہے وہ عقائد فاسدہ ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا منہ کھلتے ہی بوئے گند عقائد فاسدہ آتی ہے۔

پھر اس کی تفسیر وتشریح میں کرائے پر چلنے والا کہا اور اس کا اشارہ میری طرف کیا آپ نے علماء سوء کی جو تشریح کرائے کے حوالے سے کی ہے وہ تفسیر ناقص ہے سوء کے معنی برا ہے اس کے بہت سے مصادر بنتے ہیں:

کیونکہ ان کے نصاب میں دین شامل نہیں ہے ہاں نصاب میں دین شامل نہیں، دین کیا ہے دین قرآن اور محمد ہے قرآن اور محمد دین میں شامل کرنے میں کیا حرج ہے کونسی مشکل ہے؟ اور مشکل کچھ بھی نہیں ہے ان دو کو شامل کرنے کے بعد باقی عقائد دھواں یا خاکستر ہو جائیں گا یہ دونوں ان کو جلا دیں گے لہٰذا اسی لیے یہ دونوں ساتھ جمع نہیں ہونے دیتے۔

جہاں تک آپ کی یہ بات کہ سعودی عرب والے مجھے پیسہ دیتے ہیں جو کہ حرام ہے تو اس سلسلے میں گزارش ہے، حلال وحرام کا اصل تصور تو ہمارے پاس ہے آپ کے ہاں بیعت امام کے بعد ہر حرام حلال ہو جاتا ہے چنانچہ فقیہ کھرمنگ نے فتویٰ دیا ہے کہ پیسہ جہاں سے ملے، لے لیں، وہ حرام نہیں ہوتا ہے اس لئے آپ کی ملازمت کے آخری دور میں جیب بھر کر رشوت لینے کو بنیاد بنا کر سید مہدی استاد کمیشن نے اپنی تقریب حلف برداری میں شرکت نہ کرنے کے غصہ میں آپکی کمیشن خوری کو بنیاد بنا کر آپ کو معطل کیا تھا، میں اس وقت اس فرصت سے استفادہ کرتے ہوئے اہالی شگر والوں کو امام حسین کا وہ خطاب بتانا چاہتا ہوں جو آپ نے اپنی آخری لمحات میں لشکر اعداء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اگر تمہارا کوئی دین نہیں اور تمہیں قیامت کا کوئی خوف و ڈر نہیں ہے تو اپنی غیرت و ناموس کا تو پاس رکھیں۔

میں اپنے آپ کو کسی بھی حوالے سے وہاں کے علماء اعلام سے افضل و برتر نہیں سمجھتا ہوں، لیکن انہوں نے جو سلوک اپنے نام نہاد مذہب کی خاطر دین عزیز اسلام سے رکھا ہے اس سے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے، اس کے نتائج حتمی ملت بھگت رہی ہے۔ اسلام و مسلمین سے ظلم وزیادتی پر جو انسان خاموشی اختیار کرے گا، اس کو اللہ نہیں بخشے گا۔ باب امر بالمعروف ونہی ازمنکر وسیع وعظیم ابواب فقہ اسلامی میں سے ہے جس کے تارکین کے لئے قرآن اور فرمودات محمدؐ میں عقاب وسزائے دردناک، دنیا و آخرت دونوں میں معین ہے۔ جن تحریفات دین کو ہم نے اٹھایا ہے اگر ان کو غلط اٹھایا ہے تو علماء کرام خود اپنے

قلم و بیان سے اسے رد کریں میری غلطی ثابت ہو تو میں ان سے معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب محترم ڈاکٹر حسن خان صاحب آپ نے لکھا تھا آپ نے اپنی کتاب بھیجی تھی لیکن میں نے خاموشی اختیار کی، میں نے آپ کی کتاب دیکھی تھی لیکن ساتھ ہی آپ کا پیغام بھی ملا تھا اس بارے میں کچھ نہ لکھیں اس لئے ہم نے گریز کیا کہ کہیں مسئلہ دین سے نکل کر شرف الدین اور حسن خان کا مسئلہ نہ بن جائے۔

۲۔ یہاں کتاب کے بارے میں آپ نے جناب حاجی محمد علی صاحب کی دکان پر اور بعد میں ٹیلی فون سے بہت سی باتیں سنائیں تھیں جو ان کے لئے باعث خوف تھیں، اس لئے انہوں نے اسی وقت کتاب کو روک کر واپس کراچی بھیجا تھا اس لئے کہ وہ کتاب چھاپ نہیں سکتا تھا کیونکہ وہاں آپ کا راج تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب آپ نے لکھا تھا میری کتاب کرائے پر لکھی گئی کتاب ہے جس کی کشش بھی کم ہوتی ہے اور اثر بھی کم ہوتا ہے اس سلسلے میں چند مفروضات پیش خدمت ہیں آپ اور آپ کے علماء اعلان کریں شرف الدین کی کتابیں پڑھنے اور دکانوں پر رکھنے پر ہماری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے آپ وہ کتابیں خریدیں اور پڑھیں، پھر پتہ چلے گا کہ کشش کتنی ہے۔

۲۔ اثر کم ہوتا ہے، درست ہے میں اتنا نابغہ نہیں ہوں اور نہ آپ جیسا ادیب ہوں، میں اپنے ذہن میں حاضر مطالب کو اپنی نیم اردو، عربی و فارسی اور بلتی سے مرکب الفاظ کا لباس پہنا کر پیش کرتا ہوں، اگر ادبی لحاظ سے دیکھیں گے تو میری کتابوں میں ادباء کی کتب جیسی ادبی چاشنی نہیں ہوگی اور نہ ہی ان کا اتنا اثر ہوگا جتنا ادیبوں کی کتابوں کا ہوتا ہے لیکن فہم دین کی بات کریں تو اس لحاظ سے کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ ان کا اثر کم ہوتا ہے۔ ان کتابوں کو پڑھنے والے کو واضح طور پر سمجھ آجاتی ہے کہ ہمارے علماء نے جھوٹے قصے کہانیاں اور تحریفات و خرافات سے قیام امام حسینؑ کے مقدس اعلیٰ و ارفع مقاصد سے منہ موڑ کر بچوں اور بیواؤں مطلقہ عورتوں کو رلانے چرس و شراب نوشی والوں کے مقاصد پورے کرنے کیلئے گھڑے ہیں۔

دین اسلام کے خوبصورت اور پرکشش چہرے کو کس قدر مسخ کر دیا ہے۔ یہ کتابیں ان سیکولر روشن خیالوں سے کشف نقاب کرتی ہیں جو اسلام کے حقیقی چہرے کو دیکھنا برداشت نہیں کرتے اور غالیوں اور آغاخانیوں کے دلوں پر داغ بناتی ہیں ان پر اثر کرتی ہیں اس کا واضح ثبوت علماء کا ردعمل ہے۔

اگر اثر نہیں کیا ہے تو آپ حاجی محمد علی کتاب خانہ اسلامیہ والے کو آدھا گھنٹہ سمجھا کر میری کتاب کو فروخت سے نہیں روکتے اگر اثر نہیں کیا ہے تو جناب آغا مظاہر صاحب امامیہ کی طرف سے کتابخانہ اسلامیہ کو میری کتابیں روکنے لئے نہیں کہتے اگر اثر نہیں کرتے تو جوھری اور صفوی یہ نہیں کہتے ہر چیز باہر بتانے کی نہیں ہوتی اگر اثر نہیں کیا ہے تو ایک صفحہ پر دی گالی نہیں دیتے۔

ہم نے آپ کے علماء شگر کو غیرت دلائی ہے ان کو غیرت نہ آنا اور بات ہے اصل میں ان بے چاروں کا بھی کوئی قصور نہیں کیونکہ مذہب میں ہی اتنی گنجائش نہیں، وہ سر توڑیں یا دیوار سے ماریں، دونوں صورتوں میں وہ ابی الخطاب اسدی میمون دیصانی سے اوپر نہیں جاتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر صاحب میں ہمیشہ صاحبان علم و دانش کے احترام و تکریم کا قائل رہنے کے علاوہ ان کا گرویدہ بھی رہا ہوں لیکن دین کو نصاب میں نہ پڑھنے والے نام نہاد علماء کا ذکر وحشر آپ نے تکرار سے سنا ہے لیکن آپ کی تصنیفات، تالیفات و خطابات کے مصادر بھی چنداں تسلی بخش نہیں ہے آپ کے افکار و نظریات قرآن کریم سنت معتبرہ کی اسناد سے خالی اشعار سنے سنائے محاورات و کہانیوں سے مستند نظر آتی ہیں۔

آپ کے علم و دانش میں لانا چاہتا ہوں کہ ہماری مجموعہ روائی فریقین میں وارد روایتوں کی تقسیم بندی کرتے ہوئے ایک قسم روایات کو روایات موضوعہ کا نام دیا گیا ہے یعنی شخص راوی نے از خود عناد و دشمنی اسلام میں روایت گھڑی ہے اس کی بھی اقسام ہیں ان موضوعہ روایات میں سے ایک قسم روایت بعض شہروں کے فضائل ہیں جنکے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں کی مٹی کی یہ خاصیت ہے، یہ چند جگہوں کے لئے آئی ہے:

۱۔ سرزمین نجف و کربلا ۲۔ مکہ ۳۔ مدینہ

۴۔ بغداد ۵۔ شام ۶۔ طوس ۷۔ قم وغیرہ

بطور کلی دین اسلام میں زمان و مکان بذات خود کوئی فضیلت نہیں رکھتا ہے جو بھی فضیلت ہے، وہ اس زمان و مکان میں وقوع ہونے والے اعمال کو حاصل ہے اگر کوئی زمین اپنی جگہ کسی خاص علاقے کی زمین ہونے کی وجہ سے کوئی فضیلت رکھتی ہوتی تو یہ زمین نجس کرنا ناجائز و حرام ہو جاتا، ایسا نہیں ہے، کوئی زمین سرمہ نہیں ہوتی، آپ اپنی آنکھ میں نجف و کربلا اور مکہ و مدینہ کی مٹی نہ ڈالیں محبت، اللہ و رسولؐ کی اتباع سے مخصوص ہے آپ لوگوں نے اپنے پاس سے بہت سے بت گھڑے ہیں۔

آپ کے معتقدات:

آپ کے تمام معتقدات مذہب فاسدہ کی کھچڑی ہے' جو بھی آپ علماء کے منابر پر فضائل اہل بیت کے نام سے پیش کرتے ہیں وہ اہل بیت کے نام رذائل ہیں جو کہ سراسر قرآن و سنت محمد سے متصادم ہے جسے آپ نے تارک صوم و صلاۃ چرسی شرابی لشکر ابرہہ سے بچا کر رکھا ہے۔ آپ نے اس کو مذہب امام جعفر صادق کہا ہے، پھر آپ اپنے آپ کو جعفری کہتے ہیں جبکہ امام جعفر صادق نے اسلام کے مقابل میں کوئی مذہب نہیں بنایا تھا، اسلام کے خلاف مذاہب بنانے والے جعفر کے نام سے

چند ملحدین و فاسقین تھے۔ آپ لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے ۔

۲۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ آپ کے آئمہ حضرت آدمؑ کے ساتھ جنت میں نوحؑ کے ساتھ کشتی میں تھے اور دریائے نیل میں حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھے یہ عقیدہ اہل تناسخ منکرین قیامت براہمہ و بوذی کا ہے۔

۳۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ کے ائمہ نور ہے بشر نہیں، یہ بات خلاف قرآن ہے کیونکہ قرآن میں اللہ نے محمدؐ کو بشر کہا ہے۔

۴۔ آپ کہتے ہیں محمدؐ نور ہیں اور وہ سب سے پہلے خلق ہوئے پھر ان سے عالم خلق ہوا ہے یہ عقیدہ مجوسی ہے کہ خیر نور سے خلق ہوا ہے۔

ا۔ اللہ ما خلق نوری غلط ہے نور مادہ سے خلق ہوا ہے مادہ کا ٹکڑا نور نکلتا ہے قرآن نے اس مادہ کا نام مائع سیالی چیز بتائی ہے وہ نور سے مراد یہ لیتے وہ بشر نہیں اللہ محمد سے کہلا رہا ہے آپ کہہ دیں آپ بشر ہیں اولنا محمد پوچھیں کس نے کہا ہے کس کتاب میں کس کا قول اس کا مطلب یہ سب ایک ہے کیسے ہو گا محمد امما انبیاء ہے یہ نظریہ حلول صوفی ہے۔ سادات کیلئے صدقہ حرام جھوٹ ہے، آئمہ اہل بیت بیت المال سے مراتب لیتے تھے، بیت المال میں زکوۃ جزیہ غنائم ہوتا ہے۔

جناب والا آپ کو میری کتابوں سے سعودی عرب کی بو آتی ہے اگر اس ادراک کو تحلیل کریں تو اسکے دو مفروضے بنتے ہیں:

ا۔ جہاں کہیں دین میں ملاوٹ کیا ہے کوئی کہے اس میں ملاوٹ دیکھی اس کو نہیں ہونا چاہیے تو آپ اس کو وہابی سعودی کہہ کر رد کر دیں، اگر کوئی کہے زنجیر زنی نہ کریں یا کوئی افسانہ امام حسین کے نام سے بیان نہ کریں تو کہیں سعودی کا ایجنٹ ہے، اگر گھوڑا جھنڈا جھولا کی پوجا نہ کریں تو کہیں سعودی، اگر کہیں مدارس میں درس قرآن رکھیں تو کہیں سعودی، سیرت محمد رکھیں تو کہیں سعودی، تاریخ اسلام رکھیں تو کہیں سعودی، حج پر جانے کی دعوت دیں تو کہیں سعودی، ہر بات جو آپ کے خلاف بولی جاتی ہے اس کو سعودی کہیں یہ آپ کا کامیاب مقابلہ مزاحمت ہے۔

۲۔ آپ کے اندر ایک ایسی لطیف ظریف حس پیدا ہوا ہے جس کے تحت صحیح عقائد اور فاسد عقائد کو سونگنے کو تمیز کرتے ہیں جس کا مجھے عرصے سے انتظار تھا میں کھلے سینے سے استقبال کروں گا میرے ساری تالیفات پر آپ نقد لکھیں میں شکر گزار ہوں گا بلکہ پوری قوم آپ کے شکر گزار ہونگے اللہ بھی اجر عظیم دے گا۔

اگر آپ کے علماء اس موضوع پر جواب دینے سے قاصر ہیں تو آپ کو غصہ اپنے علماء پر کرنا چاہیے تھا نہ کہ میرے اوپر ٹوٹ پڑیں، میں نے اپنے خط کا مخاطب علماء کو بنایا تھا، آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں آپ نے سائنس پڑھی ہے سائنس کا مطلب ہوتا ہے کہ کسی بھی مسئلے کو اس کی بنیاد سے اٹھائیں اور تہہ تک پہنچیں، سائنسی، ریاضیاتی اور علمی یا اعتقادی مسائل غصے سے حل نہیں ہوتے ہیں میرے اوپر الزام اور تہمتوں کی بوچھاڑ کرنے سے آپ کے عقائد مدلل و مسلمہ نہیں ہو جائیں گے آپ نے سوچا کہ اگر آپ شرف الدین کے علماء سے تحدی آمیز خط کا اگر آیات قرآن اور سنت رسول سے صحیح جواب نہ دے سکوں تو گالی دے سکتا ہوں گالی کیوں نہ دے دوں حالانکہ اگر آپ ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچتے اور حکم قرآن پر عمل کرتے ہوئے تدبر و تعقل سے کام لیتے تو آپ کو معلوم ہو جاتا کہ شخص عاقل ہمیشہ غصے کو پیتا ہے اور

درپیش مسئلے کو حل کے لیے دلائل کے پیچھے جاتا ہے اور اس کے لیے وہ سب سے پہلے مفہوم قرآن کو سمجھنے میں وقت نکالتا ہے اور آیات قرآن پر غور وفکر کرتے ہوئے محکم آیات کو بطور دلیل اکھٹا کرتا ہے اور پھر سنت رسولؐ سے بھی مسئلے کے حل کے لیے دلائل کو جمع کرتا ہے، چنانچہ کلاب جداعلیٰ قریش کے وفات پانے کے بعد ان کی بیوی قبیلہ قضاعیہ میں کسی کے خانہ زوجیت میں گئی تو وہ عورت اپنے چھوٹے بچے کو بھی ساتھ لے کر گئی وہ مکہ سے شام گئی جہاں انکے دوسرے شوہر سے بھی بچے ہوئے تھے ان سے پیدا ہونے والے بچے جب بڑے ہوے تو کلاب کے فرزند سے خطاب کرکے کہا کہ تم اگر مرد ہو تو بتاؤ کہ تمہارا گھر کہاں ہے تو کلاب کے فرزند مکہ سے دور ہونے کی وجہ سے ان کا نام قصی ہوگیا تھا یعنی اپنے اصلی خانہ سے دور یہ بچہ دوسرے بچوں کو گالی گلوج دینے کی بجائے اپنی ماں سے کہا بتاؤ میرا باپ کون ہے میرا گھر کہاں ہے اس کی ماں نے اس کو اس کے خاندان کا بتایا واپس مکہ بھیجا یہ فرزند جداعلی قریش بنے فخر قریش بنے۔

آپ نے اپنے خط میں دو باتیں لکھی ہیں کہ آپ ہر سال محرم سے پہلے علماء کو دعوت دیتے ہیں کہ اس سال دینی اور سماجی مسائل پر بات کریں آپ کے فرمان کے مطابق یہ نان ایشوز تھے یعنی ہمارے عقائد کو نہیں اٹھانا تھا یہ حاضرین بتائیں گے کہ آپ نے اٹھایا تھا یا نہیں، ہماری اطلاع کے مطابق اٹھایا تھا بعد میں حذف کیا ممکن ہے آپ نے سچ کہا ہو یا اپنے مذہب میں دی گئی سہولت تقیہ وتوریہ کو استعمال کیا ہو، یہ وہاں کے حاضرین ہی فیصلہ کرسکتے ہیں'اس کتاب کو پڑھنے والے بتائیں گے آپ نے میرے عقائد کو چھیڑا تھا یا نہیں، عنوان بنایا یا نہیں؟

میں آپ کی ہدایت کیلئے دعا کرتا ہوں:

میں اس فرصت سے استفادہ کرتے ہوئے آپ پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں یہ جو اٹھتے بیٹھتے دعا کریں کہنا بھی ثقافت فرقہ ضالہ حروفی ہے اگر آپ گمراہی کی طرف اپنے ارادہ اور کوشش سے گیا اگر ہم جیسا کوئی بے وقوف آپ سے کہیں غلالت وگمراہ مذہب پر ہے تو آپ کو برداشت نہیں ہوگا آپ خود اگر ہدایت کی طرف جانے کیلئے آمادہ نہیں ہے تو آپ کی ہدایت کیسے ہوگی۔

اگر ہدایت نہ چاہنے والوں کی ہدایت کے لئے دعا مستجاب ہوتی تو میں اپنی اولادوں اور دامادوں کے لئے دعا کرتا، ہر انسان کو وہی ملتا ہے جو وہ کرتا ہے انسان وہی کرتا ہے جو اس نے ارادہ کیا ہے فعل تابع ارادہ ہوتا ہے حتیٰ نبی کریم چاہیں اس کا ارادہ بدل نہیں سکتا ہے یہ دنیا دار العمل ہے چاہے امور دینی ہوں یا دنیوی، دونوں میں عمل اور جدوجہد کی ضرورت ہے، اس کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، دعا وہاں ہوتی ہے کہ انسان پہلے جتنی سعی وکوشش کرسکتا ہے کرے۔

جب خطرات گھیر لیتے ہیں اور شخص محصور اپنے وسائل اور ذرائع سے اعتماد اطمینان کھو بیٹھتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ اتحاد یہ احزاب کی جیش ابرہہ کا نشانہ بنا ہوا ہے تو بے اختیار کہتا ہے۔

اے رب ہاتک ومھتوک ہاجم ومھجوم جابر ومجبور ناقم ومنقوم قاصر ومقصور ظالم ومظلوم کاسر ومکسور قاہر ومقہور فرعون وموسیٰ ونمرود و ابراہیم صنادید قریش ومحمد وحسین ویزید میں تیری پناہ مانگتا ہوں ڈاکٹر حسن خان کی ہتک آمیز توہین آمیز جسارت واہانت اعصاب شکن ہیجان وطوفان اور اس کے بعد ان کے اگلے حملے سے جہاں ان کے پشت پران کے خاندان وزیران ومزارعین کے علاوہ لشکر ابرہہ غلات اسماعیلی ہونگے جو مقدسات اسلامیہ کو روندنے پر تلے ہوئے ہیں میں ان کا تاب وتوان مقابلہ ومقارمت نہیں رکھتا ہوں ایسے مناظر دیکھنے سے

پہلے ہم تیری درگاہ میں وہ کلمات عرض کرتا ہوں جو میدان کربلا میں امام حسین نے فرمایا تھا ’’انی لا اری الموت الا السعادۃ و الحیاۃ مع الظالمین الا برما‘‘۔

علی شرف الدین

صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

انتساب وسلام:

چونکہ یہ کتاب میرے ایک پرانے دوست ڈاکٹر حسن خان صاحب جن سے ہمارا اعتقادی وفکری اختلاف اس حد تک پہنچے آپ کی طرف سے ہتک آمیز جواب تحریر میں آئی لہٰذا میں نے مناسب سمجھا ان کے جواب پر نگارش کرتے اپنے ان ڈاکٹر دوستوں کو یاد کروں ان کو سلام کروں اور یہ کتاب ان سے انتساب کروں جنہوں نے میرے ساتھ میرے عزیزوں کے علاج معالجہ میں ہمدردانہ معالجہ و مدوا کیا اور انتقام فرقہ میں آ کر میرے ساتھ ہتک آمیزی مظاہرہ نہیں کیا۔

۱۔ جناب مرحوم نانجی صاحب ہیں۔

۲۔ جناب ڈاکٹر تاجدار حیدر صاحب جو کہ ایک سپشیلسٹ سرجن ڈاکٹر ہیں۔ ایک عرصے امریکا میں مقیم ہیں آپ میری خبر لیتے رہتے ہیں وہ جب بھی پاکستان آتے ہیں تو مجھ سے ملنے ضرور آتے ہیں' دونوں میں پہلے دن سے طے پایا تھا مجھے سوالات سے چڑ نہیں ہو گا ان کو جوابات بمعہ دلیل کی حاکمیت تسلیم کرنا پڑے گا۔

۳۔ ڈاکٹر سرور صاحب مرحوم اگر چہ طبیب ومعالج نہیں بلکہ اقتصادیات میں ڈاکٹر تھے لیکن معتمد مومنین میں سے تھے اور انہوں نے خاندان کے دباؤ کے باوجود ہم سے کبھی بھی بدتمیزی نہیں کی، وہ میرا احترام رکھتے ہوئے اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔

۴۔ جناب ڈاکٹر ممتاز حیدر صاحب ہیں۔

۵۔ میری ایام محنت وحصار اندرون خانہ مجھے ہسپتالوں میں جانے کی ضرورت سے بے نیاز کرنے والے ڈاکٹر جناب عمار رضا صاحب ہیں۔

۵۔ اس نگارش پر نگارنے والے عزیزان جناب خادم حسین محمد علی نقوی محمد تیمور صاحب، ابرار حسین سے انتساب کرتا ہوں۔

مصادر بک گئے جواب ہتک آمیز حسن خان پر نگارش

۱۔ تعلقات وروابط عرصہ دراز

۲۔ نامہ حسن خان

۳۔ نامہ حسن خان ۱۴۳۶ھ

۴۔ اطلاعات واصلہ از بلتستان

۵۔ معجم فرق اسلامیہ شریف یحیٰی

۶۔ مقالات والفرق سعدی اشعری

۷۔ فرق شیعہ ونوبختی

۸۔ اسماعیلیہ احسان ظہیر الٰہی

۹۔ حالات حاضرہ بلتستان

۱۰۔ باطنیہ و باتنہا

۱۱۔ شیعہ اہل بیت

۱۲۔ خطہ حیوان کا اسماعیلیوں کا اغواء

۱۳۔ پاکستانیکا محمود قاسم۔

فہرست بک گئے جواب ہتک آمیر حسن خان پر نگارش:

۱۔ تعویذ تحمید تسلیم و اعلان برات و بیزاری

۲۔ تعارف ڈاکٹر محمد حسن خان عماچہ

۳۔ سابقہ پس منظر

۴۔ نصیحت یا تجویز نامہ بسوی حسن خان

۵۔ جواب ہتک آمیز حسن خان

۶۔ نکات نامہ حسن خان پر نگارش

فرمان منسوب به امام حسین

اس انسان پر ظلم کرنے
سے باز رہو
جس کے لیے اللہ کے سوا
کوئی یار و مددگار نہیں

کلمات امام حسین

مرحوم سید حسن شیرازی

Http://www.sibghtulislam.com

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان